अग्रवंश
अर्थात्
अग्रवाल इतिहास

लेखक – डॉ. रामचन्द्र गुप्ता पुत्री श्री लाला शोभाराम अग्रवाल

प्रकाशक एस आर गुप्ता
अनीठ गंज, शेखा रियासत, पटियाला

सितंबर 1924 में उर्दू
में छपी पुस्तक है।

نشتر

لیکھک

ڈاکٹر رام چند گپتا ایل ایم ایس ایچ۔

بیکھا۔ گورنمنٹ پٹیالہ

جملہ حقوق محفوظ

اپنے بزرگوں کے اچرن کے انکول اپنے اچرن کو بنانا

اوم

جو بھرا نہیں ہے بھاؤ سے — بہتی جس میں رس دھار نہیں
وہ ہردہ نہیں ہے پتھر ہے — جس میں سوجاتی کا پیار نہیں

اگر بنش

از تصنیفات

اگروال اتہاس

لیسکھک

ڈاکٹر رامچندر گپتا ایل ایم ایس ایچ۔ سپاہوز
لالہ سوبھا رام اگروال سیکھا ریاست پٹیالہ

پرکاشک

میسرز ایس آر گپتا اینڈ سنز سیکھا ریاست پٹیالہ

ماہ بھادوں ۱۹۸۱ — آریہ سمت ۱۹۷۲۹۰۲۳ء

جاتی کے لیے آنند مارگوں کا نشچے کرنا۔

بار اول — قیمت صرف ایک روپیہ — تعداد ۱۰۰۰

Dr. R.C. Singhal
72. Indra Colony
Bani Park.

Presented
by
Dr. C R. Sparis
28/9/03
1647 Chaura Rasta
Jaipur
Phone 257147

فہرست مضامین

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	نویدن	۷
۲	شکریہ	۸
۳	سمرپن	۹
۴	دیباچہ	۱۰
۵	پرارتھنا	۱۲
۶	بمنید	۱۳
	پہلا کھنڈ	
۱	اتہاس کس کو کہتے ہیں	۱۷
۲	اتہاس سے کیا لابھ . . .	۱۷
۳	سرشٹی کی اُدپتی . . .	۱۷
۴	دنیا کی پیدائش اور وقت کا شمار	۱۹
۵	دنیا پیدا ہوئے کتنی مدت ہوئی	۳۳

نمبر	مضمون	صفحہ
	دوسرا کھنڈ	
۱	بھارت کا حدود اربعہ . . .	۲۶
۲	وید	۲۶
۳	ویدک گیان کی اوشکتا	۲۷
۴	آریہ	۲۷
۵	حدود اربعہ آریہ بھارت	۲۸
۶	آریوں کا دھرم	۲۸
۷	سماجک سنگٹھن	۲۹
	تیسرا کھنڈ	
۱	اٹھارویں صدی میں بھارت کا حال	۳۲
۲	ساتوں دیپوں کے [illegible]	
۳	تفصیل کھنڈ	
۴	نام ان راجاؤں کے جو برہم ورت کی اولاد میں سے ہوئے	۳۴
۵	نام ان مشہور راجاؤں کے	

نمبر	مضمون	صفحہ
	اولادان یادو کی اولاد میں ہوئے	۳۵
۶	ہرن کشب کا راج گرہن	۳۶
۷	پرماتما کی ہستی کا ثبوت . .	۳۷
۸	چتا کو پرہلاد کا اوتر . . .	۳۹
۹	نام ان راجوں کے جو سورج کی اولاد میں ہوئے	۴۰
۱۰	مہاراجہ مان دھاتا . . .	۴۲
۱۱	مہاراجہ شیام . . .	۴۳
۱۲	مہاراجہ گجرادھ . . .	۴۴

چوتھا کھنڈ

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	مہاراجہ مہیدھر . . .	۴۵
۲	مہاراجہ اگرسین کی تخت نشینی	۴۶
۳	اگروہہ کی قائمی . . .	۴۷
۴	اگروہہ کی شان و شوکت	۵۱
	نام پسران مہاراجہ اگرسین رانی سندراوتی سے ہوئے	۵۲
۶	نام پسران مہاراجہ اگرسین جو رانی ... سے ہوئے	۵۳
۷	تفصیل رشی گھنوں کی	۵۵

نمبر	مضمون	صفحہ
۸	مہاراجہ اگرسین کی اولاد کے گوتر . . .	۶۰
۹	اگرجس کے بھاٹ . .	۶۳
۱۰	مہاراجکماروں کی گوروکل سے واپسی . . .	۶۳
۱۱	مہاراجہ اگرسین کے لڑکوں کی شادیاں راج کنیاؤں سے	۶۳
۱۲	مہاراجہ اگرسین کے لڑکوں کی شادیاں ناگ کنیاؤں سے	۶۷
۱۳	راجکماروں کی یاترا . . .	۶۸
۱۴	مہاراجہ اگرسین کی موت	۷۰

پانچواں کھنڈ

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	مہاراجہ اگرسین کے لڑکوں کی اولاد کے نام جو راج کنیاؤں سے ہوئی	۷۱
۲	شجرہ اولاد پسران مہاراجہ اگرسین ناگ کنیاؤں سے	۷۳
۳	مہاراجہ اگرسین کی اولاد ویش کیوں کہلائی	۷۵

نمبر	مضمون	صفحہ
۴	مہاراجہ اگرسین کی اولاد کے حالات سلسلہ وار	۷۸
۵	کنور وشب دیو عرف گلاب دیو	۷۸
۶	کنور گیندہ مل	۷۹
۷	کنور کرن چند	۷۹
۸	شجرہ نسب مہاراجہ جراسندھ	۸۰
۹	کنور سنی پال عرف کانکنند	۸۰
۱۰	شجرہ نسب مہاراجہ چندر گپت	۸۱
۱۱	مہاراجہ چندر گپت کا عہد حکومت	۸۲
۱۲	مہاراجہ بندوسار . . .	۹۳
۱۳	مہاراجہ اشوک . . .	۹۴
۱۴	مہاراجہ اشوک کے کتبے	۱۰۳
۱۵	دھرم بیر کنال کا سوتیلی ماں کو اتر . . .	۱۱۱
۱۶	رانی کو زندہ آگ میں جلوانا	۱۱۳
۱۷	راجہ کنال	۱۱۵
۱۸	راجہ دشرتھ	۱۱۵
۱۹	راجہ شیام چرن موریہ . .	۱۱۷
۲۰	بنساولی موریہ خاندان	۔۔
۲۱	کنور بلندہ	۱۲۸

نمبر	مضمون	صفحہ
۲۲	شجرہ نسب مہاراجہ اندروت	۱۲۹
۲۳	اگنی کل کا قصہ	۱۳۱
۲۴	پرتیم کنوار و دھنگل کنوار کی معرکہ آرائیاں	۱۳۳
۲۵	مہاراجہ بکرم	۱۳۴
۲۶	راجہ دیواس کا قتل . . .	۱۳۷
۲۷	مہاراجہ بکرم کی فتوحات	۱۳۸
۲۸	نورتنوں کا چناؤ . . .	۱۳۹
۲۹	بکرم کا سمت جاری کرنا	۱۴۱
۳۰	سالباہن کی لڑائی . . .	۱۴۳
۳۱	مہارانی سکھاوتری کی جنگ	۱۴۴
۳۲	مہاتما بھرتری	۱۴۵
۳۳	مہاتما بھرتری کا اپدیش	۱۴۶
۳۴	راجہ دھنگل	۱۴۹
۳۵	راجہ سوہی	[illegible]
۳۶	راجہ سالباہن	[illegible]
۳۷	کنور ڈھالیو دیو	[illegible]
۳۸	کنور بیر بھان	[illegible]
۳۹	کنور باجدیو	[illegible]
۴۰	کنور جیت جنگ	[illegible]

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۴۱	کنور منتر پتی	۱۳۵	۲	مہاراج گھٹوت کچ	[illegible]
۴۲	شجرۂ نسب تکھاری بل	۱۳۶	۳	چندر گپت ثانی	[illegible]
۴۳	کنور مادرت سین	۱۳۸	۴	سمندر گپت	[illegible]
۴۴	کنور اندر پال عرف اندر سین	〃	۵	چندر گپت دوم (وکرم آدتیہ)	[illegible]
۴۵	کنور داچند	۱۳۹	۶	کمار گپت اول	[illegible]
۴۶	کنور سند عاپٹ	۱۴۹	۷	سکند گپت	[illegible]
۴۷	مانک چند	۱۵۰	۸	پُرو گپت	[illegible]
۴۸	کنور جیتپال	۱۵۳	۹	نرسنگھ گپت بالا دتیہ	[illegible]
۴۹	کنور ناہر سنگھ عرف ناہر سین	۱۵۳	۱۰	کمار گپت ثانی	[illegible]
۵۰	کنور مادھو سین	۱۵۳		**آٹھواں کھنڈ**	
۵۱	کنور گنگو دھر	۱۵۳	۱	ویش سینی لالہ	[illegible]
	چھٹا کھنڈ		۲	پشپ بھوتی	[illegible]
۱	اگروال ویش کی ریاست کا نقشہ	۱۵۵	۳	ہرش وردھن	[illegible]
۲	مہاراجہ نند	۱۵۷	۴	راجیہ وردھن	[illegible]
۳	[illegible] اگروہہ پر جو کا راج [illegible]	۱۵۸	۵	آدتیہ وردھن	[illegible]
۴	اگروہہ کی بربادی	۱۵۸	۶	پربھاکر وردھن	[illegible]
۵	[illegible] کا دوسرا حملہ [illegible]	۱۵۹	۷	راجیہ وردھن دوم	[illegible]
۶	اگروہہ پر حملے	۱۶۰	۸	ہرش وردھن	[illegible]
	ساتواں کھنڈ		۹	شجرۂ نسب ویش جنسی	[illegible]
۱	مہاراج گپت	۱۶۳	۱۰	آخری اقتباس	[illegible]

نویدن

میں نے جن جن پستکوں سے اس پستک کے لکھنے میں مدد لی ہے اُن کی سوچی نیچے دی گئی ہے۔ میں اُن کے لیکھک مہاشئوں کا بہت دھنیاواد کرتا ہوں جن کی اپار محنتوں سے فائدہ اٹھا کر میں نے اس پستک کو پورن کیا ہے۔

مہابھارت۔ والمیکی پوران۔ بھوشیہ پوران۔ ہرش چرتر۔ وکرم چرتر۔ رگھونش۔ اگنی پوران۔ اگر پوران۔ وشنو پوران۔ منوسمرتی۔ مہابھاشیہ۔ بھارت کی پراچین سبھیتا کا اتہاس۔ پراچین راجونش دوم بھاگ۔ مہاراجہ اشوک کا جیون چرتر۔ مہاراجہ وکرم اعظم کا جیون چرتر۔ بھارت کی تاریخ۔ تاریخ ہند حصہ اول لالہ لاجپت رائے۔ تاریخ دُنیا ہر دو حصہ۔ ارلی ہسٹری آف انڈیا بائی۔ وی۔ اے سمتھ۔ آکسفورڈ ہسٹری آف انڈیا از وی۔ اے سمتھ۔ ایپی گرافی انڈیکا۔ تاریخ ہندواں حصہ اول۔ جیون چرتر بیربل۔ [illegible] کا بھارت ورنن۔ ہیون سانگ کا سفرنامہ۔ کوٹلیہ کا ارتھ شاستر۔ شریمد بھاگوت۔ سینٹ پورا انڈین اینڈ دی ویسٹرن ورلڈ۔ بمبئی گزیٹیر جلد اول حصہ۔ [illegible] ہسٹری۔ بنساولی راجہ مان موری۔ اگروال ویش اتہاس۔ بنساولی راجہ رتن سنگھ جیت رام۔ جزیرہ بالی کی تاریخ وغیرہ وغیرہ۔

داس۔ رامچندر گپتا۔ اگروال

شکریہ

میں اس پرم آنند پرماتما کو جس کی اپار کرپا سے اس پستک کو پورا کر سکا ہوں۔ ہزار ہزار دھنیواد دیتا ہوں۔

میں اپنے بزرگوں پتاجی شری ست لالہ پورن چند اور لالہ [illegible] کو ہاردک دھنیواد دیتا ہوں۔ جن کی چھتر چھایہ کے نیچے [illegible] کے قدموں میں ہوں۔ اور مجھ کو ہر طرح کی آزادی نصیب ہوئی جس کی سہایتا سے میں اس پستک کو پورا کر کے آپ کی بھینٹ کر رہا ہوں۔ پرماتما سے میری پرارتھنا ہے کہ وہ ان ہر دو بزرگوں کا سایہ میرے سر پر تادیر قائم رکھیں۔ تاکہ میں اپنی زندگی کو بہتر بنا سکوں۔

میں اپنے بھائی لالہ [illegible] رام صاحب برنالہ نواسی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اتہاس کے متعلق کچھ پستکیں بھیج کر مجھ کو سہایتا دی ہے۔

میں شری یان لالہ [illegible] رام صاحب سابق سیکرٹری آریہ سماج [illegible] کا مشکور ہوں۔ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دے کر اس پستک کے بنانے میں سہایتا دی ہے۔ اور دیباچہ لکھنے کی تکلیف گوارا فرمائی ہے۔

آپ کا داس — رام چندر گپتا اگروال

سمرپن

دیو لوک واسی [illegible] اگروال بھوشن شری ست لالہ [illegible] رام جی!

شری [illegible] جی!

میں اس اگروال [illegible] کی پستک کو آپ کے پوتر چرنوں میں بھینٹ کرتا ہوں۔ کیونکہ آپ ہی [illegible] سے [illegible] آپ کی [illegible] سے ہی میرے دل میں اپنی جاتی کا کچھ حال معلوم کرنے کی لگن لگی تھی۔ [illegible] آپ کی وصیت [illegible] ہی کہ میں اگروال جاتی کے [illegible] حالات [illegible] کر سکا ہوں۔ جس کو پستک کے روپ میں آپ کی بھینٹ کر رہا ہوں۔ [illegible] سویکار کیجئے۔

آپ کا جنم اگروال [illegible] کے مشہور [illegible] خاندان میں [illegible] ١٢٣٢ میں لالہ [illegible] سنگھ [illegible] ریاست پٹیالہ کے گھر میں ہوا تھا۔ آپ اوائل عمر میں ہی اپنے وقت کا بہت سا حصہ دوسروں کے کاموں میں لگاتے تھے۔ آپ سچے پراپکاری تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کا بہت سا حصہ پراپکار میں لگایا۔ سوتے [illegible] اٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے آپ کے دل میں پراپکار کی [illegible] رہتی تھی جس [illegible] کسی نے آکر پکار [illegible] کی۔ اسی وقت امداد کے لئے تیار ہو گئے۔ خواہ اپنا کتنا ہی نقصان ہو۔ پراپکار کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ سادھو سنتوں کی سیوا کرنا آپ کا ایک خاص [illegible] تھا۔ بلا لحاظ مذہب و ملت

اور جاتی بچیز کے آپ نے ہر ایک کی امداد بتیجا شکتی کی۔ آپ کو تو ودیا
پرچار میں خاص لگن تھی۔ چنانچہ سنتانی سکول آپ کی محنتوں کا
پھل ہے۔

آپ کا پیارا بھتیجہ
رام چندر گپتا

دیباچہ

کسی قوم اور ملک کی مفصل حالت کا حال معلوم کرنا ہو۔ تو اس کے اتہاس کو مطالعہ کرلو۔ بدقسمتی سے پراچین سمے میں ہمارے ہاں باقاعدہ اتہاس لکھنے کا بہت کم رواج تھا۔ اور خاص کر جاتیہ اتہاس تو بہت کم ملتے ہیں۔ پھر بھی اتہاس لکھنے کے لئے آج کل کے گئے گذرے زمانے میں بھی بہت سا مصالحہ کتبوں۔ پٹوں وغیرہ کی صورت میں پڑا ہے۔ مگر اتہاس لکھنے میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان سے وہی لوگ واقف ہیں۔ جنہوں نے اس کو تجربہ کیا ہے۔ دن رات کی محنت۔ ہزاروں میل کا سفر سینکڑوں کتب کا مطالعہ عمر رسیدہ آدمیوں سے سینہ بسینہ پوشیدہ حالات کا دریافت کرنا ایک ایسے آدمی کا کام ہے جس کے سر میں جاتیہ خدمت کا سودا سمایا ہوا ہو۔ آج کل کے نوجوان ایسے مشکل کام کی طرف

متوجہ نہیں ہوتے۔

اگروال جاتی کو شریمان ڈاکٹر رامچندر جی کا ممنون ہونا چاہئے جنہوں نے نہایت محنت اور جانفشانی سے سینکڑوں کتابوں کی چھان بین کرکے اور ہزاروں میل کے سفر کی صعوبتیں اٹھا کر یہ اتہاس تیار کیا ہے۔ اس اتہاس میں اگروال جاتی کی وجہ تسمیہ۔ مہاراجہ اگرسین کے مکمل و مفصل حالات۔ ان کے لڑکوں کی پیدائش و تعلیم۔ ساڑھے سترہ گوتوں کا جامع اور بسیط حال درج ہے۔ شروع میں نہایت ہی قدیم ویدک زمانہ کی تشریح اور بہت سی معلومات درج ہیں۔

غرضیکہ مہاشہ رامچندر جی نے اتہاس لکھ کر اگروال قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اس پستک کے مطالعہ سے روشن ہو جائیگا کہ اگروال جاتی کے بزرگ ہندوستان کے آسمان پر درخشندہ ستارے تھے۔ اور اخلاق۔ سماجک اور شاریرک اُونتی میں کسی سے کم نہ تھے۔ اگروال جاتی کے ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی قوم کی تاریخ سے واقفیت رکھے۔ اور اپنی موجودہ حالت کا پچھلی حالت سے موازنہ کرے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تعلیم یافتہ اگروال اصحاب ضرور اس سے لابھ اٹھائیں گے۔ اور اپنے جیون کو اپنے بزرگوں کی سدرش بنانے کا یتن کریں گے۔

اوم شم

کانشی رام سابق منتری آریہ سماج شاہ
حال سیکھا۔ گورنمنٹ پٹیالہ

تمہید

قدیم زمانہ میں ہمارے ملک کے اندر سوانح عمریاں اور تاریخ لکھنے کا رواج نہ تھا۔ اسی وجہ سے ہم لوگ اپنے بہت سے عالموں، فاتحوں اور راجہ مہاراجوں تھا بزرگوں کے کارناموں سے ان کی مردانگی، شجاعت سے علم و ہنر کے حالات سے محروم رہے۔ یہاں تک کہ ہمارے فلاسفر گوتم جیسے عظیم آدمی رشیوں کے زمانے سے بھی لاکھوں کا اظہار کرتے ہیں۔ جن کی وسیع فلاسفی کو موجودہ زمانہ کے بڑے سے بڑے فلاسفر بھی پہنچنے سے عاجز رہے ہیں۔ مگر کوئی نہیں بتا سکتا کہ وہ کہاں پیدا ہوئے۔ اور کب ہوئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ان عالموں نے کن ماحولوں سے وہ گیان حاصل کیا تھا۔ بہت سی روایت اور قصے کہانیوں سے جو ہمارے [illegible] پشت در پشت چلی آ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پاک زمین میں ایسے ایسے رشی منی، راجہ مہاراجہ ہو گزرے ہیں۔ جن کی لیاقت کا لوہا دنیا مان چکی ہے۔ بھارت ورش میں ایسے ایسے مشہور [illegible] ودوان۔ ودیا [illegible] بہت [illegible] والے مہاراجے حکومت کر چکے ہیں۔ جن کی رعایا ہر وقت الفت اور [illegible] تھا [illegible] کا کوئی [illegible] مقابلہ کرنے والا ہو [illegible]۔ وہ کوئی رشی [illegible] نہیں ہوتا۔ بھارت کے راجے مہاراجے رعایا کی بہبودی کو اپنا پہلا فرض خیال کرتے تھے۔ جن قوموں کی تاریخ کی معلومات کے نہ ہونے سے اپنے بزرگوں سے [illegible] ٹوٹ جاتا ہے قوم کا اقبال زوال میں اور ترقی تنزل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ قومیں اپنے بزرگوں کے کارناموں سے بے خبر ہو جاتی ہیں ۔۔

[illegible]

بھگوان آپ ہی ہمارے [illegible] تھا رہتا ہو۔ آپ ہی ہمارے بندھو اور دوست ہو۔ [illegible] آپ ہی ہمارے [illegible] ہو۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ کی سہایتا [illegible]

[illegible] اور اس پرنتھ کو [illegible] کرتا ہوں [illegible]

[illegible] کریں۔ [illegible] کر سکوں۔

تمام سنسار میں اتہاس بڑے گورب کی چیز مانی جاتی ہے۔ کیونکہ جاتی تتھا دیش کے عروج و زوال کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ بغیر پراچین اتہاس کے کوئی جاتی اپنے بزرگوں کی گتھاؤں کو جان نہیں سکتی۔ وہ ہی آئندہ ترقی کر سکتی ہے۔ اسلئے ہی تمام بدیشی دوبالیوں میں بدیشی نیتا اپنے دیش کا شدھ اتہاس بالکوں کو پڑھاتے ہیں۔ جس سے بچوں کے دلوں میں شروع سے ہی دیش سیوا، دیش ابھیمان اور جاتی سیوا کا سبق کوٹ کوٹ کر بھر جاتا ہے جس سے وہ اپنی زندگی کو دیش سیوا۔ دیش اور جاتی ادنتی میں لگا کر فخر سمجھتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کا کوئی لمحہ نہیں جانے دیتے جس سے اپنی سیوا نہ ہوتی ہو۔ بھارت ورش ہی دنیا گیہ وش ایک ایسا دیش ہے جسکے دوبالیوں میں بدیشی لوگوں کے رچیت اشدھ اتہاس کو پڑھا کر ہمارے آئندہ نوجوانوں کے ہردوں کو ملین کیا جاتا ہے۔ یہاں کے سکولوں کے پڑھائی تمام تواریخ بدیشی مصنف بجائوں کی رچیت جاری ہے جسکے اندر پراچین بھارت کو ہوکر گیا گیا۔ گوشت خور … اور … میں مبتلا کیا گیا ہے یہی کارن ہیں ہمارے نوجوانوں کی بدھی بھیر … رہی ہیں جس سے وہ ہندوستان کے بزرگوں کے علم و ہنر کے گیان … اپنے بزرگوں کی مذمت اپنے ہردوں میں کرنا دھرم سمجھتے ہیں اور بدیشی لوگ … ہندوستان کا … پیش کرتے ہیں … ہمارے اندر سے … جو چاہتے ہیں وہ … کے لئے ایک منٹ بھی … نہیں کر سکتے۔۔

بھائیو! اسلئے ضرورت ہے … اپنا کر … سمجھے … ہوں … دیش کے اتہاس کی … کو پورا کرنے کے لئے کوشش کرے۔ پراچین کال سے بھارت واسی اپنے … جیون کو … ہوتے آئے

ہیں۔ انہی نے ہی انسانوں کے بھید بتائے، وہ سنسار کو روشنی اور علم دیتے رہے … کے جیون … کو ہی … ۔ ودیش … سمجھتے … ہیں … رنگ برنگوں کے روپ میں … ہیں … اتہاس … بھارت ورش کے … آ گیا ہے وہی ملتا ہے۔ آخر … اور لوگ بھی اتہاس کی … کو … کرتے ہیں … جیسے … پراچین اتہاس کی جنت سی ساگری … ہو کر بھارت واسیوں کو … ہوئی ہے۔ … تھا تمام … بھارت … سمجھے … ۔ ان … اور ان ملاقیں تیار کرکے … گیا۔ اور … ان سے … ہوا۔ مگر اب بھی بھارت ورش کا … تھا۔ اس کا … تو ہمارے ودیش … ہے۔ … بھارت … اپنا … جتایا۔ اسی … ورش کے … وہ ہی … کسی خیال … بھی ان مسلمانوں نے بھارت کے پراچین … سے … کے … کر گئے۔ بھارت ورش کے … کام … کرم … کے پراچین … پراچین اور … کو … کیا۔ جس سے بھارت کا … پراچین اتہاس … ہو گیا۔ مگر … ہونے … بھی بھاری … کوشش کریں … بہت کچھ … ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے … ایک … کو … کرنا چاہئے۔۔

… ایک … جو … میں … ہوتا ہے … کی ملاقات … سکتا ہے … اس کے … میں … سے … وہ اپنے … کو … اور … جانے … ہے …

سمجھو اپنے پوروجوں کے خون کا پتہ ہے۔ تو یہ قدرتی بات ہے کہ اس کے دل کے اندر امنگ پیدا ہو کہ وہ اپنے بزرگوں کا کچھ حال دریافت کرے کہ وہ کون تھے اور کس طرح انہوں نے اس جاتی کو اس درجہ میں شامل کیا۔ اور کتنی مدت سے کس کس کو یہ [illegible] چلا آ رہا ہے جو جاتی آج تک موجود ہے۔ انہی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میرے دل میں بھی امنگ پیدا ہوئی کہ اپنے پوروجوں اور خاندان کا کچھ حال دریافت کروں پوری محنت نے آگاہ [illegible] کیا۔ تب [illegible] نے [illegible] پایا کہ میں بھی اپنے کل بزرگوں کے کارناموں کو دریافت کرتا ہوا قلمبند کر کے [illegible] پیش کروں۔ کیونکہ میرا جنم [illegible] پرماتما [illegible] کی کرپا سے اگر [illegible] ہوا ہے [illegible] فرض ہے کہ جیسا بھی ہو سکے [illegible] کوشش کرتا ہوا اس کل کی [illegible] واقفیت کو جاتی بھائیوں کے سامنے رکھوں۔ اسلئے آج میں اپنے [illegible] کی [illegible] کرتا ہوا اپنے فرض کی پورتی کے لئے اگروال [illegible] دریافت کر سکا ہوں۔ جہاں تک میری واقفیت ہم پہنچ سکی ہے قلمبند کر کے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جس سے مجھ کو [illegible] کہ [illegible] جاتی اپنے پوروجوں کے حالات کو جانتی ہوئی۔ اسلئے کہ [illegible] اگروال کی [illegible] طرف [illegible] گی۔ پھر [illegible] اپنے [illegible] کو [illegible] بھول [illegible] اس [illegible] الٹ ہے [illegible] ہوگی۔ جب [illegible] جاتی بھائیوں سے [illegible] کرتا ہوں کہ جہاں کہیں کتاب میں بھول [illegible] اس کو سوچنا [illegible] کرتا [illegible] ہیں۔ تاکہ وہ اس اگلے ایڈیشن میں [illegible] جس کے لئے میں ممنون ہوں گا۔

مؤلف۔ رام چند۔ گپتا

پہلا کھنڈ

اتہاس کس کو کہتے ہیں؟

اتہاس اس کا نام ہے جس کے پڑھنے سے کسی جاتی کے پوروجوں کے حالات اور ان کے عروج و زوال، ترقی و تنزل کا پورا [illegible] حال معلوم ہو سکے۔ اس لئے اگروال اتہاس [illegible] کے حالات جو ہے آپ کو اگروال [illegible] اگروال جاتی سے منسوب کرتے ہیں۔

اتہاس کے لابھ

اپنے بزرگوں کے کارناموں کو پڑھ کر ان کے [illegible] اپنے [illegible] کو بنانا۔ برائی کے [illegible] اوگنوں کو دور کر کے ان کی جگہ سدگنوں کو [illegible] کرنا۔ جاتی کے لئے آئندہ [illegible] بزرگوں کا نقشہ [illegible] کرنا۔ اپنے بزرگوں [illegible] کے پہلوؤں کو [illegible] کرم کو معلوم کر کے اپنے [illegible] کرم [illegible] بنانا ہے۔

سرشٹی اوتپتی

اس [illegible] کو سروویاپک پرماتما نے [illegible] اپنی [illegible] شکتی سے [illegible]

کال سے بلوانے کے مطابق میں اس سرشٹی کو بار بار پیدا کرتا ہوں۔
اپنی لا انتہا شکتی سے مادی سرشٹی کو رچتا ہوں۔ سورج چندر ستارے
سیارے، بادل وغیرہ سب میں نے پرکرتی سے بنائے ہیں۔ اپنے
گیان اور آکرشن شکتی سے سب کو برابر ٹھیرایا ہوا ہے۔ جتنا وقت یہ
سرشٹی قایم رہتی ہے۔ اس کو ایک کلپ کہتے ہیں۔ اور شماریات ایک
سرشٹی۔ اور وہ چار ارب بتیس کروڑ سال کا ہوتا ہے۔ چنانچہ پرماتما
نے اس کا گیان اتھرو وید پرپاٹھک ۸۔ انواک ۱ منتر ۲۱ میں درج
فرمایا ہے۔ وہ اس پرکار ہے۔ اس سے پہلے سرشٹی اتپتی کا حال
بیان کرتے ہوئے ہم ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ سرشٹی کے قیام
کا حساب سمجھنے کے لئے اس طرح سے جانو۔ کہ دس ہزار سینکڑہ یعنی
دس لاکھ تک شونیہ لگا دینے کے بعد ۲-۳-۴ جوڑنے کے بعد
یا تین ہوتے ہیں ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ اس سے صاف ظاہر
ہے۔ کہ دنیا چار ارب ۳۲ کروڑ سال تک قایم رہے گی۔ جب وید
نے یہ بیان بتلایا تب رشیوں نے اس کو اس طرح حل کیا۔ اور
آیندہ کے لئے اس پر عملدرآمد جاری ہوا۔

سوریہ سدھانت برہمہ ادھیائے شلوک ۱۵-۱۹-۲۰ میں اس
کو درج فرمایا ہے۔

युगानां सप्ततिः सैका मन्वन्तरमिहोच्यते

कृताब्दसंख्या तस्यान्ते सन्धिः प्रोक्तो जल-

प्लवः॥ ससन्धयस्ते मनवः कल्पे ज्ञेयाश्च

मुदेश। कृत प्रमाणः कल्यादौ सन्धिः प-

ञ्चदश स्मृतः॥

इत्थं युगसहस्रेण भूतसंहारकारकः।

कल्प्यो ब्रह्म सहः प्रोक्तः शर्वरी तस्यतावहि॥

ترجمہ۔ اکہتر چترجگیوں کا منونتر ہوتا ہے۔ اور ایک ست جگ
کے سمان اس کی سندھی انت میں بیان کی ہے۔ جو سندھی کے ایسے
ہی منو منتر ۱۴ ہوتے ہیں۔ اور ست جگ کے مساوی کلپ کے آدی
میں پندرہ سندھی ہوتی ہیں۔ ہزار مہایگ تک پرماتما سرشٹی کا پیدا
کرنے والا دنیا کو قایم رکھتا ہے۔ اور اس کا نام برہم دن یا کلپ
ہے۔ اور اتنی ہی اس کی رات ہوتی ہے۔

پس صاف ثابت ہے۔ کہ رشیوں نے اول چودہ حصے کئے
یعنی ۱۴ منو منتر جن کا نام رکھا۔ ایک منو منتر تیس کروڑ سرسٹھ لاکھ
بیس ہزار برس کا بنایا = ۳۰۶۷۲۰۰۰۰
جس کو ۱۴ سے ضرب دینے سے ۱۴
۴۲۹۴۰۸۰۰۰۰
ان کے درمیان جو سندھی ہوتی ہے۔ اس کی کل میزان ۲۵۹۲۰۰۰۰
جس کی کل میزان چار ارب بتیس کروڑ سال کی ہوتی ہے۔ ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰

بعد ازاں رشیوں نے منو منتروں کی تقسیم اکہتر جگ کی۔ اور
اس کا نام چترجگی رکھا۔

جو عالم عمل کرنے والا سچا تیاگی برہمن ہے۔ اس کی شرن لو۔ اسی سے
دوبارہ اپنی گیان پراپت کرکے اپنے آتما کو شدھ کرو۔ اپنی بدھی کو یکسو
کرکے ست مارگ پر چلو۔ اس سے ہی تمہارا انتہ کرن شدھ ہوگا۔
ورنہ صرف برہمنوں کے پاؤں کا پیل پینے سے اُلٹا آتما ملین ہوگا۔

پراچین پرچلت گوتر اور اُن کی پہچان

گھروال جن میں حسب ذیل اٹھارہ گوتر پرچلت ہیں۔ جن کو غلطی سے
ساڑھے سترہ شمار کرتے ہیں۔ جس کی وجہ نسبت میں اوپر بیان کرچکا ہوں
گرگ۔ گوئل۔ بانسل۔ کانسل۔ بیندل۔ متیل۔ تنگل۔ ونیدل۔ ایرن
تائل۔ بیجگل۔ بھچھل۔ تانگل۔ کوشل۔ سنگل۔ ڈھالن۔ مدہوکل۔ گون
اپنے اور اپنے گرو پروہت کے گوتر کا میلان کرلے۔ یدی دونوں
کے گوتر مل جائیں تو جان لو کہ ہمارا کل پروہت ٹھیک ہے۔ اور
ہمارے بزرگوں نے ان کے بزرگوں سے دِکشا پراپت کی تھی یدی
اپنا اور موجودہ پروہت کا کل پروہت نہ ملے۔ تو سمجھ لو کہ کسی کارن
سے اصل کل پروہت کا ورثہ کسی دوسرے میں چلا گیا ہے۔

کل پروہتوں کے گوتر

چونکہ پروہتوں کے گوتر گورو ان کی گدیوں کو قائم کرنے والے
رشیوں کے نام ہیں۔ اس لئے پروہتوں کے گوتر بھی ان رشیوں
کے نام سے مقرر شدہ حسب ذیل ہیں۔ گرگ منی۔ وشسٹ۔ گوتم۔
کوشل۔ برہسپتی۔ کوشک۔ پاراشر۔ انگرا۔ بھاردواج۔ کوشی وغیرہ

کہلاتے ہیں۔ یہ بھی رشیوں کے نام ہیں۔

گوتروں میں گڑبڑ

اے دیش جاتی کے سچا گو۔ اور بزرگو۔ آجکل شدھ گوتر کا نام تلاش
کرنا بہت کٹھن ہوگیا ہے۔ اگروال جس کے گوتروں کے ناموں میں
بھی بہت تبدیلی ہوچکی ہے۔ گوش گوتر جوکہ دراصل گوئل ہے متیل
جوکہ دراصل متیل ہے۔ اس لئے یہاں تک مجھ سے بنا میں نے
تلاش کیا۔ ان کو ہی مان کر یہاں درج کرتا ہوں۔

نمبر شمار	نام گوتر	نام شدہ گوتر	نمبر شمار	نام گوتر	نام شدہ گوتر
۱	گرگ	گرگیہ	۱۰	سنگل	جنڈیل
۲	گوئل	گوبھیل	۱۱	بھچھل	کرشٹ
۳	بانسل	بتسیہ	۱۲	بیجگل	تاڑھیا
۴	کانسل	کوسل	۱۳	کوشل	کوشل
۵	بیندل	جیمن	۱۴	تائل	تیتریہ
۶	متیل	میتری	۱۵	تانگل	گمیند
۷	تنگل	ماڈیل	۱۶	ڈھالن	دھوبیا
۸	ونیدل	وشسٹ	۱۷	مدہوکل	مدہوگل
۹	ایرن	دھنبیاس	۱۸	گرگ	گون

ایک چترجگی کی میعاد ۴۳ لاکھ بیس ہزار سال رکھا ۴۳۲۰۰۰۰

اس کو ہزار سے ضرب دینے پر یعنی ایک ہزار کروڑ { ۱۰۰۰

۴۳ ارب بیس لاکھ ہوئے ہیں } ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰

اس کے بعد ایک چترجگی کے چار حصے کئے گئے جن کی تقسیم مدت یوں ہے۔ لاکھ ۲۸ ہزار سال ست یگ بارہ لاکھ چھیانوے ہزار ... دواپر آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار سال کلیگ چار لاکھ بتیس ہزار سال کی ... جس سے ویدک کا مدعا اچھی طرح حل کر دیا ہے ۔۔

مہرشی ویدویاس جی مہاراج نے بھی اس کی تقسیم کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ایک چترجگی کی مدت ۴۳ لاکھ بیس ہزار سال ہے اور ایک برہم دن ہزار چترجگی کا ہوتا ہے گویا بہ الفاظ دیگر

۴۳۲۰۰۰۰

۱۰۰۰

۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰

ارب ... شلوک ۱۷

دنیا کو پیدا ہوئے کتنی مدت ہوئی؟

ہم ویدک اور شاستر آریہ حساب کے مطابق بتلاتے ہیں کہ دنیا کو پیدا ہوئے اب تک کس قدر عرصہ گذر گیا ہے۔ ناظرین کو معلوم رہے کہ اس وقت تک چھ منوںتر گذر گئے ہیں۔ ساتواں گذر رہا ہے۔ پس بحساب متذکرہ بالا اس

تقسیم اس طرح سے ہوئی ہے ۱۲۰۹۶۰۰۰۰

چھ منونتروں کی میعاد جو گذر چکے ہیں ۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰۰

ساتواں منونتر جو گذر رہا ہے۔ اس کی ۲۷ چترجگیوں کی مدت } ۱۱۶۶۴۰۰۰۰۰

اٹھائیسویں چترجگی جو گذر رہی ہے اس کے تینوں جگوں کی } ۳۸۸۸۰۰۰

کل یگ جو کہ ایک جو گذر رہا ہے اس کا اس وقت تک } ۵۰۴۴

آریہ مت اور شاستر ... دنیا اب تک ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۴

ثبوت

آریہ لوگوں میں روزمرہ رواج کے ہر ایک بچے بچے کی زبان پر سنکلپ پڑھا جاتا ہے جس کا پڑھنا ہر ایک آریہ سنتان کا فرض ہے۔ تمام آریہ ورت میں رائج ہے۔ اس سے بھی تصدیق ہوتی ہے ۔۔

ویوسوت منونتر ... اٹھائیسویں کل یگ کلیو پرتھم چرنے آریہ ورت انترگتے ... یعنے آریہ ورت کے اندر ساتواں ویوسوت منونتر ہے جس کا یہ اٹھائیسواں کل یگ اور کل یگ کے جو چار حصے ہیں۔ ان میں سے پہلا حصہ گذر رہا ہے۔ کل یگ کی تعداد ۴۳۲۰۰۰ برس ہے۔ اس کو چار پر تقسیم کرنے سے ۱۰۸۰۰۰ سال ہوتے۔ جس کے آج تک ۵۰۴۴ برس گذر چکے ہیں۔ اس

سے ثابت ہوا ہے کہ دنیا کو اب تک ۱۹۶۰۸۵۳۰۲۴ سال گذر چکے ہیں۔ یعنے ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ تریپن ہزار چوبیس سال گذر چکے ہیں ॥

ثبوت دوئم

سنسکرت کے کُل ودوان کوی کالیداس | کوی کالیداس کی شہادت
جی کی کتاب منوسمرتی کے نام سے پرسدھ ہے۔ جس کو اب تک ۱۲ کروڑ ۵ لاکھ ۳۲ ہزار ۹۷۶ سال گذر چکے ہیں جس کے ثبوت میں ہم اسی کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ دیکھو منوسمرتی ادھیائے ۱۔ شلوک ۶۱۔۶۲۔۶۳ ॥

ارتھ۔ سوئمبھو سے لے کر چھ منونتر اب تک گذر چکے ہیں ساتواں گذر رہا ہے۔ اب بھی سرشٹی جدا جدا پیدا ہوئی۔ جو چھ منونتر اب تک گذر چکے ہیں۔ اُن کے نام حسب ذیل ہیں :۔
سوئمبھو۔ سوارو چش۔ اوتم۔ تامش۔ ریوت۔ چاکشش۔ اب ساتواں ویوسوت ہے ॥

ان سب منونتروں کے سمے چراچر جگت مختلف بھاؤ دہ ہے۔ یہ سب اپنوں کی کرپا سے ہو رہا ہے۔ ترجمہ اشلوک ۴۳ ویوسوت منونتر کے پہلے ست یگ کے دس ہزار دس سال گذر جانے کے بعد بھادوں کی پورنماشی کے دن یہ گرنتھ سماپت ہوا ہے ॥

کُل مُدت دُنیا

ستائیس چترجگی جو گذر چکی ہیں۔ ۱۱۶۶۴۰۰۰۰۔ اس سے ۱۲۰۵۳۲۹۷۶ = ۱۰ ۰۰۰ ۰۰ ۳۸۸۸۰۰۰ [illegible] سال۔
اٹھائیسویں چترجگی کے تین حصے گذر چکے۔ ۳۸۸۸۰۰۰ کل یُگ جو گذر رہا ہے $\frac{۴۹۷۶}{۱۲۰۵۳۲۹۷۶}$ ॥

اس کی نسبت سر ولیم جونس صاحب فرماتے ہیں۔ کہ منوسمرتی کسی وقت یونان اور مصر وغیرہ میں رائج تھی۔ اور اس پر عملدرآمد ہوتا تھا (دیکھو منوسمرتی انگریزی دیباچہ)

پروفیسر ٹنگلے صاحب بہادر مشہور و معروف جیالوجسٹ نے آخرکار بہت تحقیقات کے بعد یہ ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ جب سے دنیا میں نباتات اُگنی شروع ہوئی ہے۔ اُس وقت سے اب تک اس دنیا کو ایک ارب سال سے زیادہ گذر چکا ہے ॥
(دیکھو ورلڈ لائف صفحہ ۳)

آنریبل الفنسٹن صاحب بہادر سابق گورنر بمبئی فرماتے ہیں۔ کہ جو مدت برہما کا ایک دن قرار دی گئی ہے یہ علم ہیئت پر قائم ہے۔ لوفرڈ اور ایبلا بریڈ یہ دو سیاروں کے نام ہیں ان کی گردش جو بحساب علم ہیئت ہنود کے چار ارب ۳۲ کروڑ سال میں پوری ہوتی ہے۔ برہما کا ایک دن ہے۔ یہ ہر دو سیارے وہ ہیں جو سورج سے پرانے زمانہ سے نہایت قریب اور نہایت بعید خیال کئے جاتے ہیں (دیکھو تواریخ ہندوستان صفحہ ۲۵۶ پ ۲ ہشتم ایڈیشن مطبوعہ ۱۸۶۶ء)

دوسرا کھنڈ

بھارت کا حدود اربعہ

ملک برما کو چھوڑ کر جو اس میں شامل نہیں۔ اس کے شمال میں کوہستان ہمالیہ جو طول میں ۱۵۰۰ میل لمبا ہے جس کے پیچھے تبت واقع ہے۔ اس شمالی حصہ میں نیپال اور بھوٹان و سکم شامل ہیں۔ اس کے مشرق میں برما اور خلیج بنگالہ ہیں۔ ہندوستان کے مغرب میں افغانستان۔ بلوچستان اور بحیرہ عرب ہیں۔ بھارت ورش کے جنوب میں جزیرہ لنکا و بحر ہند ہیں۔ سمندری ساحل تقریباً چار ہزار میل لمبا ہے۔ بھارت ورش کا کل رقبہ پندرہ لاکھ ۰۰۰ مربع میل ہے۔ کیونکہ اس کا عرض ایک ہزار ۰۰۰ میل اور طول بھی تقریباً اتنا ہی ہے ۔

وید

مشرق کے ارشیوں میں جو گیان ایشور پرماتما نے اپنی ایشوری پریرنا سے … کے لئے عطا کیا ہے۔ وہی گیان وید کے نام سے مشہور ہیں۔ ویدیات ہے کہ یہ گیان چار شکھاؤں میں بانٹا ہوا ہے جن کا نام رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرو ہے۔ چونکہ آدی سرشٹی میں چار رشیوں کے دوارا یعنی اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ اور انگرہ رشیوں کے دوارا پرماتما نے

ویدک گیان کی آوشیکتا

جس طرح سنسار کا کاروبار چلانے کے لئے سورج کی روشنی کی آوشیکتا ہے زمین کے اندر سے اناج پیدا کرنے کے لئے بارش کی آوشیکتا ہے جس طرح اندھیری رات میں کسی وستو کے تلاش کرنے میں روشنی کی آوشیکتا ہے۔ اسی طرح سے انسان کی ترقی کے لئے انسان کی بدھی کے پرکاش کے لئے ایشوری گیان کی آوشیکتا ہے۔ بغیر ایشوری گیان کے کوئی شخص کوئی کام سر انجام نہیں دے سکتا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ پرماتما شروع سرشٹی میں اپنا گیان عطا کرے۔ اس آوشیکتا کو سمجھتے ہوئے پرماتما نے اپنی شکتی کی بھرپوری کے لئے … آدی سرشٹی میں اپنے گیان کو عطا کیا۔ یہی گیان وید کے نام سے پرسدھ ہے ۔

آریہ

آریہ ان کو کہتے ہیں جو شدھ آچار۔ … دنیا سے جدا … سنت بادی۔ وید کو … رکھنے والا ہو۔ اس کے برخلاف … رکھنے والے کو دسیو کہتے ہیں چونکہ … سرشٹی کی آدی میں … تبت میں ہوئی۔ وہیں … رشیوں کو آریہ نام سے … جب آریوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے اس قدر بڑھ گئی کہ تبت میں گنجائش نہ ہو سکی تب

وہ لوگ اس بھارت ورش دیش میں آ گئے۔ جہاں پر انہوں نے نواس کر کے اس دیش کا نام آریہ ورت رکھا۔ یعنی آریوں کے رہنے کا ملک ۔

حدود اربعہ آریہ ورت

شمال میں کوہ ہمالیہ۔ جنوب میں بندھیاچل۔ مشرق میں برہم پتر مغرب میں دریائے سندھ ۔

آریوں کا دھرم

جس طرح سنسار کے اندر انیک مت اُتپن ہوتے ہیں اسی طرح سے آریوں کا دھرم جس کو ویدک دھرم کے نام سے پکارتے ہیں اُتپن نہیں ہوا۔ بلکہ آدی سرشٹی میں پرماتما نے اپنا گیان وید ظاہر کیا تھا۔ سو ویدک گیان کے ماننے والے پرش ویدک دھرمی کہلاتے ہیں غرض ویدک دھرم پرماتما کی طرف سے عطا کردہ دھرم ہے۔ یعنی ایشوری دھرم ہے۔ اس کا سمبندھ کسی دیش وشیش سے نہیں ہے تمام سرشٹی کے جیووں کے واسطے برابر عطا کیا ہے۔ ماننا نہ ماننا ہر ایک کا اپنا اختیار ہے۔ جو کچھ وید فرماتا ہے اُس کا ماننا ہر ایک آریہ پرش کا پرم دھرم ہے۔ اس کے انکول اپنے جیون کو بنانا ہر ایک کا فرض ہے۔ ویدک آگیا کے انکول آریہ لوگ اپنے جیون کو ویتیت کرتے تھے۔ آریہ لوگ بڑے بہادر، خوبصورت زبان کے سچے اور رحمدل ہوتے تھے۔ یہ لوگ سنسکرت بولتے تھے

سنسکرت ہی ان کی مادری زبان تھی ۔

سماجک سنگھٹن

پراچین آریوں کا پرتیک کرم وید انکول ہوتا تھا جس کا وید میں ذکر نہیں۔ وہ آریوں کے جیون میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے ہم کو دیکھنا ہے۔ کہ وید سماجک سنگھٹن کی نسبت کیا احکام دیتا ہے وید میں اس پرکار آتا ہے ۔

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद् बाहू राजन्यः कृतः।
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत॥ (यजु० अ० ३१ मं० ११)

اس منتر میں پرماتما اُپدیش کرتے ہیں۔ کہ جو منش سماج کے مان اس سرشٹی میں سریشٹ ہو۔ وہ برہمن۔ جو باہو جیسے وید کا نام دیا گیا ہے۔ وہ جس میں ادھک ہو سو راجنیہ کشتری۔ اور جو باہو کے نیچے اور زانوں کے اوپر کے حصے کا نام ارو ہے۔ اور جو پدارتھوں کو اور سب دیشوں میں ارو کے زور سے بیوپار کرے وہ ویش۔ جو نیچے حصہ پاؤں وغیرہ کے گن والے ہوں وہ شودر۔ اس منتر کے مطابق سوسائٹی کے چار بھاگ ہوتے ہیں یعنی برہمن۔ کشتری۔ ویش اور شودر۔ ان چاروں ورنوں سے سوسائٹی بنتی ہے۔ اس کے آدھار پر وید بھگوان کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے پراچین آریوں میں چاروں ورن برہمن۔ کشتری۔ ویش اور شودر بہت

تھے۔ ان پر ہی سوسائٹی کا ادھار تھا۔ بہادر بھی کال میں جنم پاتی تھی۔ بلکہ وید کے مت انوسار گن، کرم، سوبھاؤ پر منحصر تھی جیسے جس کا گن، کرم اور سوبھاؤ ہوتا تھا۔ اس کا ورن مقرر کیا جاتا تھا۔ ایک شودر کے گھر میں اور پیدا ہوا بھی گن، کرم اور سوبھاؤ سے برہمن کا درجہ حاصل کر سکتا تھا۔ اس قسم کی ہزاروں مثالیں مہابھارت اتہاس میں موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ [illegible] چھتری کے گھر میں پیدا ہو کر برہمن کی پدوی حاصل کر [illegible] میں [illegible] ہو گئے۔ مگر آج ورن ویوستھا [illegible] ہے۔ آج ہوا کا رخ بدل گیا ہے۔ جس کے باعث ہر ایک بھارتی گن، کرم، سوبھاؤ چھوڑ جنم سے ہی [illegible] برہمن ویدک [illegible] ایک بھارتی [illegible] کے باپ جیسے کرتا تھا۔ پہلے زمانے میں [illegible] جن کر [illegible] کی قدر [illegible] میں گرہن کرتا تھا دوسرے زمانے میں گرہست آشرم [illegible] کر دیا [illegible] سر انجام دیتا تھا۔ تیسرے زمانے میں بان پرست آشرم کو گرہن کرتا تھا۔ چوتھے زمانے میں سنیاس لے کر سنسار کے لوگوں کو ست مارگ بتلاتا تھا۔ تب اس کا [illegible] کام ویدوں کا پرچار کرنا تھا۔ اس طرح چاروں آشرم کو پورا کر کے [illegible] پہنچنے کی چیشٹا کرتا تھا اس سمے چاروں آشرم آپس میں اس طرح سنگٹھت تھے جس طرح شریر کے انگ۔ کیونکہ ہر ایک ورن کی اونتی اور بہتری اس میں ہی تھی۔ کہ وہ ایک دوسرے سے [illegible] رکھیں۔ ایک دوسرے کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھ کر اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس سمے

بھارت ورش میں چاروں ورنوں کے کرتویہ کرم سمجھے جاتے تھے۔ ان کو گروکلوں میں بالکل ورنوں کے انوسار دیا جاتا تھا۔ جہاں سے وہ ودیا حاصل کر کے حسب لیاقت ورنوں کے [illegible] ہوتے تھے۔ اس طرح آریوں نے اپنے دو دوسرے آشرم یعنی گرہست آشرم کے بعد [illegible] کئے گئے تھے۔ پہلا فرض وہ تھا جس میں وہ [illegible] معلومات دریافت کر کے دولت کماتے ہیں۔ زراعت کر کے کئی قسم قسم کے اناج پیدا کرتے ہیں گذارا کرتے تھے۔ [illegible] ویش کی چیزوں کو دوسرے دیشوں میں لے جاتے تھے۔ تب وہ ویش کہلاتے تھے جب وہ دوسرے [illegible] سپاہ گیری [illegible] کا استعمال کر کے ملک کی حفاظت کا کام سر انجام دیتے تھے۔ اس [illegible] کھشتری کہلاتے تھے۔ جب تیسرے [illegible] کا [illegible] تھا دوسروں کو [illegible] کا کام سر انجام دیتے تھے۔ تب وہ برہمن کہلاتے تھے۔ باوجود اس [illegible] کے تینوں ورنوں کا رشتہ ناطہ [illegible] وہاں [illegible] کھان پان آپس میں جاری تھا۔ اس طرح آریوں نے اپنے جیون میں سوسائٹی کا سنگٹھن کیا تھا۔ جس کی مثال دنیا کے کسی دیگر جاتیوں میں نہیں ملتی۔ اسی کارن سے بھارت ورش اونتی کے شکھر پر تھا۔ اس سنگٹھن کی بدولت آریہ جاتی کا اقبال بلند ہوا تھا۔ اسی کی کرپا سے ہی آریوں کا لوہا دوسرے لوگ مان رہے تھے اسی سنگٹھن کا پرتاپ تھا کہ آریہ جن چکرورتی راج کر چکے۔ اس کی بدو[illegible] ہی کوئی شکتی ان کو پامال نہ کر سکی۔ جس وقت سنگٹھن میں کمزوری آئی۔ آپس میں گڑبڑ ہو کر ورن منتشر ہونے لگے۔ اسی وقت

سے بھارت کو عروج و زوال میں تبدیلیاں ہونے لگا۔ ہوتے ہوتے
یہاں تک نوبت پہنچی کہ بھارت اپنا راج پاٹ کھو بیٹھا لوگوں کے
ہوگیا۔ بھارت کی آریہ ستان کو چاروں طرف سے مصیبتوں کے
بادلوں نے گھیر ڈال دیا۔ جس کا درشیہ آپ ہر روز دیکھ رہے ہیں
اس لئے ضرورت ہے کہ بھارتی اپنی مصیبتوں کو دور کرنے
لئے دُسروں سنگھٹن کر کے طاقت بڑھائیں۔ اپنے اندر پریم
کر کے ایک دوسرے کی تکلیف میں حصہ لیں۔ ایک دوسرے
لئے دل میں درد پیدا کریں۔ جس سے آئے دن کی تکلیفوں کا
سامنا کرتے ہوئے اُن سے خلاصی پاسکیں۔ اور آئندہ بھارت
اونتی کی اور لے جا کر بدیشیوں کے پنجے سے چھڑا سکیں۔ اس
سے ہی بھارت نواسیوں کی اُونتی ہے۔ اس میں ہی بھارت
نام ہے۔ اس سے ہی بھارت اُونت ہوگا۔ اس سے ہی اس
ڈنکہ چاروں دشاؤں میں بجے گا۔

تیسرا کھنڈ

اٹھائیسویں چترگی کا حال

آریہ سمبت ۱۹۵۸۹۷۰۰۰ میں مدھ دیش اور برہم دیش والوں
نے مشورہ باہمی سے سابھومن کو جو کہ ایک بڑا ذی علم، ہوشیار
اور بہادر شخص کشب کی اولاد میں تھا اپنا راجہ مقرر کیا۔ انہوں نے
اپنا پایہ تخت بمقام مجھولی تسل کا پُور مقرر کیا۔ اپنی حکومت بھارت
ورش پر ارنبھ کی۔ اس راجہ نے ہر طرح سے اپنی پرجا کو خوش و
خرم رکھا۔ اس کے عہد حکومت میں رعایا علم و ہنر میں ترقی پذیر
رہی۔ تمام راج کے اندر ست کا پرچار تھا۔ غرض اس راجہ نے اپنے
باہو بل سے۔ اپنی علم و ہنر کی یوگیتا سے راج کو نبھایا۔ ان کے دو پتر
اُتپن ہوئے۔ پریہ ورت۔ اُتانپاد۔ ان کی مرتیو کے بعد ان
کے بڑے پتر نے شہر جمبو اپنا دارالخلافہ قرار دیا۔ اور اُتانپاد نے
باپ کا تخت سنبھالا ۔

پریہ ورت

پریہ ورت بڑے عالم تھے۔ ان کے دربار میں بہت علماء
کا مجمع رہتا تھا۔ اُن کے وقت میں کرۂ زمین کے سات حصے کئے

گئے۔ اور ہر ایک کا نام دیپ رکھا گیا ۔۔

ساتوں دیپوں کے نام

جمبو دیپ ۔ پرچیت دیپ ۔ ساکھا دیپ ۔ کوشہر دیپ ۔ کرونچ دیپ ۔ ساملی دیپ ۔ پوشکر دیپ ۔۔

راجہ اگنی دھر

پریہ ورت کی اولاد میں بہت عرصہ بعد راجہ اگنی دھر کا جنم آج سے ۔۔۔۔ ۶۰۰۰ ۔۔۔ سال قبل ہوا ۔ اس راجہ نے اپنے ملک جمبو دیپ کے نو ٹکڑے کئے جن میں ہر ایک ٹکڑے کا نام کھنڈ رکھا ۔ تفصیل حسب ذیل ہے ۔

اِلا برت کھنڈ ۔ کیت مال کھنڈ ۔ بھدراس کھنڈ ۔ اُتر کرو کھنڈ ۔ ہیم پورکھ کھنڈ ۔ رنگ کھنڈ ۔ ہرت کھنڈ ۔ اگ کھنڈ ۔ بھرت کھنڈ ۔۔

اگنی دھر کے نو لڑکے تھے ۔ انہوں نے ہر ایک لڑکے کو ایک ایک کھنڈ دیکر آپ گوشہ نشینی اختیار کی ۔ لڑکوں کے نام یہ ہیں ۔ ہیم پورکھ ۔ بھدراس ۔ ایلا برت ۔ رمینک ۔ ہرن مئی ۔ کورو ۔ بھدراشو ۔ کیتو مال ۔ رشبھ ۔

نام ان مشہور راجوں کے جو پریہ ورت کی اولاد میں ہوئے

اگنی ۔ ست ۔ نابھ ۔ بھرت ۔ ناس ۔ دولیپ ۔ سانت ۔ [illegible] ۔ اولی ۔ بھرت ان میں سب سے زیادہ مشہور ہوئے

اس کے وقت میں چار جزیرے اور معلوم ہوئے ۔ سنگلا دیپ ۔ مالدیپ ۔ پولن تین (لنکا دیپ) ۔ [illegible] ۔۔

مہاراجہ بھرت کا ثانی دنیا کے تختے پر شاید ہی کوئی دوسرا ہو ۔ اس کے عدل و انصاف کا ڈنکا تمام ہندوستان میں بج رہا تھا ۔ اس نے پیشہ ور میں نئے نئے علوم و فنون کو ترقی دی ۔ یہ مرد دانا اپنی رعیت کو اپنا فرزند سمجھتا تھا ۔ اس لئے اس کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی ۔ دور دور کے ملکوں کے عالم اس کے دربار میں آتے اور عزت پاتے تھے ۔ سخی پرلے درجے کا تھا ۔ سخاوت کی وجہ سے اس کا حسن مشہور ہوا ۔ کہ آج پریہ ورت کا نام بھی بھارت کھنڈ ہوگیا ۔۔

اُتّان پاد کی اولاد کے مشہور راجاؤں کے نام

دھرو ۔ کلپ ۔ اوکل ۔ پشپارن ۔ انگ ۔ پرتھو ۔ پرچاس ۔ بار ہر ۔ سوکل ۔ ست جیت ۔ بدچین ۔ ہری کس ۔ پرچیتان ۔ دکچھ ۔۔

راجہ دکچھ پرجاپت مشہور ہوئے ۔ ان کے اور مہاراجہ اتولی کے درمیان جو کہ مہاراجہ پریہ ورت کی اولاد میں سے تھے ۔ ایک جنگ عظیم واقع ہوئی ۔ اس جنگ کا نتیجہ آخر کار بہت خراب نکلا ۔ یعنے ہر دو کی طاقت کمزور ہوگئی ۔ مہاراجہ اتولی جنگ میں مارے گئے ۔ اور وہ اپنے پیچھے ایک آٹھ سالہ لڑکا چھوڑ گئے ۔ اس اثنا میں گرگیہ نامی ایک شخص جو دشو فرقہ میں تھا ۔ فوج کا دستہ لیکر راجہ دکچھ پر چڑھ آیا ۔ کیونکہ راجہ دکچھ نے ابھی تک جنگ سے فرصت نہ پائی تھی ۔ دوسرے اس کی طاقت بہت کمزور ہو چکی تھی ۔ اس طرف

کو غنیمت جان کر گربو نے وجھ پر فوج کشی کی۔ اور اس کو مار ڈالا۔ اس کے پیچھے اس کے جنس سے صرف ایک کنیا رہی۔ جو کہ بیچاری جان بچا کر جنگلوں میں بھاگ گئی۔ اور رشیوں کے آشرموں میں پناہ گزین ہوئی ۔

ہرن کشپ کا راجہ بننا

جب راجہ وجھ مارا گیا۔ اور گربو فتحیاب ہوا۔ تب گربو کے بعد راجہ ہرن کشپ راج ادھیکاری ہوئے۔ کیونکہ یہ بھی گربو کی اولاد میں سے تھا۔ یہ راجہ بڑا ظالم۔ دیوں سے منحرف۔ پرماتما کی ہستی سے انکاری تھا۔ ہرن کشپ نے اپنے بازوؤں سے بہت علاقے فتح کئے۔ اور اپنے علاقے میں شامل کئے تھے۔ بلکہ اس نے اپنے تیغ ظلم کو یہاں تک تیز کیا۔ اور تمام راج کے اندر فرمان کر دیا۔ کہ سوائے میرے نام کی پوجا کے کسی دوسرے کی پوجا کوئی نہ کرے۔ کیونکہ پرماتما کی کوئی ہستی نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی کسی کا اشٹ دیو ہے۔ اس لئے میں ہی دنیا میں ایشور ہوں۔ میں ہی سب کا مالک ہوں۔ اس لئے میری ہی پوجا کرنا واجب ہے۔ جو کوئی میری پوجا کے سوا کسی دوسرے کی پوجا کریگا۔ وہ قابل گردن زدنی ہوگا۔ اس سے اس کا خوف تمام رعایا پر ایسا طاری ہوا۔ کہ کوئی بھی آدمی چوں و چرا نہ کر سکتا تھا۔ امرا اور وزرا اس کی خوشامد میں دن رات مشغول رہتے تھے۔ کسی کو جرات نہ تھی نہ اس کو سچائی کا راستہ بتلا کر اس کو راہ راست پر لا سکے ۔

پرہلاد کا اٹل برت - پرماتما کی ہستی کا ثبوت

پرماتما کی عجب لیلا ہے۔ پرماتما کی قدرت کا نظارہ دیکھیے۔ اسی ظالم ناستک پاپی ہرن کشپ کے ساتھ ایک ست پرش ایشور وشواسی۔ سداچاری کنیا کا بیاہ ہوتا ہے۔ جو کہ پاپ کے ڈر سے بھاگتی۔ پتی آگیا کو دھرم ماننے سے اپنے پتی کے حکم کے سامنے ہمیشہ سر خم رکھتی تھی۔ مگر ہر وقت اندر ہی اندر ایشور کا سمرن کرتی تھی۔ پرم پرماتما کو سنسار سے پاپ دور کرنا منظور تھا۔ وہ اس پربھو کو ہرن کشپ کے ہاتھوں سے انسانوں کو نجات دلانا منظور تھا۔ اس لئے ہی اس پربھو نے دیا کی درشٹی کرتے ہوئے اس پاپی دشٹ ناستک کے گھر ایک پوتر آتما۔ سچے ایشور وشواسی بالک کو جنم دیا۔ یہ بالک سنسار میں مہرشی پرہلاد کے نام سے وکھیات ہوا۔ پرہلاد شروع سے بڑا ہونہار اور ذہین تھا۔ اپنے ارادے کا پکا۔ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا گیا۔ اس کی لڑکپن کی باتیں اس کی آئندہ زندگی کا پتہ بتلاتی تھیں۔ سوال کرنے والے کو خالی ہاتھ واپس نہ جانے دینا ہی اس کی فیاضی کا نشان تھا۔ ان سب باتوں سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک دن وہ دنیا کے اندر وکھیات ہوگا ۔

پرہلاد کو ایشور وشواس سے ہٹانے کے لئے ہرن کشپ کی طرف سے کن کن مصیبتوں کا پریوگ کیا گیا۔ کن کن کشٹوں کے اندر پرہلاد کو ڈالا گیا۔ اس دھرم مورت کو سنسار سے نیست و نابود

کرنے کے لئے پہاڑ سے گرایا گیا۔ دریا میں غرق کیا گیا۔ مست
ہاتھی کے آگے ڈالا گیا۔ زندہ آگ میں جلایا گیا۔ مگر وہ بچا ایشور
وشواسی۔ ایشور بھگت پرہلاد ناش نہ ہو سکا ۔

جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ تب ہرن کشیپ نے لوہے کا
ستون گرم کر کے اس کے ساتھ پرہلاد کو باندھنے کا حکم دیا۔ جب حکم
لوہے کا ستون گرم کیا گیا۔ اور ویر پرہلاد کو آگیا کاری پتر کو ستون
پکڑنے کا پتا کی طرف سے حکم ملا۔ وہ وصف سروپ صورت۔ وہ ایشور بھگتی کا
اوتار آگیا پاتے ہی ستون کو لپٹ گیا۔ تمام درشک لوگوں کی آنکھوں
میں آنسو بھر آئے۔ مگر ویر پرہلاد کا صرف آنت لوہے کے چپٹتے ہوئے
ستون نے نہیں نہیں آگ کی مانند جلتے ہوئے ستون نے سرد ہو کر کیا
اور ویر پرہلاد کو اپنی گود میں لے ایشور آگیا اور سا رکشا کیا ۔

بیشک۔ پرماتما جس کی رکشا کرتا ہے۔ کون طاقت اس کو
ناش کر سکتی ہے۔ اس کے ناش کرنے والا خود ہی ناش کو پراپت
ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہرن کشیپ کی آخری آزمائش میں بھی
بھگت پرہلاد زندہ نکلے۔ ایک کما وقت بھی ہر جلت ہے۔ اسی
اثنا میں ایک وراٹ روپ دھارن کر کے ایک نرسنگھ پیدا
ہو گیا۔ جس نے ہرن کشیپ کو پچھاڑ کر نیست و نابود کر دیا۔ یہ
در اصل ٹھیک ہے۔ کہ پاپی شخص پاپ کرتے ہوئے خود ہی
نشٹ ہو جاتا ہے۔ البتہ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی دھرماتما نے
حد سے زیادہ ظلم کرتے ہوئے ہرن کشیپ کو دیکھ حملہ کر کے اس
کو مار ڈالا ہو ۔

پرہلاد بھگت اپنے ایشور وشواش پر اٹل رہا۔ ایشور نے پرتیکش
درشن دے کر رکشا کر کے بھگتی کا ثبوت دیا۔ جس کی بدولت پرہلاد کا نام آج
تک دنیا پر قائم ہے۔ اور سورج کی مانند چمکتا رہیگا ۔

پتا کو سمجھانا اور پرہلاد کا اُتر

میرے پوجنیہ پتا جی! ایشور کے واسطے آپ اپنی خود غرضی
میں مبتلا ہو کر نہ بیٹھو۔ آنکھیں کھولو اور دیکھو۔ رعایا اور راجہ
کی بہتری اسی میں ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ایک راجہ اور منش
سمجھیں۔ نیک چلن اور عادل بن کر راج کریں۔ رعایا ان کو خود بخود
ایشور کے برابر سمجھنے لگ جائے گی۔ برعکس اس کے اصولوں سے
اگر اپنے آپ کو سرو شکتی مان بنا لے۔ چونکہ وغیرہ دوسرے اوقات
کو دل میں رکھ کر اپنی طاقت کا بے جا طور پر استعمال نہ کیا۔ تو میں
امید کرتا ہوں کہ یہ راج ضرور تباہ ہو جائیگا۔ بلکہ راجہ کا نام لیوا
اور پانی دیوا بھی نہ رہیگا ۔

اے پتا! اب جس طرح آپ کا جی چاہے میرے ناش کرنے کا
حکم دیجئے۔ جس ظلم کے ذریعے آپ کو میرا نیست و نابود منظور ہو۔
وہ بیا اور پاپ کیجئے۔ یہ آگیا کاری پتر ایشور وشواش تیرا آپ کے سب
حکموں کے آگے سر تسلیم خم کریگا۔ آپ کے ہر ایک ظلم کو بڑی خوشی
سے برداشت کریگا۔ میں ہر وقت آپ کے ظلم کے احکام کا منتظر ہوں
شاستروں کا مت ہے کہ ظلم کرنے والی حکومت تب تک ہی رہ سکتی
ہے۔ جب تک کہ ظلم برداشت کرنے والا پیدا نہ ہو۔ جب عدل و

انصاف چاہنے والے دھرم ویر پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنے جب اندھیرے کو ناش کرنے والی سورج کی روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ تب ظلم کا نام و نشان تک مٹ جاتا ہے۔ میرا وشواش ہے کہ میری زندگی سے کسی منش کا بھلا ہوتا۔ تو میری موت سے وہ فائدہ ہوگا جو میری زندگی سے نہیں ہوتا تھا۔ میں ایشور کے حکم کے خلاف زندہ نہیں رہ سکتا۔ ال اس کے حکم کے آگے میرا سر تسلیم خم ہے۔ اگر ایشور کی یہی اچھیا ہے۔ کہ میں زندہ رہ کر منش جاتی کی سیوا کروں۔ تو کسی کی طاقت نہیں جو مجھے مار سکے۔ اگر پرماتما کی یہی اچھیا ہے۔ کہ میں ہرنکشوں کے کام آؤں۔ تو صرف ایک میری ہی بلی سے بے انصافی کے راج کا بہت جلد خاتمہ ہو جائیگا۔ اور دکھی سنسار بھی سچا سکھ پا سکیگا۔

یہ اوتر تھا جو سچے وشواشی پرہلاد نے اپنے پتا کو دیا۔ یہی اوتر ایک ایشور بھگت کی شان کے شایاں تھا۔ اس سے ویر پرہلاد کی درڑھتا۔ دھرم پر اڈولتا کس قدر چمکتی ہے۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

ہرن کشپ کی سلطنت کے دو حصے ہوکر۔ ایک حصہ چندر کو جو راجہ بدھ کی لڑکی کی اولاد میں سے تھا ملا۔ دوسرا حصہ سورج کی اولاد میں راجہ اودی کو ملا۔ چندر نے اپنا پایہ تخت جھبو اور سورج نے ... کو قرار دیا۔

نام اُن مشہور راجاؤں کا جو سورج کی اولاد میں ہوئے

بیوست منو۔ کشواک۔ بکرو چھچہ۔ پورن جیا۔ کاکشت۔

انیناس۔ پرتھو۔ بسوہ گدھ۔ چندر۔ جوناس۔ پچھے۔ سری ودب کولیاسر۔ ورتی ڈاسر۔ ہرجس سب۔ بھمپہ۔ جنتیاسر۔ تری ساگنی کرشن۔ سنجیت۔ جوناس۔ مان دھاتا۔

سورج بنس کی اکیسویں پشت میں مہاراجہ مان دھاتا سمت ۱۹۵۰۸۶۰۶۹۹۴ میں تخت نشین ہوئے۔ جن کی رانی راجہ ششبندو کی پتری اندومتی تھی۔ یہ مہاراجہ بہت پرتاپی مہابلی گذرا ہے۔ اس سمے کا کوئی راجہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ یہ بڑا ودوان تھا۔ اور ہر ہنر میں کمال رکھتا تھا۔ اس کی رانی اندومتی کے بطن سے تین لڑکے پیدا ہوئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ پرکتش۔ مچکند۔ امرکھیہ۔

پرکتش کی کل میں مریادا پرشوتم شری رامچندر جی نے جنم لیا۔ راجہ مچکند لاولد گذرے۔ راجہ امرکھیہ کی اولاد میں ویش ورن کی اوتپتی ہوئی۔ میرا مدعا اس کل بھوشن مہاراجہ امرکھیہ کی سنتان کا کچھ ترانت آپ کے سنمکھ رکھنے کا ہے۔

اے ویش اور بھارت کے نونہالو۔ عمر رسیدہ و بزرگو۔ اب میں جس مہاراجہ پرکتش کے خاندان کا کچھ حال یتھا شکتی آپکے سنمکھ رکھونگا۔ جیسا پہ اولاد پرتاپی راجہ امر کے ہونے دنیا میں نام پایا تھا۔ اس پرتاپی راجہ کی کل میں بڑے بڑے رشی اگرجس کی اوتپتی ہے۔ اس لئے ہی ہر ایک اگر بنس کے اندر اوتپن ہونے والے کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بنس کا کچھ حال دریافت کرکے اس کے انکول اپنا آچرن بناتا ہوا اس کل کو اونتی کے شکھر پر لے جانے کا یتن کرے۔ جس سے اگروال بنس

بھی ترقی کرتا ہوا سنسار کی جیوت جا تیوں کی سنکھیا بن آ سکے ہیں
نے میری وشن جاتی کے نرجوانوں سے گزارش ہے۔ سے بزرگوں
ہے کہ وہ دھیان پر پہچانیں گزروال انتہا سن کو پڑھتا ہوا اپنے
بزرگوں کے حالات جانیں ۔

شجرہ نسب مہاراجہ مان دھاتا

پرکشیش	امریکھ	پچکند
مہاراجہ پرکشیش کی نسل	مہاراجہ امریکھ کی نسل سے	لاولد تھے
سے شیام چند پیدا ہوا	انگریزی کو آنکھ ہوا	

راجہ پرکشیش نے اپنا پایۂ تخت شہر اجودھیا قرار دیا۔ جہانگوت
جس کا نام پرکش بھی کہتے ہیں ۔

راجہ امریکھ دکشن راج کے راجہ ہوئے۔ اور انہوں نے اپنا پایۂ
تخت چندراولی اکھوا امراوتی کو بنایا تھا۔ راجہ امریکھ کی چھیالیسویں
پشت میں مہاراجہ برہم رشی پیدا ہوئے۔ جو گرشا ستی پور وگ راج
کر کے اپنے پتر پرکاش کو راج دے خود تپسیا کرنے جنگل کو چلے
گئے۔ راجہ پرکاش کی گیارھویں پشت میں راجہ جیتو ہوئے
جو کہ بہت مشہور اور پرتاپی تھے۔ انہوں نے سپت دیپ کو
فتح کر کے وہاں کے راجہ کی کنیا ست وتی سے شادی کی ۔

شجرہ نسب راجہ پرکاش

پرپوش	جلبندھ	ہنبجہ	فندکی	راجہ
تاشل	بھیم	مرتضیما	سورن	شیام
نمار	کنوال	بسرشہ	سرپرنجہ	
کنڈدہ	برسنگا	بچھدہ	سوجیج	
سوال	برنجمو	وکیلیں	شنجپک	

مہاراجہ شیام بڑے دھرماتما اور دیالو گزرے ہیں۔ کہا جاتا ہے
کہ ایک دن راجہ شیام شکار کھیلنے جنگل میں گیا۔ وہاں اس نے
ایک بڑے جنگلی بھینسے کو دیکھا۔ جس کو دیکھ کر دل میں خیال
آیا۔ کہ یہ تو جنگلی ہے نو دل کو بہت دکھ دیتا ہوگا۔ اس لئے
اس کو مار کر جنگلی جانوروں کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ جس پر مہاراجہ
شیام نے بہت تیزی سے جنگلی بھینسے پر تیر کا وار کیا۔ وہ زمین
پر گر پڑا۔ تب ایک خرگوش بھینسے کے نیچے دب گیا۔ جس کو دیکھ
کر مہاراجہ شیام بہت پشچاتاپ کرنے لگا۔ اور کہا کہ اگر خرگوش
زندہ نہ نکلا۔ تو میں اپنے پران اس اپرادھ کے بدلے تیاگ
دونگا۔ چنانچہ ان سنے راجہ کو یقین دلایا۔ کہ آپ پشچاتاپ نہ کیجئے۔
خرگوش بھینسے کے نیچے سے زندہ نکلیگا۔ جس وقت بھینسا کی
لاش اٹھوائی گئی۔ خرگوش زندہ نکل کر بھاگ گیا۔ اس کو دیکھ
کر راجہ بہت پرسن ہوئے۔ اسی جگہ ایک نگر بسایا۔ جس کا نام
ارنکن رکھا۔ جو کہ ایک چھوٹا سا گرام ہے ۔

ہے گرام ہے جس کو آج کل ... بتا ہے ۔

شجرہ نسب مہاراجہ شیام

مہاراجہ شیام

سوبھاگ — بھیاکر

منی موہن — پورن کر

بنی لوک — چوڑامنی

گجرادھ

راجہ چوڑامنی کے پرلوک واس ہونے پر راجہ گجرادھ گدی نشین ہوا۔ یہ راجہ بھی بڑا ودوان تھا۔ اس نے اپنے سلف کی طرح ملک امن و امان قائم رکھا۔ مہاراجہ گجرادھ نے پنجاب میں کئی شہر آباد کئے۔

شجرہ نسب مہاراجہ گجرادھ

گجرادھ

رنگادھی — سوبھیا مشل — مدھو

سہرادھی — اپنیدھ — ہریش

ونڈن — اننگ سین — امان سین

مہدھر

مہاراجہ مہدھر بڑا پرتاپی اور نیک بھاؤ شالی تھا۔ یہ سدا جپ [illegible] اور دھرماتما تھا۔ ایک دن جب مہاراجہ مہدھر کی سواری [illegible]

ہیں نکل رہی تھی۔ اُس کی درشٹی ایک برہمن کی کنیا پر پڑی۔ جو کہ [illegible] اشنان کر رہی تھی۔ یہ دیکھ کنیا نے راجہ کو شاپ دیا۔ تب مہاراجہ مہدھر کنیا کے پاس جاکر معافی مانگنے لگا۔ اور کہا کہ تو میری دھرم کی پتری ہے۔ میں بڑا اپرادھی ہوں۔ میری درشٹی اچانک ہی تیرے اوپر جا پڑی۔ اس لئے مجھ کو کشما کر۔ دیکھو اس راجہ کی نمرتا اور دھرم پرائنتا کہاں تک پہنچتی ہے۔ برعکس آج کے راجوں کے جو ہمیشہ وشے بھوگ میں مست رہتے ہیں۔ راجہ مہدھر کے سات پتر اُتپن ہوئے۔ جن میں مہاراجہ اگرسین سب سے بڑے تھے۔ اور راج ادھیکاری تھے۔

چوتھا کھنڈ

مہاراجہ مہدھر

راجہ اگرسین — کمندی — سوردھوج — تلادھر — ہیلو — سورپال — سیکھ سین

کنور اگرسین مہاراجہ مہدھر کے بڑے فرزند ارجمند تھے۔ آپ ہی راجکنور کہلاتے تھے۔ اور راج پاٹ کے مالک تھے۔ آپ ایک ہونہار بالک تھے۔ آپ کے ہاتھ [illegible] کے [illegible] سے شہر [illegible] کے نشانوں سے آپ نے [illegible] ترقی کی امید [illegible]

جھلکتی تھیں۔ آپ نے بال اوستھا ہی میں شستر وِدیا میں اقلیت حاصل کر لی تھی۔ اس لئے آپ کے پتا راجہ مہیدھر نے آپ کو اس سمے جبکہ آپ کی عمر بارہ برس کی تھی۔ ایک ... کرنے کی اجازت دی۔ ... آگیا پر ... کرتے ہوئے جب آپ تمام بڑے بڑے تیرتھوں کی یاترا سے واپس گھر لوٹ رہے تھے۔ تو راستہ میں آپ آرام کرنے کے لئے بشنو ندی کے کنارے کیتو رام نگر میں ٹھہرے۔ یہاں پر راجہ سند سین حکمران تھا۔ راجہ سند سین کے ایک خوبصورت کنیا سندراوتی تھی۔ راجہ سند سین نے کنور اگرسین کو بالکل خوبصورت جوان کنور ان دیکھ کر اپنی کنیا سندراوتی کا بیاہ کنور اگرسین سے کر دیا۔ بہت سا مال اور جہیز میں دیا۔ تب کنور اگرسین اپنے سسر سے آگیا لیکر رانی کو ہمراہ لیکر تھوڑے سے ہی عرصہ میں اپنے پتا راجہ مہیدھر کے چرنوں میں حاضر ہوئے۔ جہاں وہ اپنے راج دربار میں آنند پورب رہنے لگے۔

مہاراجہ مہیدھر کی مرتیو

دیو یوگ سے مہاراجہ مہیدھر مرتیو کو پراپت ہوئے۔ ان کے پتر اگرسین نے ان کا انتم سنسکار کیا۔ تب پنچایت کنور اگرسین نے حسب رضامندی برہمنوں اور رشی منیوں کے راج پر بیٹھنے کی تیتھی مقرر کی۔ تو اس پر سبھی ... ان کو ...

مہاراجہ اگرسین کی تخت نشینی

تمام راج کے امیر وزیر تھا راجے مہاراجے مقررہ تیتھی پر حاضر ہوئے۔ راج سنگھاسن پر کنور اگرسین کو بٹھلانے کی تیاری ہونے لگی۔ تمام راج کی فوج ساز و سامان سے آراستہ کی گئی۔ جگہ جگہ پر شادیانے بجنے لگے۔ ویدوں کے پوتر منتروں کے گان سے آسمان گونج اٹھا۔ یگیہ آرمبھ ہوا۔ تمام راج کے رشی دیوتا یہ یگیہ میں شامل ہوئے۔ یگیہ کے سمپورن ہونے پر تمام پرجا کی حسب رضامندی کنور اگرسین کے سر تاج رکھا۔ ہر طرف سے مبارکباد کی صدا بلند ہوئی۔ اس طرح مہاراجہ اگرسین نے ... میں تخت پر پاؤں رکھا۔ ارتھات گدی نشین ہوئے۔

پاولانوش کی کتھا

اور

اگروہہ کی قائمی

پاولانوش میں کہا گیا ہے کہ جب مہاراجہ مہیدھر گیان واشی ہوگئے۔ ان کے لڑکے مہاراجہ اگرسین پنڈ دینے کے لئے اپنے امیروں اور وزیروں کو ساتھ لیکر گیا جی میں گئے۔ وہاں پر کنور اگرسین کے پنڈ دینے پر مہاراجہ مہیدھر نے گرہن نہیں کئے۔ جس سے راجہ بہت اداس ہو۔ چنتا میں ڈوب واپس چندراوتی لوٹ آیا۔ مگر کئی روز تک ان گرہن نہیں کیا۔ ہر دم فکر میں غرق رہنے لگا۔ راجہ مہیدھر نے اپنے

پتر کی یہ درشا دیکھ کر شبھن میں کہا۔ اے پتر! میں نے گیا میں تیرے
پنڈ کنیا کے شاپ کے کارن گرہن نہیں کئے۔ اس لئے اب تو لوہاگراھ
میں جا کر پنڈ پردان کر۔ جس کو گرہن کرنے سے میری مکتی ہوگی۔ تب
راجہ اگرسین بہت خوش ہوا۔ اور اپنے وزیروں کو لوہاگراھ کی
چلنے کی تیاری کرنے کا حکم دیا۔ حسب الحکم مہاراجہ اگرسین تیاری کر کے
لوہاگراھ کو روانہ ہوئے۔ لوہاگراھ جا پنڈ پردان کئے۔ جن کو مہاراجہ
مہاراجہ نے ہرش پورک گرہن کیا۔ اور اپنے فرزند اگرسین کو اشیر
باد دی۔ جب مہاراجہ اگرسین پنڈ دان کر کے خوشی خوشی ... چرن
ہوئے واپس اپنی راجدھانی کو آ رہے تھے۔ تو اُن کو ایک دشوار جنگل
سے گذرنا پڑا۔ اس جنگل میں ایک کریر کے درخت کی آڑ میں شیرنی

لے یکننگ۔ اس کتھا کو کپول کلپت خیال کرتا ہے۔ کیونکہ مہاراجہ اگرسین
کے سمے ویدک دھرم پرچلت تھا۔ ہر ایک ویدک ویدوں پر عمل درآمد کرتا تھا
اس لئے مہاراجہ اگرسین کا جو کہ سوتم ویدوں پر عامل تھا۔ ایسے ور
ورودھ کرم کرنے جانا اسمبھو ہے۔ کیونکہ ویدک زمانہ میں پنڈ وغیرہ
کا رواج نہ تھا۔ یہ صرف پرانوں کا ہی دھرم ہے ۔

سے لوہاگراھ۔ یہ نگر پنجاب پرانت میں ہوشیار پور کے نزدیک
واقع تھا ۔

سے کریر۔ ایک قسم کا درخت پنجاب میں ہوتا ہے۔ اس کو کہیں کہیں
کرار بھی کہتے ہیں ۔

بچہ جن رہی تھی۔ اتنے میں مہاراجہ کی سواری وہاں آن پہنچی۔ جس سے
شیرنی کے کام میں بگھن پڑا۔ اس اثنا میں اس آدھے پیدا شدہ بچے
نے نکل کر راجہ کے ہاتھی کے ایک تھپیڑ مارا۔ راجہ اس گھٹنا کو دیکھ
کر بہت پریشان ہوا۔ شیرنی بھی سامنے آ کھڑی ہوئی۔ اور کہنے لگی۔
راجن! تو نے مجھ کو پیڑت کیا ہے۔ کیونکہ میں ساری عمر میں ایک بچہ
جنتی ہوں۔ اس لئے اے راجن تجھ کو شاپ دیتی ہوں ۔
یہ سن کر راجہ بہت گڑگڑانے لگا۔ اور شیرنی سے بنتی کرنے لگا۔
اس پر شیرنی نے راجہ کو معاف کر کے جنگل کی راہ لی ۔
اس تمام بات چیت کے خاتمہ پر راجہ کی فوج بھی آ پہنچی۔ راجہ نے
وہیں حاضرین کے سامنے تمام ماجرا کہہ سنایا۔ اور برہمنوں سے اس کا
سبب دریافت کیا۔ برہمنوں نے سوچ وچار کر کے اتر دیا۔ اے راجن
یہ بھومی بہت بلوان ہے۔ اس بھومی کی آب و ہوا بہت پوتر اور
صحت بخش ہے۔ اس لئے اگر آپ یہاں پر نگر بسا دیں۔ تو وشنو
بھگوان مہادیو آپ کو درشن دینگے۔ تیرا کُل بھی بہت پھلے پھولیگا۔
یہ نگر تب تک قائم رہیگا۔ جب تک آپ کی نسل میں ایکتا رہے گی۔
یہ نگر تیری نسل میں ہی پھوٹ پڑنے سے تباہ ہوگا۔ تب راجہ نے
بڑے برہمنوں کے حکم کو مان دواپر یگ میں مگھر ماہ کی کرشن پکش کی
پنچمی دن سنیچروار کے صبح اس نگر کی بنیاد ڈالی۔ جس کا نام اگروہہ رکھا

لے یہ نامکن بات ہے کہ آدھا پیدا شدہ بچہ ایک بڑے ہاتھی کے تھپیڑ مارے ۔
سے کسی کو درشن دینا۔ سے تمہیں نہیں اگروہہ کی قائمی دریافت میں بھی یہ
نامکن بات ہے کیونکہ اگروہہ کو آباد کرنیوالا مہاراجہ اگرسین پسر مہاراجہ [illegible]
[illegible] بھگوان تھا۔ [illegible] اگروہہ کا آباد کیا جانا تاریخ پر منحصر ہے ۔

دراصل بات یہ ہے!

جب مہاراجہ اگرسین اپنے راج میں بھرمن کرتا ہوا [illegible]
سے وہاں پہنچ پایا [illegible] میں آ رہا تھا۔ تواریخ میں اس کو ایک [illegible]
صورت و شان جنگل میں سے گزرنا پڑا۔ جو کہ اپنی نرالی شان رکھتا
تھا۔ جہاں پر [illegible] کے درخت پھلوں پھولوں سے لدے
ہوئے [illegible] بہار دکھلا رہے تھے۔ جس جگہ کا شدھ پوتر جل اپنی
شان دکھلا رہا تھا۔ جہاں کی خوشگوار ہوا اپنے ٹھنڈے ٹھنڈے
جھونکوں سے من کو [illegible] کر رہی تھی۔ غرض یہ گھنا جنگل ہوتا
گلستان بنا ہوا تھا۔ جس نے راجہ اگرسین کے دل پر خاص اثر کیا
[illegible] نے مہاراجہ کے دل میں لا [illegible]
[illegible] کے کاروبار سے آرام کرنے کے لئے اس
میدان کو پسند کر کے اپنا ڈیرہ ڈالنے کا حکم دیا۔ تعیشات مہاراجہ
کی [illegible] چونکہ یہ میدان بہت زرخیز تھا۔ یہاں کی آب
و ہوا صحت کے لئے بہت اچھی تھی۔ اور دور دور تک یہ میدان
[illegible] ہو رہا تھا۔ اس لئے مہاراجہ اگرسین نے اپنے
[illegible] پنڈت پروہتوں کی ہستی حاصل کر کے ایک نگر بسانے
[illegible] کی [illegible] اگرسین نے اپنے مبارک کر کملوں
[illegible] شبھ [illegible] دن سنیچروار کے صبح [illegible]
[illegible] کو اگروہہ کے نام سے مشہور کیا۔

اگروہہ کی شان و شوکت

یہ شہر مہاراجہ اگرسین نے بسایا تھا۔ جو بہت ہی [illegible] کے
میدان میں آباد تھا۔ اس کے ارد گرد مضبوط فصیل بنی ہوئی تھی۔
فصیل کے باہر خندق تھی۔ شہر سے باہر نکلنے کو صرف ایک دروازہ تھا
اس کے ساتھ [illegible] باغ [illegible] کی لمبائی میں لگے ہوئے [illegible]
سے اگروہہ کی شان کو دوبالا کر رہے تھے۔ اس کے [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] سے اگروہہ نواسیوں کو [illegible] کرتے
تھے۔ شاہی محل اپنی شان آپ تھے۔ بہت سی عمارتیں [illegible]
[illegible] میں استادہ تھیں۔ غرض تمام شہر [illegible] سے آراستہ
تھا۔ [illegible] دوسرا تھا۔ [illegible]
[illegible] تھی۔ جہاں پر اب صرف چند [illegible] گزارا کر رہے ہیں۔
[illegible] تمام کھنڈروں کے روپ میں [illegible] ہو رہا ہے۔
[illegible] قدرت کو عجب [illegible] منظور ہے۔

[illegible]

مہاراجہ اگرسین

مہاراجہ اگرسین آریہ سمت ۱۲ ۶ ۳۵ ء ۱۹۶۰ میں اپنے پتا کے تخت پر براجمان ہوئے۔ اور بھارت ورش کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ آپ نے بڑی دانائی اور عقلمندی سے راج کاج کیا۔ آپ بڑے ودوان تھے۔ ہر ودیا میں اعلےٰ درجہ کی مہارت رکھتے تھے۔ آپ کو شستر ودیا میں ایک خاص دلچسپی تھی۔ اس لئے ہی شستر ودیا میں آپ کے بھائیوں میں سے آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ آپ نے رعایا کی بہبودی کا ہر طرح کا انتظام کیا تھا۔ آپ نے بہت سی لڑائیاں جیتی تھیں۔ آپ نے تمام سنسار کے راجوں مہاراجوں سے رشتہ اتحاد قائم کیا۔ اور ویدک دھرم کے پرچار ارتھ پاتال دیش میں وفد بھیجے۔ ہر ایک ودیا کو سیکھنے کے لئے گورو کل موجود تھے۔ آپ کے دو رانیاں تھیں جن کے بطن سے اٹھارہ بالک اور بیٹیاں ہوئے۔ آپ نے ہی اگروہہ نگر بسایا۔ آپ نے آریہ سمت ۱۲ ۶ ۳۵ ء ۱۹۶۰ سے لیکر آریہ سمت ۳ ۶ ۴ ۳۵ ء ۱۹۰۰ تک حکومت کی۔

نام پسران مہاراجہ اگرسین جو رانی سندراوتی کے بطن سے پیدا ہوئے

وشب دیو۔ گینڈومل۔ کرن چند۔ منی پال۔ بلندہ
عرف گلاب عرف کوکند عرف بندھو بھان
ٹھاکر دیو۔ سندھوپت۔ جیت سنگھ۔ منتری جی
... وکیسو اگر ہوا ان کلمی۔

نام پسران مہاراجہ اگرسین جو رانی دھنپالہ کے بطن سے ہوئے

تمبول۔ تاراچند۔ بیر بھان۔ واسدیو۔ نرسنگھ عرف نارسین۔ امرسین۔ اندرمل عرف اندرسین۔ مادھوسین۔ گنو دھر۔

مہاراجہ اگرسین کی دونو رانیوں سے اٹھارہ پتر اور بیٹیاں ہوئے۔ جن میں سب سے بڑا وشب دیو عرف گلاب دیو تھا۔ جو کہ راجکمار و گدی کا ولیعہد سلطنت تھا۔ چونکہ اب مہاراجہ اگرسین کے لڑکے ودیا گرہن کرنے کے یوگ ہو گئے تھے۔ اس لئے مہاراجہ ان کی تعلیم و تربیت کا خیال کرنے لگا۔ تب ایک دن مہاراجہ اگرسین نے دربار عام کر کے تمام راج کے ودوانوں رشی اور منیوں کو بلوا کر ان کے آگے پرارتھنا کی۔ کہ اے پنڈتو۔ رشی منیو۔ راج کے ودوانو۔ سبھا سدو۔ میرے لڑکے اب ہر طرح سے ودیا گرہن کرنے یوگ ہو گئے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب منشا آپ کے ان کو شاستر و شستر ودیا گرہن کرنے کے لئے گورو کلوں میں بھیجوں۔ سو آپ سوچ وچار کر مجھ کو بتلاؤ۔ کہ میں راجکماروں کو کون کون آشرم میں بھیجوں؟ تمام پنڈت و حاضرین دربار بغیر کسی اُتر دیئے چپ چاپ بیٹھے رہے۔ مہاراجہ کوئی اُتر نہ پاکر بہت چنتا کرنے لگا۔ اسی اثنا میں مہاتما ہنجلی جی نے مون برت کو توڑتے ہوئے فرمایا۔ اے راجن! آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں نے مون برت عرصہ دراز سے دھارن کر رکھا تھا۔ لیکن آج اس سبھا میں آکر مجھ کو توڑنا پڑا۔ کیونکہ اوپستھت پنڈتوں تھا رشیوں نے آپ کے پرشن کا اُتر نہ دیا۔ اس سے مجبور ہو کر مجھ کو پرتگیا بھنگ

کرنی پڑی۔ کیونکہ آپ کا سوال تمام حاضرینِ دربار سے تھا۔ اس لئے اے راجن! آپ غور سے سنئے۔ اس سمے آریہ ورت میں بڑے بڑے گیانی برہم رشیوں کی ستر گدیاں موجود ہیں۔ جن کے ادھشٹاتا بڑے بڑے ودوان رشی منی ہیں۔ اس لئے میری سمجھ میں تو یہ آتا ہے۔ کہ آپ ہر ایک گدی پر اپنے ایک ایک مہر کو بھیج دیں ۔

نے گدی موجود ہے۔ جو ودوانوں کے آشرموں سے۔ کیونکہ پراچین کال میں جنگلوں اور بیابانوں میں رشی منی آشرم بنا کر رہتے تھے۔ وہاں جا کر ودیا گرہن کرنے کا رواج تھا۔ جس کی مثال آج کل بھی ویدک پرنالی انوسار گروکلوں کے روپ میں پرچلت ہے۔ آج کل کی طرح شہروں کی گندی ہوا کے اندر سکول بنا کر تعلیم دینے کا طریقہ رائج نہ تھا۔ یہی کارن تھا کہ اس وقت بھارت ورش کے اندر گرو لوگوں کی شکھشا میں عالم پیدا ہوتے تھے جن کی تعداد کی دھوم کل سنسار میں مچ رہی تھی جن کے متعلق فلسفہ کو سمجھنے کے لئے مغربی ودوان ہزاروں سال سے کوشش کر رہے ہیں۔ اسی لئے یدی آپ بھارت ماتا کو پھر وہی ودوان [illegible] بنانا چاہتے ہیں۔ اور بھارت کو پھر سے اونچی کے شکھر پر [illegible] چاہتے ہیں۔ یدی آپ کے اندر بھارت ماتا کو سوتنتر دیکھنے کی ابھلاشا ہے۔ یدی آپ چاہتے ہیں کہ بھارت سے کرم بھوگ چھوٹ جائے۔ یدی آپ چاہتے ہیں کہ بھارت سے حسد کی اگنی کافور ہو جائے۔ پریم کی لہر پیدا ہو۔ تو آپ [illegible] ودیا مندر کی چار دیواری کی بجائے ویدک پرنالی پر عمل کرتے ہوئے سوتنتر بھارت [illegible] بچے گروکلوں میں اپنی سنتان کو پرورش کر کے ودیا گرہن کرائیں

مہرشی پتنجلی جی کا اُتر سن کر مہاراج بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا۔ اے مہرشی۔ میرے راج کے رکھشک۔ ان گدیوں کے نام بتلائیے۔ اور اس وقت کون رشی کون گدی کا مالک ہے۔ ساتھ ہی آپ کو یاد ہے کہ میرے [illegible] پڑ رہے ہیں ۔

مہاراج کی پرارتھنا سن کر پتنجلی نے فرمایا۔ اے راجن! ان گدیوں پر حسب ذیل رشی براجمان ہیں۔ جو کہ بہت عالم ہیں۔ اور ہر ایک وید کو جاننے والے ہیں ۔

(۱) پہلی گدی گرگ رشی کی ہے۔ جس پر آجکل مہرشی گرگ براجمان ہیں۔ جو کہ بڑے ودوان اور گیانی رشی ہیں ۔

(۲) دوسری گدی گوتم رشی کی ہے۔ وہاں پر گوبل رشی براجمان ہیں ۔

(۳) تیسری گدی وشسٹ منی کی ہے۔ وہاں پر [illegible] رشی ہیں ۔

(۴) چوتھی گدی کوشک منی کی ہے۔ جس پر کاشل رشی براجمان ہیں

(۵) پانچویں گدی جمدگنی جی کی ہے۔ وہاں پر [illegible] رشی ہیں

(۶) چھٹی گدی بھاردواج جی کی ہے۔ اس گدی پر [illegible] رشی جی ہیں

(۷) ساتویں گدی مدگل رشی جی کی ہے۔ ان کی گدی پر [illegible] رشی ہیں ۔

بقیہ نوٹ صفحہ (۵۴) جہاں سے آپ کی سنتان سداچاری دھرم پر [illegible] بن جائے۔ بھوگ اور بھارت ماتا کی دھک دھک بنکر نکلے گی۔ جس سے بھارت ورش کا ادھار ہوگا۔ آپ کا بھی کلیان ہوگا۔ اور تمام سنسار کو سکھ ہوگا ۔

(مؤلف)

(۸) آٹھویں گدی تینگل رشی کی ہے۔ جہاں پر مہرشی ونیدل جی بڑا جان ہیں۔
(۹) نویں گدی ابیری رشی کی ہے۔ جہاں پر ایرن رشی ہیں۔
(۱۰) دسویں گدی شانڈل رشی کی ہے۔ جس کے انچارج گمیل رشی ہیں۔
(۱۱) گیارھویں گدی سنگل رشی کی ہے۔ وہاں پر شنگل رشی بڑا جان ہیں
(۱۲) بارھویں گدی کوشتاسن کی ہے۔ جس کے انچارج مہرشی کچھل ہیں۔
(۱۳) تیرھویں گدی سانڈل رشی کی مشہور ہے۔ وہاں پر شنگل رشی بڑا جان ہیں۔
(۱۴) چودھویں گدی کوشک سن کی ہے۔ وہاں پر کوشل رشی ہیں
(۱۵) پندرھویں گدی کودن رشی کی ہے۔ جس پر تانگل رشی بڑا جان ہیں۔
(۱۶) سولھویں گدی پراشر رشی کی ہے۔ جس کے جانشین ڈالن رشی ہیں۔
(۱۷) سترھویں گدی پاراشر رشی کی ہے۔ وہاں پر مدگل رشی بڑا جان ہیں۔

آپ کے اٹھارہ پتر ہیں۔ اس لئے آپ ایک گدی پر دو دو پتروں کو بھیج دیجئے۔ آپ پرتھوی کے راجہ ہیں۔ آپ کی پرارتھنا کو رشی اسویکار کریں گے۔ اس لئے میری رائے ہے ان گدیوں سے بڑھ کر آپ کے راجکماروں کو ودیا دینے کے لئے اور کوئی گدی

نہیں۔ اس لئے اے راجن! بغیر کسی پس و پیش کے اپنے راجکماروں کو فوراً ان گدیوں پر روانہ کرو۔

مہاراجہ اگر سین نے مہرشی تینگل جی کی آگیا مان اپنے پتروں کو ایک ایک کر کے ہر ایک گدی پر بھیجا۔ مگر سب سے بڑے پتر بشب دیو اور سب سے چھوٹے پتر گنگو دھر کو مہرشی گرگ کی گدی پر روانہ کیا۔ اس طرح سے مہاراجہ اگر سین اپنے اٹھارہ پتروں کو رشیوں کے سپرد ودیا ادھین ارتھ کر کے چنتا سے مکت ہوا۔

کون لڑکا کس گدی کا چیلہ ہوا؟

نمبر شمار	نام لڑکا	نام رشی	نمبر شمار	نام لڑکا	نام رشی
۱	بشب دیو	گرگ رشی	۱۰	تارا چند	مدگل رشی
۲	گمبیر مل	گوئل رشی	۱۱	سندھ سنت	سنگل رشی
۳	بیر بھان	پانشل رشی	۱۲	کرن چندر	کچھل رشی
۴	باسدیو	کوشل رشی	۱۳	کنبول	شنگل رشی
۵	جیت سنگھ	جنڈل رشی	۱۴	گوبند	کوشل رشی
۶	نستر بچی	تینگل رشی	۱۵	ہار سنگھ	تانگل رشی
۷	امرت سین	بیگل رشی	۱۶	دھنو دیو	ڈالن رشی
۸	بلندر	ونیدل رشی	۱۷	مادھو سین	مدگل رشی
۹	انند مل	ایرن رشی	۱۸	گنگو دھر	گرگ رشی

مہاراجہ اگرسین کی اولاد کے گوتر

مہاراجہ اگرسین کے لڑکوں نے جس جس رشی سے تعلیم پائی اُس لڑکے کا گوتر اسی رشی کے نام سے پرسدھ ہو گیا۔ جس طرح [illegible] پشپ دیو نے گرگ رشی سے تعلیم پائی۔ اسی رشی کے نام پر اس کی سنتان کا گوتر گرگ مقرر ہو گیا۔ اسی طرح جس جس لڑکے نے جن جن گورو سے شکشا گرہن کی۔ اسی رشی کے کل سے اگرسین کی اولاد کے کل پروہت مقرر ہو گئے۔

آج مہاراجہ اگرسین کی اولاد میں جو ویش ورن پایا جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اگروال ویش کہتا ہے۔ اس میں ساڑھے سترہ گوتر مشہور ہیں۔ جس کی وجہ تسمیہ اس طرح ہے کہ مہاراجہ اگرسین کے اٹھارہ بیٹے تھے۔ جنہوں نے سترہ رشی گھروں پر ودیا اپارجن کی تھی۔ مگر گرگ رشی کی گدی پر دو لڑکے یعنی پشپ دیو اور گنڈو دھر نے ودیا حاصل کی تھی۔ اس سے دونو کا گوتر گرگ ہونا چاہئے تھا۔ مگر بوجہ گرگ گوتر کثرت پشپ دیو کو مقرر ہونے کے بعد اس میں پہچان کنڈو دھر کے اس کا گوتر گوئل مقرر ہو گیا۔ جس کو عام ویش

نصف گوتر [illegible] جس کو کوئی رشی نہیں [illegible] کنڈو دھر نے [illegible] کی تھی۔ بلکہ کنڈو دھر پشپ دیو اور گنڈو دھر نے مہاتما گرگ رشی سے [illegible] [illegible] گوتر بھی گرگ چاہئے تھا [illegible] اور گنڈو دھر اور پشپ دیو کے [illegible] گوتر کو الگ کرنے [illegible] گرگ ہی رہا [illegible] اگروال جاتی میں گوئل کو آدھا گوتر شمار کیا جاتا ہے۔ اور کل ساڑھے سترہ گوتر شمار کئے جاتے ہیں۔

جاتی ہیں۔ گو واشمار کرکے کل ساڑھے سترہ گوتر کہے جاتے ہیں۔ دراصل نصف گوتر کوئی چیز نہیں ہیں۔ صرف رشی کا نام ہی گوتر کے مشہور ہے۔

پہلے کبھی اگروال بھائی [illegible] رسم [illegible] گرو پروہت کا پرچلت ہے۔ کیونکہ مہاراجہ اگرسین کی اور ان کی اولاد نے بھی انہی رشیوں کے جانشینوں سے تعلیم حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ جن سے ان کے بزرگوں نے گرہن کی تھی۔ اس سے ان گدیوں کے جانشین رشی نسلاً بعد نسلاً کل پروہت ہوتے رہے۔ ان کی اولاد بھی بزرگی کے لحاظ سے ان رشیوں کی اولاد کو اپنا گورو پروہت مانتی چلی آتی [illegible] کے لوپ ہونے کے کارن [illegible] گوتروں کی پروہت [illegible] سے [illegible] ہو گئے ہیں۔ [illegible] ان کی [illegible] کا خیال [illegible] گوتر [illegible] آج کل اگروال جس [illegible] بزرگوں [illegible] پھیل گیا [illegible] ہیں۔ ان سے [illegible] اگروال [illegible] اپنے آپ کو گورو پروہت [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] ستان کو [illegible] ان کی صحبت کو بھی [illegible] کرنے لگے۔

اس سے ویش قوم کے لوگ [illegible] آنے والے [illegible] اگروال جاتی کے [illegible] ودوان [illegible] پراپت کرو۔ اپنی آتما کے اوپر سے [illegible] اور چار [illegible] آپ کے پیچھے کرو۔ پروہت کون تھے کون ہونے چاہئیں

مہاراجہ اگرسین کا بھاٹ مقرر کرنا

مہاراجہ اگرسین نے اگروہہ کو آباد کر حسب منشاء پروہتوں کے اپنی ہمشیرہ کمبودی جس کی شادی مہاراجہ سورج بھان والئے سورج پور سے ہوئی تھی۔ جس کے بطن سے ایک لڑکا اوتپن ہوا جس کا نام جس راج تھا۔ یہ ہونہار بالک ۱۲ ورش کی اوستھا کو پراپت ہوتے ہی ویراگ وش گھر بار تیاگ جنگل میں چلا گیا تھا۔ اور ایشور بھگتی میں مگن تھا۔ مہاراجہ اگرسین نے اپنے بھانجے جس راج کو بلوایا۔ اور اپنے بنس کا بھاٹ مقرر کرکے اپنی گود میں بٹھایا۔ تتھا رانی اور خود نے پرنام کرکے پرتگیا کی کہ جب تک تیری کل موجود رہے گی تب تک اگروال بنس کا بچہ بچہ تیری کل کی عزت کریگا۔ تجھ کو تیری کل اپنا بھاٹ مان کر پوجا کرے گی۔ اس طرح سے جسراج کو بھاٹ مقرر کرکے مہاراجہ اگرسین نے حسب ذیل دان جسراج کو دیا:۔

سات ہزار گائے۔ گیارہ سو بیلی (گاڑی)، پانچسو ہاتھی۔ سات سو ورن دکھشنی۔ آٹھ سو رینڈے بیل۔ پانچ ہزار پاجی۔ سوا من کی ۱۷ لاکھ روپے کی جاگیر۔ اس دان کو ہرش پوربک جسراج گرہن کر مہاراجہ اگرسین کو آشیرواد دے جنگلوں کو روانہ ہو گیا۔ اس دن سے اگروالوں کے بھاٹ مہاتما جسراج کی کل سے چلے آتے ہیں۔ جو کہ بھوجپیا کے نام سے پرسدھ ہیں۔

راجکماروں کا گوروکلوں سے واپس آنا

منتر۔ اس سمے جبکہ برہمچاری ودیا کو پورن کرکے اپنے مہا منی آچاریہ کے پوتر گروکلوں سے سناتک کی اپادھی پراپت کر پوتر کل سے باہر سنسار میں پرویش کرتا ہے۔ اس وقت جو خوشی ماتا پتا تتھا حقیقی بندھیوں کو پراپت ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ لگانا دشوار ہے۔ ماتا پتا اپنے برہمچاری کو کل سے ودیا حاصل کرکے آتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اور اپنے جیون کو سپھل سمجھتے ہیں۔ جگدیشور پربھو کو ہزار ہزار بار دھنیاواد دیتے ہیں۔ یہ نظارہ اب بھی اس گئے گذرے زمانہ میں مہرشی سوامی دیانند کی کرپا سے ہر سال گروکلوں میں دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ پراچین کال میں کنیا اور بالک گوروکل میں پرورش کر ہر سال لاکھوں کی تعداد میں نئے سناتک سناتکہ جاتی میں پرویش کرتے تھے۔ اس طرح مہاراجہ اگرسین کے پتر گوروکل سے ودیا پراپت کر تب کے چرنوں میں آتے ہیں۔ اس سمے چاروں طرف خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ تمام شہر کے در و دیوار آراستہ کئے گئے۔ تمام راج میں خوشی کے اتسو منائے گئے۔ دربار عام کرکے رشی منیوں کا سواگت کیا گیا۔ مہاراج اگرسین نے تمام رشیوں کو یتھا یوگ آسن دے بیٹھنے کی پرارتھنا کی اس سمے دربار امراء وزراء سے کھچا کھچ بھرا پڑا تھا۔ چاروں منتری سینی رکھ۔ بیل کرن۔ کومل رشی اور رنگ راج موجود تھے۔ اور پردھان نیچے راج بھی راج کاج میں مصروف تھا۔ چنانچہ مہاراجہ اگرسین کی آگیا پاکر چاروں منتری راجکماروں کی پریکشا لینے لگے۔ بہت دیر

تک پریکشا جاری رہی۔ اس اثنا میں پردھان جی کام کاج سے فرصت
پا دربار میں آئے۔ اور کنواروں کو دیکھ گدگد پرسن ہوئے۔ پھر پردھان
نے کنور بشب دیو جی سے کہا۔ اے کنور۔ تو جانتا ہے کہ تم اس گدی
کے اوترادھکاری ہو۔ اور اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے ہو۔
اس لئے آپ کو سب سے ادھک گنوان ہونا چاہئے۔ بتلاؤ تو سہی
آپ نے کیا کیا ودیائیں سیکھی ہیں۔ کنور بشب دیو نے اوتر دیا کہ
مہاراج میرے گورو گرگ رشی یہاں موجود ہیں۔ اس لئے میں نہیں
کہہ سکتا کہ میں کیا کیا جانتا ہوں۔ ہاں مجھ کو جو کچھ بودھ ہے۔ وہ
مہاتما گرگ رشی جی کے قدموں کی برکت ہے۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ
آپ میری پریکشا کر لیں۔ پردھان جی نے یکے بعد دیگرے سب
برہمچاریوں کا امتحان لیا۔ برہمچاریوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ اے
راجکمارو۔ آپ کی پریکشا ہو چکی۔ مہاتما گرگ بڑے عالم ودوان ہیں
جن لوگوں نے آپ کی سیوا کی ہے۔ انہوں نے پورن روپ سے
ودیا پراپت کی ہے۔

مہاراجہ اگرسین کا پریتوشک دینا

مہاراجہ اگرسین نے یتھا شکتی یتھا یوگ تمام رشی منیوں کو انعام
بخش کیا۔ اور پیار بھگتی سے راجکماروں کو ودیا بدھی دینے
والے مہارشیو! آپ کی کرپا سے ہی آج میرے پتر اس یوگیہ ہوئے
ہیں۔ آپ نے ان کی بہت رکشا کی ہے۔ اس لئے اسی طرح مجھ
کو امید ہے۔ کہ آپ آئندہ بھی ان کی ہر پرکار سے رکشا کرتے رہو گے

تب تمام رشی منی مہاراجہ کو آشیرواد دے اپنے اپنے آشرموں کو روانہ ہوئے

مہاراجہ اگرسین کے لڑکوں کی شادیاں راج کنیاؤں سے

نمبر	نام راجکمار	نام راجکماری	نام راجہ	مقام
۱	بشب دیو	پُہپ چندرا	راجہ مہاجیوان	والئے سلطنت [illegible]
۲	کیندول	چندراوتی	راجہ چند	[illegible]
۳	کرن چندر	سندر وتی	راجہ سندھو	[illegible]
۴	سنی پال	جسا وتی	راجہ بانگ	[illegible]
۵	چندر عرف چندر [illegible]	آسا وتی	راجہ منورج	[illegible]
۶	دھنا دیو	ودستا	راجہ دارک سین	[illegible] گھوری
۷	ہریکشان	چندر دیوی	بجے چند	[illegible]
۸	بسدیو	بھیم دیوی	راجہ جیت	بجرات پور
۹	جیت جنگ	سماوتی	سماوتج	[illegible]
۱۰	منسر بنی	امیر دیوی	راجہ امیر سین	اسراوتی
۱۱	امرت سین	[illegible] وتی	اندر سین	[illegible]
۱۲	اندر مل عرف اندر سین	[illegible] دیوی	لوکند	[illegible]
۱۳	[illegible] چند	[illegible] دیوی	[illegible] سین	[illegible]
۱۴	سندھو [illegible]	بسنتی	[illegible] سین	[illegible]
۱۵	تنبول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶	[illegible]	[illegible]	راجہ [illegible]	[illegible]
۱۷	[illegible] سین	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مہاراج اگرسین نے پشے اٹھارہ لڑکوں کی شادیاں اپنے ماتحت راجوں کی کنیاؤں سے کرکے ابھی فرصت بھی نہ پائی تھی۔ کہ اس اثنا میں مہاراجہ باسک۔ پسر جاونت والے جنہیں جگر داننوتہ یاپاتال دیش جس کو اب امریکہ کہتے ہیں۔ کا بھیجا ہوا دوت آموجود ہوا۔ راجہ کو پرنام تھنا پتر دیکر عرض کیا۔ کہ اے راجن! بھارت کے ادھی پتی۔ میرے راجہ نے مجھ کو آپ کی سیوا میں بھیجا ہے۔ سو میری پرارتھنا سنئے اور سویکار کیجئے۔ اے بھارت کے سرتاج! میرے سوامی کے اٹھارہ کنیا ہیں۔ اور اس نے پرتگیا کی ہوئی ہے۔ کہ جس راجہ کے اٹھارہ پتر ہونگے۔ ان کے ساتھ ہی شادی کرونگا۔ اس لئے راجن آپ میرے سوامی کی پرتگیا پورن کرنے کی سمرتھا رکھتے ہیں کیونکہ پرماتما نے کرپا سے آپ کو اٹھارہ پتر عطا ہوئے ہیں۔ اس لئے کرپا کرکے میرے سوامی کی پرتگیا پوری کر دیو۔

مہاراجہ اگرسین نے بخوشی دوت کی پرارتھنا سویکار کی۔ اور واپس جانے کی آگیا دی +

اس کے بعد مہاراجہ اگرسین نے اپنے وزیروں کو بلا کر حکم دیا کہ جلدی ہی راجکماروں کی شادیوں کے لئے ہر پرکار کا انتظام کرو۔ اور پاتال دیس جانے کی تیاری کرو۔ تمام سامان تیار کر منتریوں نے مہاراجہ سے پرارتھنا کی۔ ہے راجن سب تیاری ہو چکی۔ اب آپ چلئے۔ مہاراجہ اگرسین اپنے پتروں کو بغرض شادیاں لیکر پاتال دیش کو روانہ ہو گیا۔ جس جس کنیا کے ساتھ جس جس پتر کا بیواہ ہوا۔ وہ اس پرکار ہے +

ناگ کنیاؤں کے نام جن کے ساتھ شادیاں ہوئیں

نمبر شمار	نام کنور	نام راجکماری	نام راجہ	مقام
۱	پشپ دیو	پنا دیوی	راجہ باسک	امریکہ
۲	گیندمل	تنبول دیوی	〃	〃
۳	کرن چند	کوسمبتی	〃	〃
۴	منی پال	بشن دیوی	〃	〃
۵	بندھ عرف بندھو بھان	پالی	〃	〃
۶	ڈھاؤ دیو	اوماں دیوی	〃	〃
۷	بیر بھان	شنونتی	〃	〃
۸	واسدیو	گومتی	〃	〃
۹	جیت جنک	ہیرا دیوی	〃	〃
۱۰	منتر پتی	گوسندری	〃	〃
۱۱	امرت سین	امراوتی	〃	〃
۱۲	اندرمل عرف اندرسین	گنیش دیوی	〃	〃
۱۳	تارا چند	للوتی	〃	〃
۱۴	سندھو پت	ایلا دیوی	〃	〃
۱۵	تمبول	راماوتی	〃	〃
۱۶	نارسنگ عرف نارسین	اوشاوتی	〃	〃
۱۷	مادھو سین	نورنگ دیوی	〃	〃
۱۸	گنگو دیو	مدھو وتی	〃	〃

راجکماروں کو سیر کے لیے روانہ کرنا

مہاراجہ اگرسین نے اپنے فرزندوں کی شادیوں سے فرصت پا کر کام کاج کو سنبھالا۔ مہاراجہ نے حسب دستور سابقہ اپنے لڑکوں کی تیاری واسطے سیر کرنے دوسرے ملکوں کو کی۔ تاکہ وہ روئے زمین کے راجگان کے ساتھ رابطہ اتحاد پیدا کریں۔ اور تمام راجوں کے ہاں بطور مہمان جا کر اُن کے رسم و رواج سے واقفیت حاصل کریں۔ نیز روئے زمین کے عالموں سے مل کر نئے نئے ہنر دریافت کریں۔ تاکہ یہ تمام راجوں اور رشی منیوں سے آئندہ زندگی میں برادرانہ سلوک رکھ کر برتاؤ کر سکیں۔ اور تجربہ کار بن سکیں۔

راجکماروں کی یاترا

حسب الارشاد تمام راجکمار پتا کو پرنام کر۔ اپنی اپنی استری کو ہمراہ لے اپنے پتا کے پایہ تخت آگرہ سے روانہ ہوئے۔ سب بھائی آگرہ سے چلکر راستہ میں ایک پُر فضا میدان میں آ ٹھہرے یہاں پر انہوں نے دو تین روز تک منگلاچرن کیا۔ اور آپس میں سوچ وچار کرتے رہے۔ کنور رشبھ دیو نے جو کہ سب سے بڑا تھا۔ اپنے بھائیوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے میرے پیارے بھائیو۔ اے اگرونش کے چوہنا رو۔ اے بھارت ماتا کے فرزند۔ اور مہاراجہ اگرسین کے لال دیکھو۔ دنیا بل کے دھنی [illegible] آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ آپ سب کچھ اچھو

کرتے ہو۔ مگر میرے ہونہار بھائیو۔ میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ اس سنسار میں ہمارے ہزاروں دوست ہیں۔ اور ہزاروں دشمن ہیں۔ نہ جانے کس وقت کون دشمن جنگ پر آمادہ ہو جائے۔ اس صورت میں سوائے لڑ مرنے کے ہمارے لئے کوئی چارہ باقی نہ ہوگا۔ اس لئے بہتر ہے کہ ہم سب آپس میں عہد و پیمان کر کے چاروں دشاؤں کو پھیل جائیں۔ مگر جب واپس آئیں تو اس میدان میں ٹھہر جائیں۔ اور سب بھائی اکٹھے ہو کر آگے راجدھانی میں پرویش کریں۔ اس وچار پر عمل پیرا ہو سب بھائی علیحدہ علیحدہ اطراف کو روانہ ہو گئے۔ یہاں سے وہ یکے بعد دیگرے روئے زمین کے راجوں سے شرف ملاقات حاصل کرنے لگے۔ جہاں اُن کی بہت عزت ہوئی۔

مہاراجہ اگرسین کا اپنی سنتان کو خطاب عطا کرنا

بغرض پہچان اولاد راج کنیاؤں کی مہاراجہ اگرسین نے ان دو خطابوں سے نامزد کیا۔

(۱) جو اولاد راج کنیاؤں سے اُتپن ہوئی۔ اُس کو راج بنسی اتھوا ویش بنسی خطاب عطا کیا۔

(۲) جو اولاد راجہ اننگ کی کنیاؤں سے ہوئی۔ اس کو بس بنسی اتھوا آل بنسی خطاب عطا کیا۔

ف: یہ میدان اگروہہ کے نزدیک تھا جو کہ بہت وسیع اور سرسبز تھا۔ [illegible] بنسی [illegible] مہاراجہ باسک والے پاتال دیش ناگ بنسی کہلاتا تھا۔ [illegible] ایک چھوٹی ریاست کا راجہ ہو چکا ہے۔ جسکے نام پر راجہ اننگ کی کل پرمپرا [illegible] ان کی کنیاؤں کی اولاد [illegible] ناگ بنسی مشہور ہوئی۔ [illegible] گئے ہیں۔

پر دو خطاب راج جنسی اور بیس جنسی برائے تفریق اپنی اولاد کے رائج مقرر کیا ۔

مہاراجہ اگرسین کی وفات

مہاراجہ اگرسین نے آدیہ سمت [illegible] سے لے کر آدیہ سمت [illegible] تک حکومت کی۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ مہاراجہ اگرسین چندراوتی سے کب اور کیوں پایۂ تخت تبدیل کر کے اگروہہ میں لایا۔ مہاراجہ اگرسین نے اپنی زندگی میں بہت سی لڑائیاں لڑیں کئی علاقے اپنے راج میں شامل کئے۔ مگر اس سمے جبکہ مہاراجہ کے فرزندان سیر و سیاحت میں مشغول دوسرے ملکوں میں بھرمن کر رہے تھے۔ دشمنان سلطنت نے موقع پا کر مہاراجہ اگرسین پر حملہ کر دیا۔ جس میں مہاراجہ اگرسین نے بہادری سے لڑتے ہوئے میدان جنگ میں پران دے دیئے۔ جس سے سلطنت کو بہت نقصان پہنچا۔ اور از سر نو ترقی نہ کر سکا ۔

لہ راجبنسی ۔ اس اولاد سے مراد ہے ۔ جو کہ پایۂ تخت راجہ جی رانی کنیاؤں سے اوتپن ہوئی تھی ۔

پانچواں کھنڈ

مہاراجہ اگرسین کے لڑکوں کی سنتان کے نام

جو راج کنیاؤں سے ہوئی

نمبر شمار	نام کھنڈ	نام رانی	تعداد لڑکے	تعداد لڑکی	لڑکوں کے نام	لڑکیوں کے نام
۱	بسنت بھوگ، گلاب دیو	پوستندا	۳	۳	[illegible]	[illegible]
۲	گیندمل	چندراوتی	۳	۳	[illegible]	[illegible]
۳	کرن چند	سدھوتی	۱	۱	سدھ بھوپت	ودیاوتی
۴	منی پال، فیض [illegible]	مینا وتی	۳	۱	چیلا داس، بھورامل	منگلوتی
۵	بلندہ	اساوتی	۳	۱	گھیبامل، [illegible] سوریہ بھان	[illegible]
۶	فولا دیو	[illegible]	۱	۱	بھاگامل	اندراوتی
۷	[illegible]	چندردیوی	۱	۱	جیت سنگھ	پریم وتی
۸	[illegible]	[illegible]	۱	۱	شیامل	شودیوی

نمبر شمار	نام کنور	نام رانی	تعداد لڑکوں	تعداد لڑکی	لڑکوں کے نام	لڑکیوں کے نام
۹	بیست جنگ	سماوتی	۲	۳	سوبامل - سونڈوبل	سیاماہ دیوی - سیاملی - سندرادتی
۱۰	منسٹر جی	امرادیوی	۱	۱	شتوداس	پانووتی
۱۱	امرت سین	مادھوتی	۲	۱	نولامل - سمبامل	بالی دیوی
۱۲	اندربل سنگھ اندرسین	لوکندا دیوی	۱	۱	سیدامل	شاموتی
۱۳	کمار چند	نورگیت دیوی	۲	۱	اوروڈامل - دیپومل	ولوتی
۱۴	اسد اپت	بسنتی	۱	۱	تلوکمل	نرمشی دیوی
۱۵	تیسول	گوتی	۳	۲	پیرمکھومل - گوکھی مل	چھیان دیوی - گمان دیوی
۱۶	کمار سنگھ	سیلوتی	۱	۱	حمیندامل	کھیمہ دیوی
۱۷	مادھوسین	موہنی	۲	۱	بیبی مل - چھجامل	جشو دیوی
۱۸	جگنودیو	کماوتی	۲	۱	دوتھامل - شملامل	چمپاوتی - پاچھپاوتی

ان ۳۳ لڑکوں سے ۳۳ خاندان مہاراجہ اگرسین کی اولاد کے آباد ہوئے۔ جن کی اولاد ویش جنس ادھکات راج بنسی کہلاتی ہے۔

شجرہ اولاد جو ناگ کنیاؤں سے ہوئی

نمبر شمار	نام کنور	نام رانی	تعداد لڑکوں	تعداد لڑکی	نام لڑکوں کے	نام لڑکیوں کے
۱	بشب دیو	ریپوتی	۳	۳	رتناسین - سنتوسین	پرمیوری - پدماوتی
۲	امبیکامل	تنبولا دیوی	۳	۳	بجامل - شتوامل - بادشو - گروشو - میجشو - تیکیشو	گیان وتی - ... - شووتی - ... - بیدوتی
۳	کرن چند	کوشلتی	۲	۳	وگن داشو - بیدیاشو	جمنی - لکھمی - پریشی
۴	سنی پال	بشن دیوی	۲	۲	جرداشو - مدداشو	بجاوتی - بھنگ وتی
۵	بشندہ	پالی دیوی	۳	۳	پدانشو - مندراشو - کماراشو	جورگ وتی - گوروتی - دھنی وتی
۶	ڈہادودیو	اودادیوی	۳	۳	کشورسین - نرنجن سین - امرت سین	ہیموتی - سوم وتی - کیلاوتی
۷	بیربھان	شوبھوتی	۳	۳	پوکراشو - چناپاشو - مارگداشو	پھلوتی - بھیدوتی - بسنتی
۸	پاسدیو	گونتی	۱	۱	پاروسینا	انجاوتی
۹	جیت جنگ	سیرادیوی	۳	۳	چندرسین - چرناسین - پرگناشو	چمپادیوی - چولینگی - چندرموتی
۱۰	منسٹر جی	گوبندی	۳	۳	چھوناشو - چکدشو - چھچھاشو	جوتوتی - چنودیوی - جمن وتی

نمبر شمار	نام گوتر	نام رانی	تعداد لڑکا	تعداد لڑکی	نام لڑکوں کے	نام لڑکیوں کے
۱۱	اتری سین	ریوتی	۲	۲	دھوکا شو - اوا شو	نرادیوی - نرتیپنی
۱۲	ایندرل گنی سین	کیشو دیوی	۳	۳	رادہا شو - راما شو - اشو اشو	ابوتی - اچیراوتی - ردہاوتی -
۱۳	تارا چند	لندوتی	۳	۳	وردہامل - وزیمل - تیکشو	سنوتی - ہمگی دیوی - تارن وتی
۱۴	سندولپ	ایلا دیوی	۳	۳	بھیلا شو - مدہا شو - گمتو مہر شو -	سنوتی - مرسولی - لاجونتی -
۱۵	تمبول	راماوتی	۳	۳	جمالا شو - گوڈا شو - نومرا شو	ہموتی - گوداوتی - کنووتی
۱۶	نار سنگھ برنا سین	آنندی	۳	۳	بھجا شو - بھیوا شو - بھرت پرشاد	سلونا دیوی - سریا دیوی - ساما دیوی -
۱۷	دھنو سین	نورنگ بیگا	۲	۲	اندرا دیو - جھوب دیو	پریم وتی - چمبو وتی
۱۸	گنو دھر	منشوتی	۳	۳	اسیوراج بنشو - گنراشو - آتماسا دیو -	ایلاوتی - امبا دیوی

اس طرح ناگ کنیاؤں سے بھی ہر ایک کے تین لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں جن سے ۵۰ خاندان آباد ہوئے۔ ان کی اولاد بحکم مہاراجہ اگرسین اپنے آپ کو ناگ بنس اور گوتر جس سے بنسی کہلاتی ہے۔ پھر بھی اپنے بزرگوں کی گدیوں کے جانشین ہوئے۔ ان سے ان کے گوتر چلے جو وہی ہیں جو آج بنسی اگروال نشان سے ہیں۔

مہاراجہ اگرسین کی اولاد ویش کیوں کہلائی

مسترو - میرے پیارے بھائیو - بزرگو - اور بہنوں - زمانہ کبھی یکساں نہیں رہتا - جو آج عروج پر ہے - وہ کل ضرور زوال کو پراپت ہوگا جس کے راج کا ستارہ آج دنیا کے تخت پر چمک رہا ہے۔ اس کا کبھی نشان نہ ملیگا - زمانہ سلف میں جس قدر نامور چکرورتی مہاراجے گذرے ہیں - جن کا کوئی ثانی نہ تھا۔ آج کہاں ہیں - صرف ان کی یادگاریں ان کے کارنامے تازہ کرتے ہیں۔ یا وہ کھنڈرات جو ایک دن اعلیٰ محلوں کے روپ میں روشنی کو چھوتے تھے۔ یا دیہاتی گروہ رہ ہیں - جہاں پر بھی پہاڑ - بیابان اور جنگل تھا آج گلزار بنا ہے جس زمین کو ہزاروں آدمی اپنی پیاری بولیاں بول کر مہ دلوں کے نغموں سے گلزار بنے تھے۔ آج کھنڈرات اور ویرانے جنگل ہیں کسی پرانی بولی کا نام تک سنائی نہیں دیتا - پرماتما کی عجب لیلا ہے۔ اس کا پار کوئی نہیں پا سکتا - اندھیری راتری کے بعد سورج بھگوان کی روشنی آتی ہے۔ روشنی کے پشچات پھر اندھیری چھا جاتی ہے۔ اس نیم کے انوسار مہاراجہ اگرسین کی سلطنت نے بھی ترقی سے تنزلی پر جانے کی ایک سمت تھا جبکہ مہاراجہ اگرسین کے نام کا سکہ دنیا میں بیٹھا ہوا تھا - تمام سنسار کے راجے مہاراجہ اگرسین کے سامنے اپنا سر جھکانا فخر خیال کرتے تھے - ایک دن وہ آیا جبکہ چاروں طرف سے حملے شروع ہوئے - اور اگرسین کو پراپت کر راج کو نیست و نابود کرو - ... قدرت! تو دھن ہے۔ دھن ہے تیار کرتو یہ جب

تو تو چاہے راجہ سے کنگال بنا دے۔ جس کو تو چاہے بھکاری سے راج سنگھاسن پر بٹھا دے۔

اس اثنا میں مہاراجہ اگرسین کے فرزند ارجمند دوسرے ویشوں کے واپس بھارت ورش میں آئے۔ انہوں نے اپنے راج کا سب جو کچھ سنا۔ تو مہاراجہ اگرسین کی اولاد میں سے بہت ساروں نے ویدک مریادا کے انوسار ورن آشرم کے نیم کے آدھار پر اپنے آپ کو ویش ورن میں پرویش کر لیا۔ جس لئے ان کی اولاد اگروال ویش کہلائی۔ آج بھی مہاراجہ اگرسین کی اولاد کے بعض جو کہ کشتری اور برہمن کہلاتے ہیں۔ موجود ہیں۔ چونکہ اس وقت جاتی گن کرم تو سارا تھی۔ اس لئے سلطنت اگرسین کے تباہ ہونے سے جو جو لوگ کی اولاد گن۔ کرم۔ سبھاؤ سے جس ورن کے لائق تھی۔ اس میں ہی پرویش کر اپنا جیون وتیت کرنے لگی۔

تھوڑے عرصہ بعد بھارت کو غارت کرنے والے مہا یدھ کا بھارت میں آغاز ہوا۔ جس کو مہابھارت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس یدھ میں تمام ودوان پنڈت اور عالم لوگ کام آ گئے۔ گیان کا لوپ ہوا۔ جاتی گن۔ کرم۔ سبھاؤ کی بجائے جنم سے جاتی مانے جانے لگی۔ اس لئے مہاراجہ اگرسین جس جس ورن میں تھے۔ وہ بھی وہی کہلائے۔ اور اسی جاتی کے نام سے پرسدھ ہو گئے۔ آج وہ ٹوٹ کر ہزاروں اوپ جاتیاں اور شاخیں ہو گئیں۔ ایک نسل کے اندر پیدا شدہ سنتان آپس میں رشتہ ناطہ نہیں کر سکتی۔ آپس میں کھان پان نہیں کر سکتی۔ او ہو! یہ کیسا زمانہ آ گیا۔ ایک ماتا پتا کی سنتان ہوتے ہوئے

بھی ہم ایک دوسرے کا پانی گرہن کرنے کو تیار نہیں۔ ایک ویش بھائی دوسرے بھائی سے لڑنے کو تیار نہیں۔ اس کا کارن یہ ہے کہ یہ قوم جو کبھی دنیا کی سرتاج کہی جاتی تھی۔ آج چھوٹی جاتیوں میں شمار کی جاتی ہے۔ لیکن دربار میں اس کا اپمان کیا جاتا ہے۔ نوکریوں میں ان کو جگہ نصیب نہیں ہوتی۔ وہ سا جاتا نے پر دھتکار دیا جاتا ہے۔ یہ وہی قوم ہے جس کے بزرگوں نے وہ وہ کارنامے دکھلائے ہیں جن کا ثانی دنیا میں نہیں۔ اس قوم کی بہادری اور شجاعت کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ آج اس قوم کے بچے سور کے سے دہشت کھاتے ہیں۔ ان کی بہادری کو واپس لانے کے لئے ضرورت ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کی سوانح عمریاں پڑھیں۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنے مہاتماؤں کے جیون چرتروں کا پاٹھ کریں۔ جن سے ہمارے اندر آتم بل کا سنچار پیدا ہو۔

بھارت ماتا کے سپوتو۔ جاتی کے لوٹا لو۔ اپنی قوم کو۔ اپنی جاتی کو غار سے نکالو۔ اپنے پوروجوں کے گورو کو حاصل کرو۔ تب تمہاری جاتی کا شمار زندہ جاتیوں میں ہو گا۔ تبھی آپ اس سنسار کی دوڑ میں شامل ہو سکو گے۔ آج تمہارے ساتھ کی قومیں جو پیچھے والی قومیں کس تیزی کی رفتار سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ ترقی کی چوٹی بلکہ اونتی کے شکھر پر پہنچ گئی ہیں۔ اس لئے آپ کا کرتویہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو پہچانیں۔ کہ آپ کون تھے۔ کس کی اولاد تھے اور اب کیا بن رہے ہیں۔ اپنے اندر بھی پریم اتپن کرو۔ اپنی سنتانوں کو بھی یہی بنا کر سکھشا دو۔ تاکہ آپ کی جاتی ترقی کر کے بھارت ماتا کے کشٹوں کو دور کرنے میں سہایک بن سکیں۔ اس میں ہی بھلائی ہے۔

مہاراجہ اگرسین کی اولاد کے حالات

کنور شب دیو عرف گلاب دیو

یہ مہاراجہ اگرسین کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ راج کنور کہلاتا تھا۔ یعنی [illegible] سلطنت تھا۔ مہاراجہ اگرسین کے بعد تخت پر بیٹھا۔ آپ کی پہلی شادی مہاراجہ [illegible] والے [illegible] آپ کی [illegible] سے ہوئی۔ جس کے بطن سے چار لڑکے [illegible] اور تین لڑکیاں ہوئیں۔ جن کی اولاد [illegible] کہلائی۔ دوسری شادی [illegible] والے [illegible] کی [illegible] سے ہوئی۔ جس کے بطن سے [illegible] لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ جن کی اولاد [illegible] کہلائی۔ کنور شب دیو کی زندگی سے [illegible]۔ اور [illegible] انتقال میں [illegible]۔ آپ کے [illegible] آپ کے فرزند [illegible] اگروہہ کی [illegible]۔ جس کے [illegible] اگروہہ [illegible] میں [illegible] تھا۔ جس میں رنبیر جیت [illegible]۔ رنبیر جیت کے بعد [illegible] کی [illegible] کا پوتا [illegible] اگروہہ کے تخت پر بیٹھا۔

[illegible]

[illegible]

گینڈول

گینڈول مہاراجہ اگرسین کا پسر دوم تھا۔ اس کی پہلی شادی مہاراجہ چندر [illegible] والے [illegible] کی [illegible] چندراوتی سے ہوئی۔ جس کے بطن سے چار لڑکے اور چار لڑکیاں [illegible] پیدا ہوئیں۔ دوسری شادی راجہ [illegible] والے [illegible] کی بیٹی [illegible] دیوی سے ہوئی۔ جس کے بطن سے چار لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ جن کی سنتان [illegible] کہلاتی ہے۔ باقی حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

کرن چندر

یہ مہاراجہ اگرسین کا پسر سوئم تھا۔ اس کی اولاد میں [illegible] کی اولاد میں [illegible] جس نے [illegible] راج کیا۔ جس کی راجدھانی [illegible] عرف [illegible] محل [illegible] سلطنت [illegible] عرف [illegible] کا [illegible] تھا۔ اس کا بیٹا [illegible] اور [illegible] جنگ مہابھارت میں شریک تھے۔ [illegible] کے خاندان میں [illegible] پشت تک راج رہا۔ اس نسل کے آخری راجہ [illegible] کو اس کے وزیر نے مار کر خود تخت چھین لیا۔

[illegible] دریائے [illegible] کے ساحل پر واقع تھا۔

شجرۂ نسب مہاراجہ جراسندھ[ل]

جراسندھ

سہدیو عرف سوم پال	وربہت سین	کھیمیہ	سومتی
سرتا سو	سین جیت	سوورت	سوبل
ایوتو	شرت جے	دھرم	سنیت
نرمتر	وبھرا	سوسرم	ستیہ جیت
سوکشتر	سچی	درت سین	وسو جیت

رپنجے ۔ ان کو مار کر ان کے وزیر شنک نے خاندان حکومت ہاتھ میں لی تھی ۔

منی پال عرف کان کند

منی پال مہاراجہ جرنز سین کا پسر چہارم تھا۔ اس کی دو رانیاں تھیں کیونکہ اس کی پہلی شادی راجہ بانک فرمانروائے دیوگڈھ کی کنیا ہنساوتی سے ہوئی۔ جس کے بطن سے دو لڑکے ہوئے۔ چیلا اس اور ایک کنیا منگلاوتی پیدا ہوئی۔ جو کہ راج [illegible] کہلائی۔ دوسری شادی راجہ باسک والئے امریکہ کی کنیا اشوکی سے ہوئی۔ جس کے بطن سے دو لڑکے جروا شو۔ مردا شو اور دو کنیائیں بھاوتی اور بجاگوتی اتپن ہوئیں۔ جو کہ بس جسی [illegible]

ل جراسندھ کا شجرۂ نسب بھاگوت پران کی مدد سے تیار کیا گیا ہے ۔

کہلائیں۔ ان کی اولاد میں ہی سوامل کی اولاد میں بنگال بہار کا شیو راجہ چند گپت ہوا ہے ۔

شجرۂ نسب مہاراجہ چندر گپت

چندر گپت

بندوسار	کنال	سنگت	سوم شرما
اشوک	دسرتھ	شالی شک	شت دھنو

برہدرتھ

مترو جاتی کے شیشو۔ اب و [illegible] کے بیچ پر ایک اپنے بہادر شورویر جوانمرد۔ قوت بازو۔ مہاپرتاپی۔ علم و ہنر کے چیلے۔ [illegible] کے شوقین۔ پرشنیش راجہ چندر گپت کا نام آتا ہے۔ جس بہادر کا نام روئے زمین کے بادشاہوں کی صف اول میں سنہری حروف سے لکھنے ہو گیا ہے۔ جس نے اپنی بہادری حسن لیاقت جوہر انتظامی کی بدولت تمام ہندوستان کو سر کر کے اپنی قلمرو میں شامل کر لیا تھا ۔

مہاراجہ چندر گپت موریہ خاندان کا بانی تھا۔ مگر بوجہ پرانے کال کی [illegible] سے مغربی لیکھکوں نے اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں جیسے ہول [illegible] لکھتے ہیں کہ چندر گپت کی ماں [illegible]

مہاراجہ جراسندھ [illegible] [illegible]

[illegible]

شجرۂ نسب مہاراجہ جراسندھ[1]

جراسندھ

سہدیو عرف سوپل	ورہتک سین	سمپد	سوکتی
سریاسو	سین جیت	سورت	سوولی
دیوتو	شر بنجے	ویرم	سینت
نرجتر	ویشرا	سوسر	سینہ جیت
سوکی تیر	سینجی	ورت سین	وسوجیت

ینچے - ان کو مارگران کے وزیر سنک نے عنان
حکومت ہاتھ میں لی تھی۔

منی پال عرف کان کند

منی پال مہاراجہ جراسندھ سین کا پسر چہارم تھا۔ اس کی دو رانیاں تھیں جیسا کہ اس کی پہلی شادی راجہ ایک فرمانروائے دریاؤ گھ کی کنیا ہنساوتی سے ہوئی۔ جس کے بطن سے دو لڑکے ہوئے۔ چیلا اس اور ایک کنیا منگلوتی پیدا ہوئی۔ چونکہ ... کہلائی۔ دوسری شادی راجہ ہانسک والئے امریکہ کی کنیا ... سے ہوئی۔ جس کے بطن سے دو لڑکے جروا شو - مروا شو اور دو کنیا جیں بھاوتی اور بھاگوتی اچپن ہوئیں۔ چونکہ بس ہی ...

[1] جراسندھ کا شجرہ نسب بھاگوت پوران کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔

کہلائیں۔ ان کی اولاد میں ہی مہاپال کی اولاد میں بنگال بہار کا
مشہور راجہ چندر گپت ہوا ہے۔

شجرہ نسب مہاراجہ چندر گپت

چندر گپت

بندوسار	کنال	سنگپت	سوم شرما
اشوک	وشکرتھ	شالشک	شت دھنو

برہدرتھ

متھو - جالق کے ستیو - اب ٹرنیا کے بیٹے پر ایک ایسے بہادر شور بیر - جوانمرد - قوت بازو - مہاپرتاپی - علم و ہنر کے چشمہ - بم کے شروع - پر فیض راجہ چندر گپت کا نام آتا ہے۔ جس بہادر کا نام روئے زمین کے بادشاہوں کی صف اول میں سنہری حروف سے لکھنے ہو گیا ہے۔ جس نے اپنی بہادری حسن لیاقت جوہر انتظامی کی بدولت تمام ہندوستان کو سر کر کے اپنی قلمرو میں شامل کر لیا تھا۔

مہاراجہ چندر گپت موریہ خاندان کا بانی تھا۔ مگر بوجہ ... اس کا حال ... تاریخی نہ ... سے مغربی ... نے اپنے خیالات تمام ... جیسے ... لکھتے ہیں کہ چندر گپت کی ماں ...

راجہ جراسندھ ... [illegible]
[illegible]

بھی ترقی کرتا ہوا سنسار کی جیوت ماپتیوں کی سنکھیا میں آ سکے۔ اِس
نے میری وٹیب بھائی کے نوجوانوں تھتا انگروال جنس سے بزور پرزور [illegible]
ہے کہ وہ دھیان پوروک انگروال اتہاس کو پڑھتا ہوا اپنے
بزرگوں کے حالات جانیں ۔

شجرہ نسب مہاراجہ مان دھاتا

پچاند	امریکھ	پرکیش
اولاد نہ تھے	مہاراجہ امریکھ کی نسل میں اگرسین کا آغاز ہوا	مہاراجہ پرکیش کی نسل میں برہم چند پیدا ہوئے

راجہ پرکیش نے اپنا پایۂ تخت شہر اجودھیا قرار دیا۔ جہاں کو [illegible]
میں ان کا نام پورہ کشن بھی لکھا ہے ۔

راجہ امریکھ دکشن راج کے راجہ ہوئے۔ اور انہوں نے اپنا پایۂ
تخت چندراولی المعروف اسراولی کو بنایا تھا۔ راجہ امریکھ کی گیارہویں
پشت میں مہاراجہ برہم رشی پیدا ہوئے۔ جو کشاتری [illegible]
کر کے اپنے پتر پرکاش کو راج دے خود تپسیا کرنے جنگل کو چلے
گئے۔ راجہ پرکاش کی گیارہویں پشت میں راجہ ہیتو آئی [illegible]
جو کہ بہت مشہور ہو چکا ہے۔ انہوں نے سپت دیپ کو
فتح کر کے وہاں کے راجہ کی لڑکیاں [illegible] سے شادی کی ۔

شجرہ نسب راجہ پرکاش

پرموش	جلندھر	منیچو	ووہ کی	راجہ
تراش	بچھ	مرتضیا	سوہن	شیام
کمار	کمندل	بسر رشیہ	سمر دھی	
کمندہ	برپتیا	بھیجور	سومتی	
سوال	برہمچو	نوکیتیل	منتیک	

مہاراجہ شیام بڑے دھرماتما اور دیالو گزرے ہیں۔ کہا جاتا ہے
کہ ایک دن راجہ شیام شکار کھیلنے جنگل میں گیا۔ وہاں اس نے
ایک بڑے جنگلی بھینسے کو دیکھا۔ جس کو دیکھ کر دل میں خیال
آیا کہ یہ تو جنگلی ہے تو دل کو بہت دکھ دیتا ہوگا۔ اس لئے
اس کو مار کر جنگلی جانوروں کی رکھشا کر لی جائے۔ جس پر راجہ
شیام نے بہت تیزی سے جنگلی بھینسے پر تیر کا وار کیا۔ وہ زمین
پر گر پڑا۔ تب ایک خرگوش بھینسے کے نیچے دب گیا۔ جس کو دیکھ
کر مہاراجہ شیام بہت پشچاتاپ کرنے لگا۔ اور کہا کہ اگر خرگوش مر گیا
اور زندہ نہ نکلا۔ تو میں اپنے پران اس اپرادھ کے بدلے تیاگ
دونگا۔ منتریوں نے راجہ کو تسلی دلایا۔ کہ آپ پشچاتاپ نہ کیجئے۔
خرگوش بھینسے کے نیچے سے زندہ نکلیگا۔ جس وقت بھینسا کی
لاش اٹھائی گئی۔ خرگوش زندہ نکل کر بھاگ گیا۔ اس کو دیکھ
کر راجہ بہت پرسن ہوئے۔ اسی جگہ ایک نگر بسایا۔ جس کا نام
اگروہ [illegible] رکھا۔ جو کہ ایک چھوٹا سا گرام ہے ۔

گرام ہے جس کو آج [illegible] ہے ۔

جوش میں بھر گیا۔ آریہ شور بیر کی نس نس میں خون جوش زن ہو
آنکھیں غصے کے مارے سرخ ہو گئیں۔ بہادر ورشل نے اور
اے راجن! اے جنگلی ملک کے بادشاہ! آریہ ورت کی تہذیب
کوئی ملک بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آریہ ورت میں چھوٹے بڑے
امیر و غریب۔ راجہ مہاراجہ سب سے برتاؤ کرنے کا سبق
میں ہی سکھلایا جاتا ہے۔ مگر تو نہیں جانتا کہ بھارت کا بچہ
اپنے فرض کو جانتا ہے۔ اپنے بزرگوں کے خون کا پا
کرتا ہے۔ اس کو اپنے بازوؤں پر بھروسہ ہے۔ اس
سر اپنے دشمن کے سامنے جھک نہیں سکتا۔ کیا تجھ کو خیال
کہ میرا سر آپ کے سامنے جھکے گا۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ آج تک
کسی دنیاوی بادشاہ کے سامنے نہیں جھکا اور نہ جھکے گا۔
نے تیرا یہ خیال برا ہے کہ یہ آریہ ویر ورشل کا سر اپنے دشمن
کے سامنے جھکے گا۔

مہاراجہ چندر گپت کی فتوحات

چندر گپت نے اپنے مہامنتری وزیر چانکیہ کی رائے پر عمل کر
ہوئے یونانی سلطنت کو فتح کر کے شمالاً و جنوباً ہمالیہ سے
نربدا تک اور شرقاً و غرباً خلیج بنگال سے لے کر بحیرہ عرب
تک سارے آریہ ورت کو فتح کر لیا۔ تاریخ کے سر ورق پر چندر گپت
راجہ ہے جس نے بھارت ورش کو فتح کر کے اپنے جھنڈے
لے کیا ہو۔

چندر گپت کی سلوکس سے لڑائی

اس عرصہ جبکہ مہاراجہ چندر گپت اپنی فتوحات میں مشغول تھا۔ بابل کا یونانی بادشاہ سلوکس جس نے قبل ازیں میں اپنے سابقہ یونانی مقبوضات کو دوبارہ فتح کرنے کی غرض سے بھارت ورش پر چڑھ آیا۔ سندھ کو عبور کر کے آریہ بھومی پر قدم رکھا۔ تب مہاراجہ چندر گپت نے بادشاہ سلوکس کا مقابلہ کر کے اس کی فوج کو چھکے چھڑا دیے۔ چندر گپت کی بہادر فوج اس بہادری سے لڑی کہ سلوکس کی فوج کے قدم نہ جم سکے۔ ان کی بہادری کو دیکھ عقل عش عش کر کے رہ گیا۔ لاکھوں جانوں کا نقصان اٹھا کر صلح کرنے پر مجبور ہوا۔ مہاراجہ چندر گپت سے صلح کی پرارتھنا کی۔ اس پر راجہ نے شرناگت جان کر صلح کی شرط منظور کر لی۔ جس کی بنا پر بادشاہ سلوکس نے اپنے سابقہ مقبوضات کے علاوہ سندھ کے قریب کا بہت سا علاقہ جس میں کابل۔ قندھار اور ہرات شامل تھا۔ چندر گپت کے حوالے کیا۔ ساتھ ہی اپنی پیاری دوکشنا[1] کی شادی خانہ آبادی چندر گپت سے کر دی۔ اس طرح رابطہ اتحاد پیدا کر کے سلوکس یونان کو روانہ ہوا۔ چندر گپت نے بھی پانچ سو ہاتھی دے کر اپنے خسر کا سواگت کیا۔ یہ صلحنامہ ۳۰۳ قبل از مسیح ہوا۔

[1] دوکشنا بادشاہ سلوکس کی کنیا تھی جس کی جان کی رکشا کئی مرتبہ چندر گپت کے ہاتھوں ہو چکی تھی۔ کیونکہ پہرہ تھا کہ ایک دن دوکشنا کو بھارت کی رانی بننے کا سو بھاگیہ پراپت کرنا تھا۔ دوکشنا بہت عقلمند تھی۔

تھا۔ ان دونوں کے راج کے درمیان کوہ ہندوکش حد مقرر ہوا تھا [illegible]
مہاراجہ چندرگپت قبل از مسیح [illegible] میں فوت ہوا۔

پاٹلی پتر

یہ شہر مگدھ دیش کا دارالخلافہ تھا۔ یہ نو میل لمبا اور ڈیڑھ میل کے قریب چوڑا تھا۔ اس کے اردگرد لکڑی کی مضبوط فصیل تھی۔ جس میں [illegible] دروازے تھے [illegible] پاٹلی پتر کی [illegible] چوڑا [illegible] تھے [illegible] [illegible] تھی [illegible] ہوئے تھے۔ تمام [illegible] [illegible] ہوا تھا [illegible] [illegible] تمام شہر [illegible] [illegible] تھا۔ [illegible] تھا۔

[illegible]

بھارت دیش کی [illegible] سے پاٹلی پتر تک راج مارگ بنا ہوا تھا۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے فاصلے پر پتھر لگے تھے۔ [illegible]

سلہ ارلی ہسٹری آف انڈیا صفحہ [illegible]
عہ [illegible]
سکہ [illegible]

جنگ کا محکمہ [illegible] کا کام [illegible] تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] کا انتظام کرتا تھا۔

مہاراجہ چندرگپت کی فوج

اس کی فوج میں چھ لاکھ پیدل جوان، تیس ہزار سوار، نو ہزار ہاتھی اور بے شمار رتھ تھے۔ [illegible] [illegible] ہوتا تھا اور ہاتھیوں پر مہاوت کے علاوہ تین سپاہی بیٹھا کرتے تھے۔ اس حساب سے مہاراجہ کی فوج میں کل چھ لاکھ [illegible] ہزار آدمی تھے۔

شستر

اس زمانہ میں تیر کمان، تلوار، بھالا، بندوق، ڈھال، برچھا وغیرہ کو کام میں لاتے تھے۔

تیروں کا سائز

[illegible] کمان کی اونچائی آدمی کے قد کے برابر ہوتی تھی۔ [illegible]

سلہ ارلی ہسٹری آف انڈیا [illegible]
عہ [illegible]
سکہ [illegible]

ایک سپاہی زمین پر رکھ کر پیر کے انگوٹھے سے دبا کر تیر چلاتے تھے۔ تیر بھی تقریباً تین گز لمبا ہوتا تھا۔ وہ جب بھاری بھالوں کے ہاتھ سے چھوٹتا تھا۔ تو ڈھالوں کو کاغذ کی مانند چیرتا ہوا نکل جاتا تھا۔ جب سارے سپاہی تلواروں اور بھالوں سے جنگ کیا کرتے تھے۔ اس وقت ہر سپاہی کے گھوڑے پر زین لگام نہ ہوتا تھا۔ صرف منہ پر رسّہ باندھ دیتے تھے۔ ہر ایک سوار دو بھالے ساتھ رکھتا تھا۔

فوج کا انتظام[۲]

فوج کا انتظام کرنے کے لئے ۳۰ آدمیوں کی ایک سبھا ہوتی تھی جس کے ماتحت چھ اوپ سبھائیں ہوتی تھیں۔ جس میں پانچ آدمی رہتے تھے۔ (۱) بحری (۲) کمسریٹ یا باربرداری جس کے ماتحت سامان کی گاڑیاں۔ سپاہیوں اور مویشیوں کے کھانے کے سامان اس طرح کے اور فوج متعلقہ رسد کے سامان کا انتظام رہتا تھا۔ (۳) اس کے ماتحت پیدل فوج کا انتظام ہوتا تھا۔ (۴) چوتھے بورڈ کے آدھین سواروں کے رسالے کا انتظام کرتا تھا۔ پانچواں بورڈ جنگ کے رتھوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کرتا تھا چھٹا بورڈ جنگی ہاتھیوں کا پربندھ کرتا تھا۔

۱؎ انڈیا اینڈ دی ویسٹرن ورلڈ صفحہ ۳۶ و ۵۰۔

۲؎ ارلی ہسٹری آف انڈیا صفحہ ۱۳۶۔

شہروں کا انتظام[۱]

شہروں کے پربندھ کے لئے تیس آدمیوں کی سبھا ہوتی تھی جس کے ماتحت چھ بورڈ قائم تھے۔ جن میں پہلا بورڈ دستکاری کی نگرانی کرتا تھا۔ تمام کاریگروں کی مزدوری کی شرح مقرر کرتا تھا اور ان سے پورا کام لیتا تھا۔ دستکاری میں ملاوٹ نہ ہونے دیتا تھا۔ کاریگروں کی پرورش کرنا اور عمدہ مال تیار کروانا اس بورڈ کا کام تھا۔

دوسرا بورڈ۔ اس کا نام بدیشک وبھاگ تھا۔ اس کا کام دوسرے ملکوں کی جان و مال کی حفاظت کرنا۔ نگروں میں راستوں میں ان کی حفاظت کا انتظام کرنا۔ کسی بدیشی آدمی کے مرنے پر اس کے شریر کو داہ کرنا تھا اس کے مال و اسباب کو اس کے ادھیکاریوں تک پہنچانا اس کا ہی کام تھا۔

تیسرا بورڈ پیدائش و اموات کا تھا۔ اس پر مہاراجہ صاحب کی خاص نظر رہتی تھی۔ کیونکہ اپنے راج کی پیدائش اور اموات کے مہاراج صحیح صحیح نقشہ جات تیار کرواتا تھا۔ اس محکمہ مردم شماری کے تمام رجسٹر مکمل رہتے تھے۔

چوتھا بورڈ۔ بیوپار وبھاگ۔ اس کے ماتحت تجارت تھی یہ بورڈ تمام آلہ جات پیمائش اور اوزان پر اپنی نگرانی رکھتا تھا تمام سوداگروں کی نگرانی کرتا تھا۔ اور سوداگر ٹیکس ادا کرتے

۱؎ ارلی ہسٹری آف انڈیا صفحہ ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹

تھے ۔۔
پانچواں بورڈ۔ اس کے آدھین کارخانجات کی رکشا کا کام تھا۔ دستکاری چیزوں کی دیکھ ریکھ۔ ان کی فروخت کا انتظام کرنا نئی پرانی چیزوں کو علیحدہ رکھنا۔ ان کی بکری کا پربندھ کرنا ہے

چھٹے بورڈ کے ادھین ٹیکس وصول کا انتظام تھا۔ یہ محکمہ فروخت شدہ مال کی قیمت میں سے دسواں حصہ وصول کرتا تھا۔ اور ٹیکس ادا نہ کرنے والے کو سزا دیتا تھا ۔۔

محکمہ آبپاشی

موجودہ زمانہ کی طرح مہاراجہ چندرگپت کے شاسن کال میں بھی نہروں سے آبپاشی کرنے کا رواج تھا۔ تمام راج کے اندر بڑی بڑی نہریں اور تالاب آبپاشی کے لئے بنوائے گئے تھے۔ اس کا انتظام کرنے کے لئے ایک محکمہ علیحدہ قائم تھا۔ جس کا کام سب کاشتکاروں کو بانٹ کر پانی دینا تھا۔ اس مہاراجہ چندرگپت کے ایک نائب پشپ گپت نے گرنار پربت کے نزدیک پانی کا ایک ذخیرہ تیار کروایا تھا۔ جس کا نام سدرشن جھیل رکھا تھا اس جھیل کے ایک طرف قلعہ تھا۔ دوسری طرف کتبہ کے لئے بڑا چٹان تھا۔ مگر نالیاں مکمل نہ ہونے پائی تھیں کہ پشپ گپت مرگیا۔ چنانچہ پھر اس نامکمل جھیل کو شہنشاہ اشوک کے زمانہ میں راجہ تشاسپ نے مکمل کیا۔ جس کی تصدیق میں صرف ایک بکرمی سنہ ۷۲ کا سنسکرت اور دامن کا ایک لیکھ پیش کیا جا سکتا ہے۔

چونکہ گرنار کے کتبہ میں ہے ۔۔

صوبوں کا انتظام

چندرگپت اپنے ماتحت ہر ایک صوبہ کا انتظام کرنے کے لئے ایک ایک صوبہ دار رکھتا تھا۔ وہ اپنے صوبے کا انتظام کرنے میں خود مختار ہوتا تھا ۔۔

محکمہ سی[۲] آئی۔ ڈی

سی۔ آئی۔ ڈی کا محکمہ بھی مہاراجہ چندرگپت نے رکھا ہوا تھا۔ وہ ہر وقت کچی پکی خبریں راجہ کو پہنچاتا تھا۔ اس محکمہ کے آدمیوں کو ہر وقت مہاراجہ کو ملنے کا ادھیکار پراپت تھا۔ اس کے اندر بچے بنیاگی۔ دھرم پرچارک لوگ بھرتی کئے جاتے تھے۔ ان کا کام صرف دشمنوں کو ڈھونڈ دلانا تھا۔ نہ کہ آج کل کی خفیہ پولیس کی طرح دیش بھگتوں۔ شریف آدمیوں کی عزت لیکر ان کو ذلیل کرنا۔ آج کل سی۔ آئی۔ ڈی بدمعاشوں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتی۔ زیادہ تر عزت والوں کی عزت آبرو لینا اس کا کام رہ گیا ہے ۔۔

کرشی

یہاں پر دو فصلیں عمدہ کھیتی تھیں۔ جس کا کارن بہوتی بارش

---

[۱] ہسٹاریکل جغرافیہ انڈیا۔ بک ۔ صفحہ ۳۶ ۔
[۲] ارلی ہسٹری آف انڈیا صفحہ ۱۲۶ ۔

ہوتا تھا۔ اس بیچ ہر طرح سے زراعت کی رکشا کی جاتی تھی۔ دیہات یہاں تک کہ یدھ کے سمے بھی دشمن کی زمین کو نقصان پہنچانے کی ممانعت تھی۔ اس کی رکشا کا پورا خیال رکھا جاتا تھا۔ جس سے قحط کبھی شاذ و نادر ہی ہوتا تھا۔ آبپاشی کے لئے کنووں اور نہروں کا پورا انتظام تھا۔ پیداوار کا چوتھا حصہ مہاراجہ لیتا تھا۔

قانون فوجداری

مہاراجہ چندر گپت کا قانون فوجداری بہت سخت تھا۔ جس سے جرم کرنے کا حوصلہ کسی کو مشکل سے پڑتا تھا۔

(۱) اگر کوئی کسی کے انگ میں چھید کر دیتا تھا۔ تو اس اپرادھی کا بھی وہی انگ نشٹ کر دیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ اس کو ہاتھ کاٹ دیا جاتا تھا۔

(۲) اگر کوئی آدمی کسی کاریگر کی آنکھ یا ہاتھ پھوڑ دیتا تھا۔ تو اس کو پران ڈنڈ دیا جاتا تھا۔

(۳) جھوٹی گواہی دینے والے کی زبان کاٹ لی جاتی تھی۔

(۴) محصول نہ ادا کرنے کو پران ڈنڈ ملتا تھا۔ بہت معمولی اپرادھوں میں کیول سر منڈن ڈنڈ دیا جاتا تھا۔

سبھائیں ارتھات سماج

اس سمے کے لوگ سداچاری۔ ستیہ وادی۔ آپس میں پریم کے

ارلی ہسٹری آف انڈیا صفحہ ۱۳۰ - ۱۳۱

خوشحال اور سادہ طبیعت ہوتے تھے۔ وہ لوگ کبھی عدالت میں جانا پسند نہ کرتے تھے۔ آپس کے جھگڑے خود نپٹا لیتے تھے۔ ایک دوسرے کے اوپر وشواش تھا۔ یہیں وہاں کے معاہدوں کی لکھا پڑھی نہ کرتے تھے۔ اپنی امانت دوسرے کے پاس رکھتے ہیں تکلف نہ تھا۔ یہ لوگ اپنے گھروں کو تالے نہ لگاتے تھے۔ ان کی کھیتی ایسے ہی پڑی رہتی تھی۔ دوسرے کا مال بغیر اجازت لینا حرام خیال کیا جاتا تھا۔ اس سمے دھرم سوتروں کے انوسار انصاف ہوتا تھا۔ اس طرح مہاراجہ چندر گپت بھارت کا شہنشاہ کہلاتا ہوا چوبیس ورش راج کر کے سنہ ۲۹۸ قبل از مسیح پچاس برس کی آیو میں پرماتما کی گود میں چلا گیا۔

مہاراجہ بندوسار

مہاراجہ چندر گپت کے مہاراجہ بندوسار قبل از مسیح سنہ ۲۹۸ میں تخت پر رونق افروز ہوئے۔ ان کا دوسرا نام شاستروں میں امترگھات بھی لکھا ہے۔ مہاراجہ بندوسار نے کوئی ایسا کارنامہ نہیں کیا جو کہ اس کی عظمت کو بڑھانے والا ہو۔ سوائے اس کے کہ اس نے دکن کو فتح کر کے اپنے باپ کی سلطنت میں شامل کر لیا کیونکہ دکھن ابھی تک آریہ راجاؤں کے ماتحت نہ تھا۔ اس لئے یہ واقع صرف بندوسار کی عظمت کو بڑھانے والا ہے بندوسار کے سمے میں بھی یونانیوں کے ساتھ دوستانہ تعلق برابر قائم رہا۔ جیسا کہ اس کے باپ نے شروع کیا تھا۔

نیکیٹر کے چلے جانے کے بعد سیلوکس کے بیٹے انٹیوکس
نے ایک نئی سفارت بھیجی۔ پھر ٹولمی فلی ڈولفس فرمانروائے
مصر نے بھی ایک سفارت بسر روکی ڈیونی سیوس روانہ کی۔
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بندوسار کے وقت میں بھارت
ورش کے تعلقات مغربی دنیا کے ساتھ بہت بہتر تھے تجارت
کے راستے کھلے تھے۔ بندوسار نے پچیس سال حکومت کی اور
۲۷۲ قبل از مسیح میں پرلوک سدھارا۔ تاریخ دان لکھتے ہیں کہ
بندوسار نے پوربی اور پچھمی سمندر کے بیچ کا ملک بھی فتح کیا تھا۔

مہاراجہ اشوک

جس وقت مہاراجہ بندوسار نے حکومت ہاتھ میں لی۔ اس
سے پہلے وہ کئی شادیاں راج کنیاؤں سے کر چکا تھا۔ اب اس
نے ایک غریب برہمن کی کنیا کے ساتھ چمپا نگر میں شادی کی
جو کہ ایک نہایت خوبصورت کنیا تھی۔ اس کو اس کی خوبصورتی
کی بدولت بندوسار نے پٹرانی بنا لیا تھا۔ اس کے بطن سے کچھ
عرصہ بعد دو بالک اوپن ہوئے۔ جس میں پہلے کا نام اشوک
اور دوسرے کا نام ویت اشوک رکھا۔

اشوک کی تعلیم

اشوک بال اوستھا میں ہی اپنے بھائیوں کے ہمراہ ودیا گرہن

[illegible]

کرنے گیا۔ ہر ایک پرکار کی ودیا میں وہ غور و خوض کرتا تھا۔ اپنے
بھائیوں کی نسبت زیادہ محنت کرتا تھا۔ اس کی دماغی طاقت
بہت تیز تھی۔ اس کا ذہن اس قدر تیز تھا کہ جس چیز کو ایک مرتبہ
سن لیتا تھا کبھی نہ بھولتا تھا۔ اس سے ہی اس کا گورو بہت
خوش تھا۔ اشوک کے دوسرے بھائی بھی اس کو زیادہ قابل
اور ہونہار سمجھتے تھے۔ مگر بندوسار اپنے دل میں اشوک کی
نسبت اچھے خیالات نہ رکھتا تھا۔ نہ ہی اشوک سے پیار و
محبت سے پیش آتا تھا۔ یہ سب کچھ اشوک کو بھی اچھی طرح معلوم
ہو گیا تھا کہ میرا پتا مجھ سے ناخوش ہے۔ اور مجھ کو پسند نہیں کرتا
اشوک بہت سادہ مزاج تھا۔ وہ اپنی زندگی کو سادہ بنا کر رہتا
تھا۔ کیونکہ اشوک سمجھتا تھا کہ یہی سمے ہے جس کو میں ودیا حاصل
کرنے میں لگا سکتا ہوں۔ اس لئے وہ اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی
بیہودہ شنگار میں نہ کھوتا تھا۔ وہ ہر سمے ودیا کی دھن میں گیان
کو پراپت کرنے میں مشغول رہتا تھا۔ جس سے اس کو باہری
سجاوٹ بنانے کا اوکاش نہ ملتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ودیا کا
سمے کھو دینے سے پھر پراپت نہ ہوگا۔ البتہ شنگار وغیرہ لگانے
کو تمام عمر باقی ہے۔ بہت وقت ملیگا۔ ودیا ابھیاس میں وقت
بتاتے رہنا۔ ماتا پتا۔ گورو کے حکم کی فوراً تعمیل کرنا۔ سادہ زندگی
بسر کرنا۔ سچائی پر ہمیشہ ڈٹے رہنا یہی اشوک کے وصف
تھے جن کے کارن اس کا گورو ہمیشہ اس سے خوش و خرم
رہتا تھا۔ اور اشوک کی زندگی کو اونچا بنانے کی فکر میں رہتا

تھا۔ برعکس اس کے اشوک کے بھائی بڑے تند مزاج اور بابوتی تھے۔

مہاراجہ بندوسار کا ولیعہد مقرر کرنا

جب مہاراجہ بندوسار کو کچھ عرصہ راج پاٹ کرتے گذر گیا۔ تب اس کے دل میں ولیعہد سلطنت مقرر کرنے کا خیال آیا۔ وہ کچھ عرصہ تک اسی سوچ وچار میں پڑا رہا۔ کہ کس کنور کو ولیعہد مقرر کروں۔ مگر وہ کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکا۔ تب مہاراجہ بندوسار نے دربار عام کر کے اپنے راجکماروں کے گوروؤں کو منسٹرت کر براوتھنا کر اسے کہا تھا۔ میرے راجکماروں کے بدھی داتاؤ۔ آپ وچار پورنک مجھ کو راستے دیں۔ کہ میں راج کا ولیعہد کس کو بناؤں۔ کون راجکمار اس لائق ہے جو کہ دیش کی سلطنت کا بوجھ سنبھال سکیگا۔ اس سمے مہاتما جی جانتا تھا کہ اشوک کا نام پیش کرے۔ مگر بندوسار کے خیالات اس کی نسبت ٹھیک نہ دیکھ کر بولا۔ کہ راجن! اگر آپ سچ مچ ولی کنور کا چناؤ کر کے ولیعہد مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ تو بہتر ہے کہ آپ خود تمام راجکماروں کی پریکشا کر لیں۔ جس سے آپ کے دل کو پورا اطمینان ہو جائے۔ راجہ نے تب ارشاد فرمایا کہ تب راجکماروں کو معہ ان کے گوروؤں کے بلوایا۔

اشوک کا ولیعہد مقرر کرنا

مقررہ تاریخ پر تمام راجکمار اچھی اچھی پوشاکیں دھارن کر دربار

میں سنہری روپہلی کرسیوں پر آ کر براجمان ہو گئے۔ راجکمار اشوک بھی پیچھے سے آ زمین پر ہی آسن جما بیٹھ گیا۔ جبکہ تمام راجکمار طرح طرح کے لذیذ کھانوں سے پیٹ بھر چکے تھے۔ راجکمار اشوک بھارت کا بھاوی سمراٹ چاولوں کے پھوڑا سے اپنا پیٹ بھر کر خوش ہو رہا تھا۔ جو کہ اس کی ماتا نے آتے ہوئے باندھ کر اسے دے دیئے تھے۔ جہاں اشوک کے تمام بھائی عمدہ عمدہ فلنوں پر بیٹھ کر راج دربار میں گئے تھے۔ وہاں راجکمار اشوک اپنے پتا کی بوڑھی ہتھنی پر سوار ہو دربار میں پہنچا تھا۔

ولیعہد کے چناؤ کا سمہ

جب تمام راجکمار اپنے اپنے بھوجن آدی سے نوزت ہو کر بیٹھ گئے۔ امراء۔ وزراء اور مہاتما لوگ آسنوں پر براجمان ہو گئے۔ مہاراجہ بندوسار نے آچاریہ ارتھات راج پروہت سے پرارتھنا کی۔ اے بھگون۔ اب میری کل کے دھرم گورو۔ اب سمہ ہو گیا ہے کہ آپ ولیعہد سلطنت کا چناؤ کریں۔ تا کہ راج کا بھار اس کو سنبھال دیا جائے۔

راجہ کے حکم کے مطابق راج پروہت نے کہا۔ کہ اے راجن: وہی یہ آج تھا اس گدی کی ادھیکاری ہو سکتی ہے جس نے آج تیرے دربار میں سب سے اعلےٰ بھوجن کیا ہو۔ سب سے اعلےٰ سواری پر سوار ہو کر آیا ہو۔ جو خود داری کو رکھتا ہوا سب سے اعلےٰ آسن پر براجمان ہوا ہو۔ وہی ولیعہد ہونے کی طاقت باندھ

رکھتا ہے۔ وہی ولیعہد ہو کر تیرے خاندان کے نام کا سارے سنسار میں [illegible] کا پھریرا [illegible] سکتا ہے۔ اس کی قسمت میں تیرے خاندان کی باگ ڈور لکھی ہے۔ سنئے وہ بلوان آتما۔ وہ جنیہ آتما کشتری کی جو قسمت آپ کا راجکمار اشوک ہے۔ کیونکہ آج وہ آپ کی ہتھنی پر سوار ہو کر آیا ہے۔ جو کہ سنسار میں سب سے اچھی سواری ہے۔ اس نے مٹی کے برتنوں سے رغبت [illegible] رکھ کر شاہی عیش کے بھوجن چاولوں سے پیٹ بھرا ہے۔ وہ ماتری بھومی کی گود میں بیٹھ کر اپنی اچھی صفات کا امتحان دے چکا ہے۔

تب حاضرین دربار کی خوشی کی آوازوں کے درمیان راجہ بندوسار نے اشوک کو اٹھا کر راج سنگھاسن پر بٹھا دیا۔ اور ولیعہد مقرر کرنے کا اعلان کر دیا۔

اشوک کی پہلی کامیابی

باوجود اس کے کہ اشوک ولیعہد مقرر ہو چکا تھا۔ مگر اس کے لئے راجہ بندوسار کے دل میں کوئی کشش نہ تھی۔ راجہ بندوسار راجکمار اشوک کے علم و ہنر اور حسن و لیاقت سے بے خبر تھا۔ اس لئے وہ خیال کرتا تھا۔ کہ اچاریہ جی نے اشوک کو ولیعہد مقرر کرنے میں غلطی کھائی ہے۔ مگر وہ اس غلطی کی تلافی نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ [illegible] کے سامنے اس کی کچھ نہ چلے گی۔ اشوک کے ولیعہد مقرر ہونے کے تھوڑا ہی عرصہ بعد راجہ بندوسار

[illegible] سلطنت کے ایک علاقہ کی بہت ساری جمیعت نے بغاوت شروع کر دی۔ اس بغاوت کو شانت کرنے کے لئے راجہ بندوسار نے اپنے ولیعہد سلطنت اشوک کو روانہ کیا۔ اشوک نے کمال ہوشیاری سے بغاوت کو فرو کیا۔ اور علاقے میں امن و امان کر کے واپس [illegible] اشوک کو بہت کامیابی نصیب ہوئی۔ اس [illegible] اشوک نے فتح مند کی حیثیت سے [illegible] اپنے پتا جی [illegible] کیا۔ مہاراجہ بندوسار کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ [illegible] سے لگایا۔ اب مہاراجہ بندوسار کی ساری [illegible] اشوک کے [illegible] دشمنی کو جو [illegible] تھے۔ [illegible] اپنے بزرگوں کا حکم ماننے کے لئے جھکا رہتا تھا۔ اب [illegible] ہر وقت اشوک سے خوش رہنے لگا۔ وہ محسوس کرنے لگا کہ اشوک ہی ایک ایسا مدبر اور [illegible] راجکمار ہے جو میرے بعد سلطنت کو ترقی دے سکتا ہے۔

اشوک اور اس کے بھائیوں میں جھگڑا

مہاراجہ بندوسار کی وفات کے بعد اشوک اور اس کے بھائیوں کے درمیان جھگڑے شروع ہو گئے۔ متواتر چار سال تک ان میں جنگ و جدل ہوتی رہی۔ آخر کار اشوک کو کامیابی نصیب ہوئی۔ وہ اپنے باپ کے تخت پر بیٹھا۔ چونکہ اشوک کا دل [illegible] کی طرف راغب تھا۔ [illegible]

سلطنت کا واحد مالک بن گیا۔ تب وہ سلطنت کا پورا انتظام کر کے ہر روز ساٹھ ہزار سادھوؤں اور برہمنوں کو بھوجن کھلانے لگا۔ اس طرح وہ بہت عرصہ تک برہمنوں اور سادھوؤں کی سرپرستی کرتا رہا۔ کیونکہ اس کا خیال تھا۔ کہ تمام دنیا کی دولت ان کے لئے ہے

اشوک کا بُدھ دھرم میں پرویش

ایک دن مہاراجہ اشوک محلوں میں بیٹھا ہوا وچار کر رہا تھا۔ کہ ان کے بڑے بڑے پیٹو سادھوؤں برہمنوں کو کھلا کر جو کھاتے ہوئے بھی آپس میں لڑتے ہیں۔ بے فائدہ دولت برباد کرتا ہے اسی اثنا میں اس کی درشٹی نیچے کی طرف گلی میں پڑی۔ جہاں پر ایک بودھ بھکشو نیچی گردن کئے جا رہا تھا۔ مہاراجہ اشوک نے جھٹ اس کو اپنے پاس بلا لیا۔ اور اپنے آسن پر بٹھا کر بات چیت کرنے لگا۔ اس بھکشو کی سادہ زندگی اور بات چیت نے مہاراجہ اشوک کے دل پر بہت اثر کیا۔ جس مہاراجہ اشوک کو ان شکم پرست سادھوؤں اور برہمنوں سے سخت نفرت ہو گئی تھی۔ اس نے بدھ بھکشو سے سنگشا گرہن کر کے بدھ دھرم میں پرویش کر لیا۔

مہاراجہ اشوک کی بُدھ دھرم میں دلچسپی

اب اشوک نے بدھ دھرم کی ترقی میں اپنا تن من دھن لگانا شروع کر دیا۔ جس سے اشوک بدھ دھرم میں نئی روح پھونک کر اس کو دیش ودیشانتروں میں پھیلانے کا کارن بنا۔ اب اشوک

کا جہاں دولت نہیں بلکہ لاکھوں روپیہ بدھ بھکشوؤں پر خرچ ہونے لگا۔ یہ بھکشو بہت نیک سیرت انسان تھا۔ اس کے لئے مہاراجہ اشوک کے دل میں بہت شردھا اور یقین ہو گئی تھی۔ اس کو بھی بدھ بھکشو کا مرید بنی کے لئے لاکھوں روپیہ سالانہ ان دیتا تھا۔ آہستہ آہستہ زیادہ دھن آنے سے بھکشو لوگ بھی بدھاش ہونے لگے۔ اور اپنی مکاری کے جال بچھانے لگے

اشوک خود بھکشو رہا

مہاراجہ اشوک کو بدھ دھرم میں اس قدر شردھا اور یقین ہوئی کہ وہ خود اس کی ترقی کی خاطر دو اڑھائی سال بھکشو بن کر پرچار کرتا رہا

کنور مہندر کا بھکشو بننا

راجکمار مہندر نے بھی بدھ دھرم کی فضیلت کو گرہن کر کے اس کے پرچار ہتھ عیش و عشرت اور محلوں کے سکھوں پر لات مار بھکشو کا بھیس دھارن کر لیا۔ اور بغرض اشاعت بدھ مذہب سنگل دیپ (لنکا) کی۔ لنکا جا کر اپنے دھرم کرن سے بدھ دھرم کے اصول کی پشتی سے وہاں کے راجہ کی بیٹی کو اپنا ہمخیال بنا کر بدھ دھرم کا پیرو بنا لیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مہاراجہ اشوک کی پتری سنگمترا بھی بدھ دھرم کی پرچار کے لئے لنکا دیپ میں گئی۔ وہاں پر دونوں بھائی بہنوں نے بدھ دھرم کو اس قدر ترقی دی۔ کہ وہاں پر ویدک دھرم کا نام و نشان مٹا دیا۔ ہر ایک کے دل میں مہاتما بدھ کی تعلیم نے گھر کر لیا۔ ان کے نام کا ڈنکا

پہنچ گئی۔ جب سے مہندر بھکشو بن کر لنکا میں گیا۔ پھر وہ بھارت میں واپس نہیں آیا۔ اور کار اسی جگہ کے اندر یوگ سادھن کرتا ہوا پرلوک کو چلا گیا۔ جس جگہ ان دھرم پیر مہندر نے کشٹن تپسیا کی تھی وہاں پر اب بھی ایک عالیشان بدھ مندر ہے ۔

چوراسی ہزار بدھ مندر بنوانا

مہاراجہ اشوک نے اپنے عہد حکومت کے اندر بڑے بڑے نگروں میں چوراسی ہزار بدھ مندر بنوائے۔ ہر ایک مندر میں مہاتما بدھ کی راکھ کو سنبھال کر رکھا۔ تمام اخراجات سرکاری خزانہ سے مہاراجہ اشوک نے ادا کئے۔ جس دن مہاتما بدھ کی راکھ تقسیم کی گئی تھی۔ وہ دن بدھ کے پیروؤں میں خاص طور پر قابل یادگار بن گیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مہاتما بدھ کے دھرم کو پھیلانے کے لئے اشوک نے سب سے بڑھ کر قربانیاں کی ہیں۔ اس کی بدولت ہی بدھ دھرم کو اتنی ترقی نصیب ہوئی ۔

مہاراجہ اشوک کی فتوحات

اشوک نے اپنے عہد حکومت میں صرف ایک ہی چڑھائی کی ہے جبکہ صوبہ کالنگا کو فتح کر کے اپنے آدھین کیا تھا۔ اس لڑائی میں خونریزی اور دکھ کے نظارے مہاراجہ پر قابل دہرا اثر تھا۔ جو اشوک نے دیکھے تھے۔ اس سے متاثر ہو کر آئندہ زندگی میں جنگجوئی نہ کرنے کی قسم کھائی۔ اور اس نے اپنے اہلکاروں کو تمام نرمی اور محبت سے حکومت کرنے کے فرمان جاری کئے۔ وہ بھی مہاراجہ اشوک کے

ولی جذبات کا اظہار کرتے ہیں ۔

مہاراجہ اشوک کی سلطنت کی حدود

مہاراجہ اشوک کا راج شمال میں کوہ ہمالیہ اور کوہ ہندوکش تک سارا افغانستان۔ بلوچستان۔ سندھ اس کے اوجین سے سورت اور راج کے علاقے بھی اس کی سلطنت میں شامل تھے۔ نیز کشمیر و نیپال۔ کشمیر میں اس نے ایک نیا دارالخلافہ آباد کیا تھا جس کا نام سری نگر رکھا تھا۔ نیپال میں اس نے پرانے دارالخلافہ کی جگہ نیا دارالخلافہ للتا پاٹن بسایا۔ جو کھٹمنڈو سے ڈھائی میل جنوب مشرق کو ہے

مہاراجہ کی سلطنت کا انتظام

اس نے اپنی سلطنت کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا ہر ایک حصہ میں ایک ایک گورنر تھا۔ جس میں سے ایک گورنر کا صدر مقام ٹکسلا۔ دوسرے کا توسال۔ تیسرے کا اوجین اور چوتھے کے تحت جنوبی ملک تھا۔ جو نربدا کے جنوب میں واقع ہے ۔

مہاراجہ اشوک کے کتبے

مہاراجہ اشوک اپنی رعیت سے بے خبر نہ رہتا تھا جس قدر اُس

ملہ ٹکسلا۔ پرانے کال میں بھارت ورش کے اندر سب سے زیادہ مشہور اور بڑی یونیورسٹی تھی۔ جس کے کھنڈرات راولپنڈی کے نزدیک پنجاب میں ملتے ہیں۔ اس یونیورسٹی کی نسبت مورخوں نے بہت کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس یونیورسٹی کا ثانی کوئی دوسرا ودیا پیٹھ سنسار میں نہ تھا ۔

کو دھرم کی لگن تھی۔ جسی قدر اس کے دل میں رعیت کے آرام کے
لئے لگی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ کبھی میری پرجا کے اندر بے انصافی
نہ ہو۔ میرے راج میں کسی کمزور پر کوئی ظلم نہ کرے۔ کوئی بڑا کام
میرے وزیروں کی طرف سے ظہور میں نہ آئے۔ جس سے رعیت
کی دل آزاری ہوتی ہو۔ اس لئے اس نے عام گذرگاہوں پر۔
میناروں پر۔ مختلف پہاڑوں پر احکام کندہ کرا دیئے تھے۔ جن کو
ہر ایک انسان پڑھ سکے۔ اور مہاراجہ کے قانون اور احکام سے آگاہ
رہے۔ نہ ہی کسی عہدیدار کو خلاف قانون کارروائی کرنے کا حوصلہ
ہو۔ جن کتبوں کو دیکھنے سے مہاراجہ اشوک کی دماغی لیاقت۔ پابجائی
پرجا سے ہمدردی تھا بے نظیر رعایا پروری کا پتہ چلتا ہے۔ گو زمانہ
کے ہیر پھیر کے کارن اور مسلمانوں کے ظلم و ستم کے سبب سے صدہا
کتبے معدوم ہو گئے۔ مگر پھر بھی ایشور پرماتما کی دیا سے کئی صدیوں
کے گذر جانے پر بھی بعض مقامات سے اب بھی کتبے ملے ہیں۔
جن سے مہاراجہ اشوک کی حکومت کا پورا پورا حال معلوم کرکے بھارت
ماتا کے سپوت اپنا سر اونچا کر سکتے ہیں۔ اب بھی پشاور کے نزدیک
شہباز گڑھ میں۔ منجوہ و لنگا میں۔ گرنار تک گجرات میں۔ دھولی
تک اڑیسہ میں اور گنجام میں ابھی تک اس قسم کے بہت سارے
کتبے ملتے ہیں۔ ناظرین ان پر وچار کریں۔

کتبہ اوّل

دیوتاؤں کے پیارے پریہ درشی فرماتے ہیں۔ "جانوروں کا

مارنا یک قلم بند کر دیا جائے۔ نہ تو پوجا کے لئے مارے جائیں
اور نہ سوسائٹی کے لئے۔ کیونکہ اس میں بڑی خرابی ہے۔"

کتبہ دوئم

"تمام ملکوں میں یعنی چولا (تانجور)، پمرپتی (دنگا)، اور انیوکس
شاہ یونان اور دیگر ہمسایہ راجوں کو معلوم ہو کہ مجھے دو باتیں
منظور ہیں۔ ایک تو ہر ایک مقام پر اوشدھالیہ انسان و حیوان
دونوں کے لئے بنائے جائیں۔ دوسرے سڑکوں پر درخت لگوائے
جائیں اور کوئیں کھدوائے جائیں"۔

کتبہ سوئم

"اپنے بارھویں سنہ جلوس میں حکم دیتا ہوں۔ کہ رعایا ہر پانچویں
سال پراشچت کرے۔ والدین کی اطاعت۔ برہمنوں اور محتاجوں
کو دان دینا اپنا فرض ہے۔ سخاوت اور جانداروں کو قتل نہ کرنا
ہی سب سے بہتر ہے۔ فضول خرچی اور غیبت سب سے بری ہے۔"

کتبہ چہارم

"سینکڑوں برسوں سے جانور مارے جاتے ہیں۔ والدین اور
برہمنوں کا ادب کوئی نہیں کرتا۔ اب ڈنکا بجا کر میں دھرم بتاتا ہوں

لہ کیونکہ مہاراجہ اشوک جانوروں کو پوجا کے لئے نہ مارنے کا حکم صادر
کر چکے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاراجہ اشوک سے پہلے پوجا کے
لئے جانوروں کے مارنے کی رسم جاری ہو چکی تھی۔

جو دھرم کو سینکڑوں برسوں سے نشٹ ہو گیا تھا۔ اسے پھر میں
قائم کرتا ہوں۔ قتل جانوروں سے باز آنے کی اور قرابت مندوں
کی خاطرداری کی ہدایت کرتا ہوں اور کرتا رہونگا۔ اور میری اولاد
بھی اس پر عمل کرتی رہے گی" ۔

کتبہ پنجم

"دھرم کرنا مشکل ہے۔ اس لئے میں نے دھرم پرچارک
دھرم مہاتما مقرر کر دیئے ہیں۔ جو ہر ایک ادنےٰ اعلےٰ۔ مکار۔
وفادار سب سے ملینگے۔ اور انہیں دھرم سکھلائینگے۔ وہ لوگ
یونان۔ کمبوج۔ گاندھار۔ سوراشٹر اور دیگر وحشی اقوام سے بھی ملینگے
اور ان کو راہ نجات بتلائینگے" ۔

کتبہ چھٹا

"اب تک ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر میں چاہتا ہوں۔ کہ
جس وقت چاہے میں محل سرا میں بیٹھا ہوں۔ چاہے سواری میں
چاہے کھانا کھا رہا ہوں۔ چاہے آرام کر رہا ہوں۔ مگر رعایا کی
عرض معروض فوراً سن سکونگا" ۔

کتبہ ساتواں

"چاہے کسی قسم کا فقیر ہو۔ مگر اسے کوئی نہ چھیڑے۔ سب

دھرم اور پیشگاہ کو کہتے ہیں ۔ محل کو کہتے ہیں ۔

کی کوشش درستی اخلاق میں رہے" ۔

آٹھواں کتبہ

"قبل میں راجے جو آؤٹ شکار سے دل بہلایا کرتے تھے۔ مگر میں نے
اپنے دل بہلانے کی دوسری ترکیب عقل کے مشورہ سے نکالی ہے
وہ یہ ہے کہ برہمنوں اور بڑے بڑے بزرگوں اور عالموں کو ملنا
سونا دان کرنا۔ سلطنت اور رعایا کی بہبودی کا فکر کرنا۔ دھرم پر
چلنا۔ اور دھرم کو سب سے پیارا سمجھنا" ۔

نواں کتبہ

"بیاہ سے سفر سے بخیریت واپس ہونے پر۔ اولاد کے پیدا
ہونے پر سب لوگ خوشی مناتے ہیں۔ جو جشن کراتے میں فضول
خرچیاں کراتے ہیں۔ یہ سب بے فائدہ ہے۔ بڑا ثواب دھرم منگل
سے ہوتا ہے۔ برہمنوں کو دان دینا۔ آقا کی خدمت کرنا۔ گورو مذہب
کی تعلیم یہی دھرم منگل ہے" ۔

دسواں کتبہ

"شہرت بے حقیقت ہے۔ کوشش کرنا چاہیئے کہ انسان کی
آئندہ زندگی میں راحت ہے" ۔

گیارھواں کتبہ

دھرم دان سے بڑھکر کوئی دان نہیں۔ والدین کی اطاعت

رشتہ داروں کے ساتھ فیاضی۔ نوکروں سے نیک سلوک یہی انسان کے فرائض ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے دونوں جہان میں راحت ملتی ہے۔

بارھواں کتبہ

"میں ہر ایک مذہب اور فرقہ کی یکساں قدر کرتا ہوں۔ اور ان کی ترقی دل سے چاہتا ہوں۔ میں جو سب مذہبوں کی قدر کرتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ایک اپنے مذہب پر قائم رہ کر اعتقاد رکھیگا۔ اور دوسروں کے مذہب کی توہین نہ کرے گا۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میرا مذہب سب سے اعلیٰ ہے۔ اور دوسرے کا خراب ہے۔ وہ دراصل اپنے لئے خرابی پیدا کرتا ہے۔ میری دلی خواہش یہ ہے۔ کہ ہر ایک اہل مذہب گیان اور دھرم میں ترقی کرے۔ کیونکہ سب کا نتیجہ ایک ہی ہے۔ اس لئے مہاماترا مقرر کئے ہیں۔ سب کی نگرانی کریں۔ اس سے ہر ایک مذہب والے فائدہ پہونچے گا"۔

تیرھواں کتبہ

"چونکہ راجہ انتوکس۔ ٹالمی انٹی گونس۔ ماگس اور اسکندر وغیرہ کے ملکوں میں جہاں میں نے قاصد بھیجے۔ دھرم کی قدر ہوئی۔ اور لوگوں نے اسے قبول کیا۔ ملک کا فتح کرنا آسان ہے۔ مگر جو فتح اصلی خوشی دینے والی ہے۔ وہ اچھی ہے۔ اور وہ مذہبی فتح سے ہوتی ہے"۔

چودھواں کتبہ

"ان احکام کے کندہ کرانے سے میری اصلی خواہش ہے کہ لوگ ان پر عمل پیرا ہوں"۔

میناروں کے لیکھ جو مہاراجہ اشوک کے وقت کے ابتک موجود ہیں

"دھرم سے راج کرنا چاہئے۔ راستی۔ سخاوت۔ مہربانی۔ خیرات یہی دھرم ہے"۔

دوسری تحریر

دوسرے میناروں پر مہاماتروں کو ہدایات اور حکموں کی کندہ کی گئی ہے۔ "اپنے فرائض ایمانداری سے انجام دیں۔ نیز جس کو بجے قتل کا حکم ہو وہ تین دن فاقہ کرے۔ تاکہ اس کی عاقبت سدھرے۔ اس طرح سے مہاراجہ اشوک کے وقت کے کتبے اور تحریرات ملتی ہیں۔ جن سے اشوک کے عہد حکومت کا حال ملتا ہے۔

کنور کنال کی آنکھیں نکلوانا

زمانہ سدا ایک حالت پر نہیں رہتا۔ اس کو بھی قانون قدرت کے آدھین ہیر پھیر کے چکر کاٹنے پڑتے ہیں۔ کبھی وہ زمانہ تھا جب کنور کنال کے چہرے پر خوبصورت آنکھیں۔ نہیں نہیں سورج کی مانند چمک دینے والی پُرجلال آنکھیں موتیوں کی مند

چوک رہے ہی نہیں۔ جس کے آگے کوئی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ
سکتا تھا۔ مگر زمانہ بدلتے دیر نہیں لگتی۔ خوبصورتی کو برباد ہوتے دیر
نہیں لگتی کسی نے سچ کہا ہے۔ ناش کرنا آسان ہے۔ تعمیر کرنا دقت
طلب ہے۔ اسی طرح آج کنال کے ماتھے سے وہ دیوی جوتی نکل
گئی۔ وہ خوبصورت دیکھنے والے نیتر کا نور ہو گئے۔ آج کنال نیتر
ہین اس سنسار میں پڑا ہے۔

مہاراجہ اشوک کا بردھ اوستھا میں شادی کرنا

مترو۔ بودھ لیکھکوں نے اپنے گرنتھوں میں لکھا ہے کہ مہاراجہ
اشوک نے بڑھاپے میں جبکہ اس کی بڑی رانی اسندھ مترا کا دیہانت
ہوگیا۔ دوسری شادی مہارانی تشیارکشتا سے کرلی۔ یہ پاپن رانی
اپنے سوتیلے پتر کنال کی خوبصورت آنکھوں اور جوانی کو دیکھ کر
اس پر عاشق ہوگئی۔ کنال کی خوبصورتی کی کوئی ہمسری نہیں
کر سکتا تھا۔ اس کے چہرے پر جلال ٹپکتا تھا۔ اس کے چہرے
پر قدرت کا حسن جھلک رہا تھا وہ چاند کی مانند چمک رہا تھا۔ اس کے
چہرے سے آتمک بل کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ مگر بدبخت رانی
پاپ کی اندھیری سے جکڑی ہوئی کام دیو کی اگنی میں گر پڑی
دھرم کرم کو بھلا دیا۔ دھرم مریادا کو توڑ ڈالا۔ اپنے پاپ کی راہ پر
چلی۔ وہ اپنے ... ۔ اپنے پریم کی ... سوتیلے پتر کنال
کو عشق بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔ ایک دن وہ کنال سے ...
[illegible]

پتر کنال کا کلیجہ چھلنی چھلنی ہو گیا۔ اور وہ اس طرح آہ بھرتے ہوئے بولا

دھرم ابھلاشی کنال کا اوتر سوتیلی ماتا کو

اے میری دھرم کی ماتا۔ سورج کل میں آنے والی دھرم کی ماتا!
تیرے ہردے کے اندر یہ وشے بھاؤ کیوں اتپن ہوا۔ اے
تیرا ہردے تو کیوں نہیں جل گیا۔ اے ماتا تجھ کو زمین کیوں
نہیں نگل گئی۔ کیا تو اس کل کو کلنک کرنے کے لئے پیدا ہوئی
تھی۔ کیا تجھ کو تیرے دھرم اتہاس کا خیال نہیں آیا۔ کیا تو نہیں
جانتی کہ مہاراجہ اشوک سنسار میں سدا چاری اور دھرماتماؤں کی
گنتی میں شمار کیا جاتا ہے۔ پھر اے پاپن! کل کو کلنکت کرنے
والی بدروحی ماتا۔ جب تیری زبان پر یہ وشے بھاؤ آیا۔ تیری
زبان کیوں نہ کٹ گئی۔ کیا تو یہ جانتی ہے۔ کیا تو سمجھتی ہے
کہ تیرا پیارا پتر کنال تیری یہ خواہش کو پورا کرے گا۔ تجھ کو خیال
نہ تھا۔ کہ کنال جس کے پتا کا دھرم کے لئے ڈنکا بج رہا ہے۔
ایسا پاپ کرم کرنے کو تیار ہوگا۔ کیا ماتا تجھ کو علم نہ تھا۔ کہ تیرا پتر
کنال اس کرم کے یوگ نہیں۔ اے ماتا۔ میں اس کل میں پیدا
ہوا ہوں۔ جو دھرم کرم کے لئے سنسار میں وکھیات ہے جس کے
اندر ایک نہیں دو نہیں بلکہ ہزاروں دھرماتما جنم لے چکے ہیں
پھر کیا تو خیال کرتی ہے۔ کہ کنال تیری خواہش کو پورا کرکے اس
کل کو کلنک لگا کر اپنا نام بدنام کرے گا۔ اے وشے ماتا۔ تو میرے
سامنے سے ہٹ جا۔ [illegible]

کشتری دھرم کو کلنکت کرتا ہوا ایک استری پر تلوار چلاکر اس کو پاپ کرم کرنے سے باز رکھوں۔ اس سنسار میں جب تک سورج چندرماں براجمان ہیں۔ میرے دل کو دنیاوی کوئی شکتی چلائماں نہیں کر سکتی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ سورج اپنی گرمی چھوڑ دے۔ چندرماں اپنی روشنی تیاگ دے۔ پانی اپنی شیتلتا چھوڑ دے۔ مگر کنال اپنے دھرم اور کل مریادا سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹیگا۔

وشال ہردے کنال نے اس طرح لعنت ملامت کر کے اپنی ماتا کو پاپ کرنے سے باز رکھا۔ مگر دشٹ ماتا نے۔ اس کل گھاتنی ماتا نے۔ نہیں نہیں اس کل کو کلنکت کرنے والی ماتا نے جس کے سبب سے موریہ خاندان کے ماتھے پر سیاہ داغ لگا ہوا آج تک موجود ہے۔ اور تا ابد موجود رہیگا۔ دل ہی دل میں [illegible] کنال سے بدلہ لینے کی ٹھان لی۔ اس طرح ایک سمے پاکر اس کل ناشنی ماتا نے اپنے پتی کو دھوکا دے کر مہر لگوا کر فوج کے افسر کے پاس کنال کی آنکھیں نکلوا لینے کا حکم بھجوا دیا۔

جب حکم کمانڈر انچیف کے (انچارج افسر فوج) کے پاس پہنچا تو وہ پڑھ کر حیران و پریشان رہ گیا۔ اس کے بدن کا خون سوکھ گیا۔ مگر بادشاہ کا حکم جان کر مہاراجہ کنال کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پتا کے آگیا کاری پتر نے پتا کے حکم کو پڑھ کر بڑے شانت چت سے افسر مذکور کو کہا۔ "اے فوج کے ادھیکاری! میرے پتا کا حکم ہے کہ میری دونوں آنکھیں نکلوا لی جائیں۔ کیونکہ اس کے اندر ہی شاید راج کی کچھ بہتری ہو۔ اس لئے تو دیر مت کر۔ فوراً

[illegible]

مہاراجہ اشوک کی آخری عمر

جب مہاراجہ اشوک کو اپنے نور چشم کنال کی آنکھوں کا قصہ معلوم ہوا۔ تو وہ بے اختیار غش کھا کر زمین پر گر پڑا۔ [illegible] ایک مہورت [illegible]۔ مہاراجہ اشوک اپنے [illegible] حیثیت دیکھ کر [illegible] اٹھتا تھا۔ جس سے اشوک [illegible] آیا۔ اس وقت جو درشا اشوک کی ہوئی۔ اس کو میری قلم تحریر میں نہیں لا سکتی۔ ہاں ایک شخص جس نے اپنی اولاد کا دکھ دیکھا ہو۔ اس صدمہ کو سمجھ سکتا ہے۔

رانی کو آگ میں زندہ جلوایا

اس ظلم کی پاداش میں مہاراجہ اشوک نے رانی کو زندہ آگ میں جلوا دیا۔ جس سے کنال کی آنکھیں تو واپس نہ آئیں۔ مگر [illegible]

کا پھل مل گیا۔ اور مہاراجہ اشوک نے بھی اپنے دل کو ڈھارس دی ۔

مہاراجہ اشوک کی جنگل یاترا

چونکہ ویر کنال کے پیچھے سوائے اس کے ایک سالہ بچے کے کوئی راج ادھیکاری نہ تھا۔ اس لئے مہاراجہ اشوک اس ننھے بالک کو راج ادھیکاری بنا اس کو پورا پورا انتظام کر خود اس سنسار کی [illegible] ویراگ میں مبتلا ہو جنگل میں تپسیا کرنے چلا گیا ۔

مہاراجہ اشوک کی موت

مہاراجہ اشوک جنگل میں جانے کے کچھ عرصہ بعد پرلوک سدھارے۔ اس نے [illegible] سال سلطنت کو [illegible] سرانجام دیا۔ یہ مہاراجہ اپنی فیاضی اور اولوالعزمی کی مثال دنیا میں قائم کر گیا۔ موت کے وقت اس کی عمر [illegible] سال کی تھی۔ اس کا زمانہ بھارت ورش کے لئے ابر رحمت تھا۔ ہم جس قدر اس زمانہ پر فخر و ناز کریں کم ہے۔ اس کے عہد میں قتل و جنگ، مذہب و قومیت کے جھگڑے کبھی پیدا نہیں ہوئے۔ اشوک [illegible] کا [illegible] تھا کہ وہ ہمیشہ صلح کل رہے۔ تعصب [illegible] تھا۔ تمام مذاہب کو ایک ہی نظر سے دیکھتا تھا۔ ہر ایک فرقہ کے مقدس کی عزت کرتا تھا۔ تمام مذہبوں کو آزادی حاصل تھی جس سے رعایا کا بچہ بچہ سلطنت پر خوش تھا۔ غرض مہاراجہ اشوک کے برابر دھرماتما، صلح کل اور فیاض بادشاہ شاید ہی دنیا کے تخت پر گذرا ہو۔ اس کی ذات پر جس قدر فخر کیا جائے کم ہے ۔

راجہ کنال یا جالوک

کنال بڑا دھرماتما تھا۔ گن وان اور نیک [illegible] تھا۔ اس کو انتظام [illegible] بہت اچھے [illegible] تھا۔ اس نے اپنے وقت میں بہت بلند خیالی سے کام لیا۔ اس کو کوئی پر لوبھن و حرص سے [illegible] نہیں کر سکتا۔ [illegible] ہے کہ اس کے پیشتر ایک بودھ سادھو [illegible] کر راج سے [illegible] لے لئے۔ شاید یہ [illegible] ہو۔ (کیونکہ موجودہ زمانہ میں [illegible] بہت سے [illegible] انہیں بناتے ہیں۔) کشمیر کی تواریخ میں اس کا نام جالوک بھی لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر کا راجہ تھا۔ اس نے ملیچھوں کو فتح کر کے باہر نکال دیا تھا۔ اس کا راج قنوج تک پھیلا ہوا تھا۔ اس نے اور اس کی رانی ایشان دیوی نے کشمیر میں بہت سے مندر بنوائے تھے ۔

دسرتھ

ان کے وقت کے بہت کم حالات ملے ہیں۔ مگر دسرتھ کے [illegible] اس سے قبل [illegible] بیٹے [illegible] مہاراجہ اشوک کی راج گدی [illegible] اور یہی اشوک کے بعد راج کا وارث ہوا۔ اس کے [illegible] پورے حالات نہیں ملتے۔ اس نے بھی [illegible] کیا۔ [illegible] ملیچھوں نے اس کو [illegible] हा प्रति

۱ کنال کا نام کشمیر کی مشہور تواریخ راج ترنگنی میں جالوک بھی لکھا ہے ۔
۲ [illegible] صفحہ ۱۹۲ ۔

[illegible] اشوک [illegible] نہیں ۔
[illegible] تھا ۔ [illegible]
کے [illegible] ہوئے بتلائے گئے ہیں ۔ اس کی [illegible]
ہے ۔ [illegible] مہاراجہ اشوک کے [illegible] ہوں ۔ [illegible]
[illegible] تھا ۔ [illegible]
[illegible] اس کے بعد [illegible]
[illegible]
[illegible] ان کے [illegible] حالات
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے راجاؤں کی حکومت
ویسے کی ساتویں آٹھویں شتابدی تک بھارت میں چھوٹے چھوٹے
راجاؤں کے [illegible] ہیں ۔ جیسا کہ ایک [illegible]
جو کہ موریہ ونس سے تھا ۔ یہ راجہ چینی یاتری ہیونگ سانگ کے وقت
میں موجود تھا ۔ اس سے بھی اچھی طرح ثابت ہوتا ہے ۔ کہ موریہ ونس
کے راجے ساتویں شتابدی میں بھی مگدھ کے آس پاس کے علاقہ پر
حکمران تھے ۔ اس طرح اور بہت سے لیکھوں سے معلوم ہوتا ہے
کہ موریہ ونس کے راجے چھٹی ۔ ساتویں تھا آٹھویں شتابدی تک رہے

لہ [illegible] کرنے والا ۔
عہ [illegible] قبل از مسیح [illegible] ۔
سہ [illegible]

[illegible] تھے ۔ کیونکہ ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

راجہ [illegible] موریہ

[illegible] راجہ [illegible] چندر گپت موریہ کے ونس میں تھا ۔ [illegible] کا حکمران تھا ۔ اس کی شادی [illegible] کے راجہ [illegible] سے ہوئی تھی ۔ اس کے وقت کے کوئی [illegible] ۔ یہ بڑا عیاش راجہ تھا ۔
[illegible] سے جو شاہی موریہ خاندان کی [illegible] ہے ۔ وہ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	وایو پران	مدت حکومت	بھاگوت پران
[illegible]	[illegible]	۲۴	چندر گپت	۲۴	چندر گپت

نمبر شمار	وشنو پوران	مدت حکومت	وایو پوران	مدت حکومت	بھاگوت پوران
۲	بندوسار	۲۸	بندوسار	۲۵	باری سار
۳	اشوک وردھن	۳۶	اشوک	۳۶	اشوک وردھن
۴	سویشا	۸	کنال	۸	سویشا
۵	دشرتھ	۸	دشرتھ	۸	دشرتھ
۶	سنگت	۱۰	اندر پالت	۱۰	سنگت
۷	شالی شوک	۱	شالی شوک	۱	شالی شوک
۸	سوم شرما	۷	دیو ورما	۷	سوم شرما
۹	شت دھنو	۸	شت دھنو	۸	شت دھنو
۱۰	برہدرتھ	۷	برہدرتھ	۷	—

یہ کرسی نامہ وشنو پوران، وایو پوران، بھاگوت پوران کے مطابق تیار کرکے اوپر لکھا گیا ہے۔ لہذا آپ ہر دو سے ملاحظہ کر سکتے ہیں مختلف پرانوں میں اور بھی شجرہ ملتے رہیں ۔

بلندہ پسپرو تجم

آپ مہاراجہ اگرسین کے پانچویں پسر تھے۔ آپ کے نام پر مہاراجہ اگرسین نے بلند شہر آباد کیا تھا جو کہ اب تک اپنی شان سے قائم ہے۔ آپ کی مہارانیاں تھیں جن کے بطن سے چھ لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں ۔

آپ کے خاندان میں سوریہ بنسی خاندان کی اولاد میں سے آپ کے ۱۷۵۵ م

سال بعد پنڈ کا راجہ اندر دت ہوا۔ جس کے اندر خاندان کی بنیاد ڈالی۔ اور اس کے پوتوں پریم کنوار، وجیکل سے بھی بڑا خاندان اور وجیکل اور چالک اچھوتوں کی ابتدا ہوئی ۔

شجرہ نسب مہاراجہ اندر دت

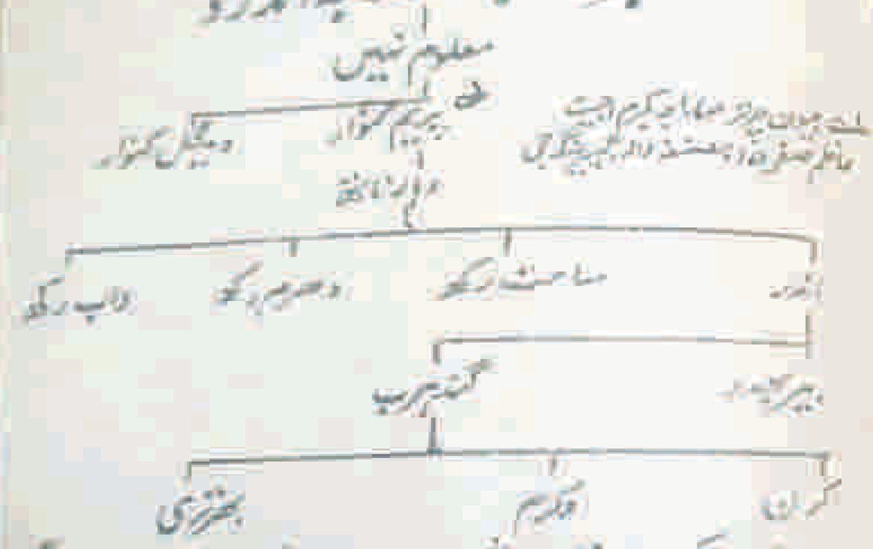

اس سمے جبکہ بھارت ورش میں بدھ مت کا دور دورہ تھا۔ لوگ ویدوں سے منحرف ہو کر ناستک بن رہے تھے۔ ویدوں کو پاؤں سے روندتے تھے۔ کوئی ایشور کا نام تک نہ لیتا تھا۔ سب آریہ سے ناستک بن رہے تھے۔ تب ویدک دھرم کے انویائی برہمنوں پنڈتوں نے منگلا رشی جی کے پاس کوہ آبو پر جا کر اپنا دکھ رویا۔ گریہ زاری کی کہ اے مہاتما رشی آریہ ورت کی رکشا کرو۔ آریہ ستان کی خبر لو۔ کہ بدھ مت والے ویدوں کو پاؤں تلے روندتے ہیں۔ اسے سنا تھا

[illegible]

[illegible]

اوجین ہوئے۔ جنھوں نے سنسار میں کشتری جاتی کی رکشا کر اس کا
نشان قائم رکھا۔ وہ قصہ در آیل اس پرکار ہے ۔

جب مہاتما ابھگا رشی کی آگیا انوسار پریم کنوار اور وجگل کنوار
پروہتوں کے ہمراہ کوہ آبو پر مہاتما ابھگا رشی کی سیوا میں حاضر ہوئے
اس سمے دو بلوان شش اور آ حاضر ہوئے۔ جن میں ایک جس کا نام
نوازل کرا چو پنڈ رشی خاندان سے تھا۔ دوسرا راشٹھور نام کا۔ مہاراجہ
راجپندر جی کے بنس سے تھا۔ مہاتما ابھگا رشی نے جو کہ پہلے سے ہی
اگنی کنڈ پر یگیہ کا سامان تیار کر رہے تھے۔ یگیہ کیا۔ یگیہ کے ختم
ہونے پر ان چاروں کو اوپدیش دیا۔ اور پرتگیا لی کہ آج سے ہم چاروں
ویدک دھرم کی رکشا کریں گے۔ بدھ دھرم کو ناش کر کے ویدک دھرم کا
اودھار کر برہمنوں کی رکشا کریں گے۔ پھر مہا رشی نے فرمایا۔ تم چاروں
اگنی سے اگنی کل کے نام سے پرسدھ ہو گے۔ تم اپنے آپ کو بھائی سمجھ کر
اگنی کل سے ہو گے۔ تم آپس میں پریم پورک رہ کر آئندہ نسل وجیہ
کرو گے۔ ایک کے سنتان میں سکھ و دکھ برابر اپجھو کرو گے۔ اسی طرح
جب تم چاروں اگنی کل کہہ کر بلو گے۔ تو بدھ مت والے تم سے
خوف کھا جائیں گے۔ اور تمہارے مقابلہ کی تاب نہ لا سکیں گے ۔

اس طرح اوپدیش دے رشی نے پریم کنوار کو مالوہ میں برودا نگری
وجگل کنوار کو گجرات کے مقام پٹن میں اپنی اپنی راجدھانی قائم کرنے
کی آگیا دی۔ اور کنوار نوازل کرا چو اور راشٹھور کو بھی حکم دیا۔ کہ
جہاں تم چاہو۔ بدھ مت والوں کا ناش کر کے اپنی راجدھانی قائم
کرو۔ اس طرح رشی کی آگیا پا ان چاروں سورماؤں نے اپنے

آپ کو اگنی کل مشہور کیا ۔

پریم کنوار اور وجگل کنوار کی معرکہ آرائیاں

پریم کنوار اور وجگل کنوار نے ابھگا رشی سے آگیا لے جنگ کی
تیاری شروع کر دی۔ اس سمے بدھ مت کے راجہ کئی ایک ان کے ماتحت
تھے مختلف جگہوں میں چھوٹے چھوٹے راجہ اپنا راج کر رہے
تھے۔ ان کی لڑائیاں اکثر ویدک دھرم والوں سے ہوتی رہتی تھیں۔
اگنی کل کے سورماؤں نے ان پر چڑھائی کر کے ان کو نشٹ کرنا شروع
کیا۔ بدھ راجوں نے بھی ان دشمنوں سے بڑی شجاعت و مردانگی
سے مقابلہ کیا۔ مگر ان کا ملک بہت جلد تاخت و تاراج ہو گیا۔ بدھ مت
شکست کھا کر دشمنوں کے ہاتھ پڑ گئے۔ ہزاروں خاندان تباہ و
برباد ہو گئے ۔

قبل از مسیح ۱۲۵ سال پریم کنوار نے تین سو بہادروں کے ایک
جرار دستے سے برودا نگری پر چڑھائی کی۔ برودا نگری والوں نے
ان کا مقابلہ آخری دم تک کیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ پریم کنوار کے
جوش و استقلال کے سامنے ان کی کچھ پیش نہ چلی۔ جس طرف پریم
کنوار اپنی فوج لیکر بڑھتا تھا۔ ہزاروں سر قلم کر دیتا تھا۔ اس نے
برودا نگری کو جلد فتح کر لیا۔ اور رئیس برودا نگری جس کا نام جیرامل
تھا۔ گرفتار ہو گیا۔ جس کو پریم کنوار نے تیروں سے بری طرح ہلاک
کرایا۔ اس نے برودا نگری کو فتح کر کے اس کے تمام علاقہ جات فوج
کو جلا کر اپنا مستقل انتظام کیا۔ اور مستقل سکونت اختیار کی۔ پھر

[illegible]

اور اپنے جسم سے جمالی جوہر [illegible]

کی شعاعوں کو منعکس کر کے [illegible]

[illegible] جب حضرت [illegible]

ایسا واقعہ پیش آیا جس سے [illegible]

[illegible]

عالم [illegible] جس سے [illegible]

[illegible] روشنی ڈالی جائے گی۔ [illegible]

[illegible]

کی گدی پر قبضہ کر لیا۔ جو راجہ کے ہمدردوں کو ناگوار گذرا۔ جس پر انہوں نے باہمی مشورہ کرکے فیصلہ کیا کہ مہاراج بکرم کو جو اس راج کا اصلی وارث ہے۔ اور اب گرو کل میں آزادانہ زندگی بسر کر رہا ہے جس کو پرماتما نے راج کرنے کی ایک عجیب طاقت عطا کی ہے۔ بلا کر راج سنگھاسن گرہن کرنے کے لئے پرارتھنا کی جائے۔ وہ ہر طرح سے راج کا بوجھ اٹھانے کے یوگیہ ہے ۔۔

اس طرح سے ایک وفد امیروں۔ وزیروں اور برہمنوں کا بکرم کی سیوا میں گیا۔ اس سمے مہاتما بکرم آسن پر براجمان سندھیا میں مشغول تھے۔ سندھیا کے پشچات سب لوگوں نے خدمت میں حاضر ہو پرارتھنا کی۔ اے مہاتما تو دھنیہ ہے۔ دھنیہ ہے تیری کشتری کل جس میں آپ کو اُتپن ہونے کا سوبھاگیہ پراپت ہے اے دکھ ساگر سے پار کرنے والے مہاتما۔ کیا آپ اس سنسار میں اکیلے ہی سکھی رہو گے؟ کیا آپ تنہائی زندگی وتیت کرکے موکش پراپت کرنا چاہتے ہو؟ آپ کو معلوم ہو کہ آپ کے بھائی مہاراجہ بھرتری راج تیاگ کر دنیا سے کنارہ کش ہو جنگل میں چلے گئے ہیں اور ہم لوگ دکھ ساگر میں دھکیل دیئے گئے ہیں۔ وہ راجدھانی جو کہ اپنے دھرم کرم کے لئے مشہور تھی۔ آج انیائی۔ اتیاچاری دیواس کے قبضے میں ہو گئی ہے۔ جو کہ اپنے ظلم و ستم میں یکتا ہے۔ جس سے آج آپ کی ساری پرجا بیزار ہے۔ اس دشا میں سوائے آپ کے ہماری رکشا کرنے والا کوئی نہیں۔ اس لئے آپ پرجا کی رکشا کیجئے۔ اور ظالم کے ظلم سے پناہ دلایئے ۔۔

مہاراجہ بکرم بھرتری کے راج تیاگن کا سماچار سن کر بیحد چکت تھا۔ اور مہاتما لب ہو بولا۔ اے مالوہ راج کے لوگو۔ وشنو دھرم کے پجاری ایشور کے بھگتو۔ آپ لوگوں کے پیارو۔ میری اچھا تھی کہ اس جگت سنسار میں گھور پاپ بڑھ رہا ہے۔ تمام سنسار اس کے جھگڑوں میں لگا ہوا ہے۔ یہ جو نہیں سمجھ کر میں سنسار کو چھوڑ کر ایشور بھگتی میں زندگی گذاروں۔ اور آپ کے دکھ کو دور کروں! اس لئے لو چلو۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ مجھ کو قوم کی عزت میں ہی میری خوشی ہے ۔۔

دیواس کا قتل کرنا

اس قوی ہیکل شستر ودیا کے دھنی۔ بال برہمچاری مہاراجہ وکرم نے جب مالوہ کی راجدھانی میں قدم رکھا۔ اور دیواس کو حکمران پایا تو اس کے غصے کی کوئی انتہا باقی نہ رہی۔ فوراً یودھاؤں کو اکٹھا کر اپنی تیر کمان ہاتھ میں لے کر دیواس پر چڑھائی کی۔ پھر کیا تھا۔ چند گھنٹوں کی جنگ و جدل کے بعد دیواس کا سر دھڑ سے الگ نظر آنے لگا۔ وکرم کی فتح کے جیکارے بجنے لگے۔ ظلم کا ناش ہوا۔ اس کی جگہ امن کی ستھاپنا ہوئی۔ وکرم خوشی کے شادیانوں کے ساتھ اپنی موروثی راجدھانی کے تخت پر جلوہ افروز ہوا ۔۔

اس طرح اس کی بہادری کی دھاک چاروں عالم میں پھیل گئی۔ اس کی بہادری۔ ہمت اور حوصلہ کی کہانیاں ہر فرد و بشر کی زبان پر آنے لگیں ۔۔

مہاراجہ بکرم کی فتوحات

[illegible]

[illegible]

فرشتوں کا پڑاؤ

[illegible]

धन्वन्तरिः क्षपणकामरसिंहशङ्कुवे-
तालभट्टघटकर्परकालिदासाः।
ख्यातो वराहमिहिरो नृपतेः सभायां
रत्नानि वै वररुचिर्नव विक्रमस्य॥

(۱) دھنونتری۔ آریوید کا نہایت مشہور وید تھا۔
(۲) کشپنک۔ بہت وچار کر جواب دینے والا تھا۔
(۳) امر سنگھ۔ امر کوش کے بنانے والا۔
(۴) شنکو۔ ہر ایک بات کو سوچنے والا اور بحث کرنے والا۔
(۵) بیتال بھٹ۔ منتری اور خوش کرنے والا۔
(۶) گھٹ کھرپر۔ پروہت۔
(۷) کالیداس۔ سنسکرت کا اعلیٰ کوی۔
(۸) وراہ مہر۔ نجم ہندسہ دان۔
(۹) وررُوچی۔ پراکرت ویاکرن کے مصنف۔
یہ نو مہا پرش دربار کے نورتن تسلیم کئے گئے۔

مہاراجہ بکرم کا سمت جاری کرنا

ایک دن وزیروں نے باہمی مشورہ کیا کہ اب مہاراجہ کی سلطنت دور دور تک پھیل گئی ہے۔ تمام ملک ان کے زیر سایہ آ چکا ہے۔ کوئی ایسا نہیں جو ان کے مقابلہ کا دم بھر سکے۔ تمام خزانے دولت سے بھرے ہیں۔ اس لئے اب مہاراجہ بکرم کو اپنا لقب شہنشاہ یعنی

کر لیا جائے۔ اور اپنے نام کا سمت جاری کیا جائے۔ سو وچار کر کے یہ سوال پیش کرنے کی پرارتھنا کی۔ مہاراجہ بکرم شنکو اور کشپنک کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ آپ ودوان ہیں۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ وہ اصل سمت وہی راجہ جاری کر سکتا ہے جس کا راج تمام پرتھوی پر ہو۔ جس کے آدھین بڑے بڑے مہاراجہ ہوں۔

منتریوں نے راجہ کا فرمان سن کر کہا۔ راجن! یہ بالکل ٹھیک ہے۔ اس لئے آپ قیصر جولیس کو جو روم کا بادشاہ ہے جس کے ماتحت بہت سے مہاراجے ہیں۔ اور اس نے اپنی طاقت سے بڑے بڑے راجوں مہاراجوں کو فتح کر کے اس قدر مغرور کر دیا ہے۔ جن کا اٹھنا محال ہے۔ بہت راجوں کو قید میں ڈال رکھا ہے۔ جو اس کے آگے تمام یورپ اور ایشیا کے راجے سر تسلیم خم کرتے ہیں اس لئے آپ کا پہلا فرض ہے کہ آپ اس ظالم راجہ کے پنجہ سے تمام راجوں مہاراجوں کو جو کہ ظلم و ستم کی چکی سے عاجز اس کے قید خانوں میں سڑ رہے ہیں۔ آزاد کرا دیں۔ اس سے آپ کی نیک نامی اور شہرت ہوگی۔ پھر آپ سمت بھی بلا کھٹکے جاری کر سکیں گے

حسب مشورہ وزراء مہاراجہ بکرم نے شہنشاہ جولیس سے جنگ چھیڑ دی۔ چند ہی دنوں کی لڑائی کے بعد مہاراجہ بکرم کامیاب ہوا۔ تمام راجوں مہاراجوں کو آزاد کرا شہنشاہ جولیس کو قید کر کے اپنی راجدھانی اجین میں لے آیا۔ اس طرح تمام دنیا پر اپنا سمت جاری کیا۔ اور اپنا لقب وکرم آدتیہ رکھا۔ جس سے مہاراجہ وکرم آدتیہ نے راجہ جولیس کو تمام عزت و شان کے ساتھ

روم کا راج اس کو عطا کر روم کی طرف روانہ کیا۔ جہاں جا کر وہ حکمرانی کرنے میں مشغول و مصروف ہو گیا ۔

مہاراجہ بکرم آدیتیہ کا پراوپکار

مہاراجہ بکرم آدیتیہ بہت پراوپکاری تھا۔ یہ پراوپکار میں ہر وقت مصروف رہتا تھا۔ اس نے اپنے راج میں ہر ایک [illegible] کے وظیفے مقرر کئے تھے۔ جن سے علم و ہنر میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی ہونے لگی۔ یہ خود زمین پر چٹائی بچھا کر سوتا تھا۔ اور اپنے اشنان کے لئے خود ہی دریا سے پانی بھر کر لاتا تھا ۔

راجہ سالباہن سے لڑائی اور موت

[illegible] کشمیر فتح ہو کر مہاراجہ بکرم آدیتیہ کے آدھین آ چکا تھا۔ [illegible] سیتا [illegible] بہت وہاں پر حکمرانی کر رہا تھا۔ [illegible] کشمیر بھی جنگلوں میں اپنی فوج جمع [illegible] سالباہن کا گھنڈ وہاں سے چلا۔ کنشک [illegible] کے چہرے سے جلال ٹپک رہا تھا۔ [illegible] فوج کا دستہ دیکھ کر کشمیر پہنچ [illegible] کنشک کی تلواروں میں بہت [illegible] خوشی میں [illegible] نے سالباہن [illegible]

روانہ کیا۔ جس وقت سالباہن نے بے خبری میں اُجین پر حملہ کیا اُجین اُسی وقت بہادر وکرم اپنی شور بیر فوج کو لیکر مقابلے کے لئے میدان میں اتر آیا۔ اور خونخوار جنگ شروع کر دی۔ کئی روز تک بے انتہا خونریزی ہوتی رہی۔ دونوں طرف کے ہزاروں آدمی لڑائی میں کام آئے۔ بہادر کشتری جس طرف اپنی تلواروں کا رخ پھیرتے تھے۔ اسی طرف ہزاروں کے سر قلم کر دیتے تھے۔ جب دونوں طرف کی بہت سی فوج میدان جنگ میں کام آ چکی۔ بیر وکرم آدیتیہ اپنی تلوار میان سے نکال خود میدان جنگ میں آ ڈٹا۔ اور اپنی بہادری کے جوہر دکھانے لگا۔ سالباہن کو اس قدر زخمی کیا۔ کہ وہ اس کی تلوار کے آگے اب نہ ٹھہر سکا۔ وہ بری طرح زخمی ہو میدان جنگ سے بھاگ نکلا۔ چونکہ مہاراجہ وکرم بھی بہت زخمی ہو چکا تھا۔ اس لئے اس کے جان نثاروں نے اس کو موقع پا کر محلوں میں پہنچا دیا ۔

مہارانی سکھاوتری کا جنگ

جب مہارانی سکھاوتری نے دیکھا کہ راجہ کنشک ہزاروں کی جرار فوج لیکر مہاراجہ بکرم آدیتیہ کے محلوں کو گھیرا ڈالے بیٹھا ہے اور شور بیر کرم یوگی وکرم بیہوش پڑا ہے۔ اپنے [illegible] سو کشتری بیروں کو ساتھ لے میدان جنگ میں کنشک کے مقابلے پر جا ڈٹی۔ مہارانی تھا کشتری سورماؤں کی تلواروں نے دشمن کی فوج کے چھکے چھڑا دیئے۔ اور کنشک بھی خونریزی سے تنگ آ گیا۔ اور صلح کے لئے آواز بلند کی۔ رانی نے کنشک کو شرن میں آیا جان کر

بخش دیا۔ اور اپنی فوج کو محلوں کی طرف واپس جانے کا حکم دیا۔ چونکہ
مہارانی کی فوج محلوں کو واپس جا رہی تھی۔ یکایک کنشک نے پیچھے سے
حملہ کر دیا۔ تب کیا تھا۔ رانی کی فوج … بھیڑ کی طرح دشمن کی فوج
پر ٹوٹ پڑی۔ … کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ رانی بھی
بری طرح زخمی ہو … پر آ گری۔ جب … نے اپنی چالاکی اور
دانائی سے فوراً … اس لڑائی میں سخت …
کشتری … کام آئے۔ … میں سے چار باقی بچے ہوں
چونکہ مہاراجہ وکرم آدتیہ پہلے ہی زخمی ہو کر محلوں میں آ چکا تھا۔ اور
… جنگ کے حالات اور مہارانی کی مردانگیاں سن سن
کر اپنی زندگی کے … رہا تھا۔ کہ کسی نے باہر سے آ کر خبر دی۔ کہ
مہارانی … دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار کر خود بھی … گود میں
چلی گئی۔ مہاراجہ وکرم چونکہ مہارانی کی نشان بازی کا قائل تھا۔ اس خبر کو
سنتے ہی اپنی زبان سے … کرتا ہوا کہ اے ایشور آپ کو یہی
منظور تھا۔ سرگباش ہو گیا ہے

جس وقت مہارانی کے زخمی … کو لایا گیا۔ تو مہارانی نے اپنی
… اپنے پتی کو … میں بیٹھے ہوئے دیکھ کر خود
بھی پران تیاگ دیئے۔ اور اپنے پتی کے پاس دیولوک میں پہنچ گئی
چونکہ مہاراجہ وکرم آدتیہ کے سوائے ایک کنیا کے کوئی لڑکا نہ تھا۔ اس
نے اس کو … وکرم … ریتی کے …
پر جانے گیا۔ پس جب تک … اور سورج چندرما … ہیں
جب تک … اپنی جگہ پر قائم ہے۔ جب تک آریہ جاتی کا بچہ بچہ

جانی ہے۔ تب تک … جھلکت … پڑھ پڑھ کر
دل … بیر وکرم آدتیہ کا نام روشن رہیگا۔ اس کی … سے ہر ایک
بھارتی بچہ کو سبق گرہن کرنا چاہیئے ہے

مہاتما بھرتری

مہاتما بھرتری مہاراجہ گندھرب سین کے پتر تھے۔ آپ کے دو بھائی
آپ سے بڑے … اور وکرم تھے۔ بھرتری … کے … اس
طرح … گدی نشین ہو گئے۔ مگر … کا
سایہ آپ کے سروں سے جلدی ہی اٹھ گیا۔ اس وقت وکرم …
سر پر موجود رہے۔ راج پاٹ کا … بھی وکرم تھا۔ مگر … کی
عجب لیلا ہے۔ کہ وکرم گدی کو گرہن کرنے سے انکاری ہو … چھوٹے
بھائی کو راج … جنگلوں میں … چلا گیا۔ تب بھرتری
نے راج کی باگ ڈور ہاتھ میں لی۔ اور … انجام دیتے رہے۔
آپ نے راج سنگھاسن پر بیٹھتے ہی راج کو بہت … دی۔ کیونکہ
آپ … اور … پوری … رکھتے تھے۔ آپ نے
پرجا کی بہتری اور بہبودی کے لئے … قانون چلائے جو
جاری … جن کی آج … قدر و منزلت ہے ہے

بھرتری کی شادی

چونکہ آپ نے راج کی شان حکومت اپنے ہاتھ میں سنبھالی تھی
اس لئے آپ کو امیروں وزیروں نے شادی کے لئے کہا۔ جس کو

[illegible]

مہارانی کی عیاشی کا بھید

[illegible]

[illegible]

مہاراجہ بھرتری کا اُپدیش

[illegible]

کنور ونگل

پریم کنوار کا چھوٹا بھائی تھا۔ یہ بھی اپنے بڑے بھائی کے ہمراہ ملک کی سیوا کرنے کے لئے گھر سے نکل آیا تھا۔ بنگال میں [illegible] گیا۔ پھر اس نے اپنی راجدھانی بمقام پٹن گجرات میں قائم کی۔ اس نے بھی پریم کنوار کی طرح بڑا [illegible] بدھ مت والوں کو ناش کر کے ویدک دھرم کو پھر سے جیوت کیا۔ جین مت سے بودھ راجوں کو پراست کر ان کے علاقے اپنے قبضے میں کر لئے۔ یہ بڑا بہادر اور دانا تھا۔ اس کی بہادری کی دھاک چاروں عالم میں بج رہی تھی۔ اس کی نسل میں مہاراجہ سودھی نام کا فرمانروا سنقتال میں ہوا۔ جس کی نسل میں مہاراجہ سالباہن ہوا۔ جس نے مسلمین قوم کا ناش کر کے ویدک دھرم کا پھر پرچار کیا۔

راجہ سودھی

مہاراجہ ونگل کی اولاد میں سودھی نام کا راجہ ہوا ہے۔ یہ سنقتال میں حکمران تھا۔ اس کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھی۔ یہ راجہ اپنے لخت جگر کے گم ہو جانے سے دکھی ہو کر جنگلوں میں چلا گیا۔

سالباہن

یہ چار سال کی اوستھا میں گھر سے گم ہو گیا تھا۔ اس سمے سے

(۷) جہاں تک ہو سکے اپنا کام چھوڑ کر دوسرے کی سہائتا کرے۔ اس سے ہی سچا سکھ مل سکتا ہے اور پرماتما کی طرف اونچی ہو سکتی ہے۔

(۸) جو چاہے گھر میں بیٹھ [illegible] بنوں۔ تو اس کو لازم ہے کہ وہ مصیبت و خوشی میں اپنی زندگی کو یکساں رکھے۔

(۹) وید کے گیان کو پراپت کر کے دنیاوی خواہشوں کو تیاگ دے۔

(۱۰) کام دیو کی آگ سے عیش و عشرت کی آگ بھڑکتی ہے۔ اس لئے آدمی کو برہمچریہ برت دھارن کر کے ہمیشہ کام دیو کی چیشٹا سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ عیش و عشرت سے عقل، خود بخود رکی اور خیالات کی پاکیزگی سب کا ناش ہو جاتی ہے۔

(۱۱) ہمارا آدمی کو ہر ایک پرانی سے پریم پورک رہنا چاہئے۔

بھرتری ہری جی نے گرو اوپدیش سے شاہی لباس اتار فقیروں کا لباس دھارن کر جنگل کو روانہ ہوا۔ وہ ایک عرصہ دراز تک [illegible] گرو کی خدمت کرتا رہا۔ اور گیان کو پراپت کیا۔ یوگ ودیا کو گرہن کیا۔ مہاتما بھرتری ہری نے ویراگ گرہن کر کے بہت سی پستکیں لکھیں۔ مہاتما بھرتری ہری کی بھگتی کی کہانیاں آج بھی بچہ بچہ کی زبان پر ہیں۔ ہمارا [illegible] کر کے ہر سال بھرتری ہری کا ناٹک کھیلے جاتے ہیں۔ مگر افسوس ہمارے ملک کے نوجوان بھرتری ہری کے اوپدیش کو دل میں گرہن نہیں کرتے۔ اگر بھرتری ہری جی کے جیون سے کچھ سکشا حاصل کی جائے۔ تو وہ کبھی دکھ ساگر میں نہیں جا سکتا۔ اس مہاتما کا نام ہمیشہ زندہ رہیگا۔

چنانچہ راجہ سورج [illegible] مشکلات میں گھرا ہوا تھا۔ یہ بات [illegible] کر رہا تھا [illegible]
ہو گئے تھے۔ اس دوران میں ساویا ہن جس کا اصلی نام شانک جھرن
تھا۔ ایک گمار کے گھر میں پرورش پا رہا تھا۔ سات سال کی عمر میں
یتیم ہو گیا۔ ایک روز ترہٹ [illegible] کے ہاں آکر ملازم ہو گیا۔
راجہ ترہٹ کی اکلوتی چندر کلا تھی۔ جو کہ اپنی خوبصورتی کے لحاظ
سے وشنو پری کے حق [illegible] ایک چندر کماری کو بھائی سمجھتی۔ جس کا نام
[illegible] تھا۔ [illegible] وہ خوبصورت جمال کے ہمراہ ساویا ہن بھی
کھیلا کرتا تھا۔ چندر کماری اور ساویا ہن کی محبت ایک دوسرے سے
بڑھنے لگی۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ ایک روز جنگل میں
جا کر چندر کماری اور ساویا ہن دونوں نے آپس میں شادی کر لی۔ اور
پوشیدہ طور سے گرہست بسر کرنے لگے۔ ہوتے ہوتے چندر کماری
کو ایک دن حمل ہو گیا۔

دوسری طرف راجہ ترہٹ اپنی کنیا کو جوان دیکھ کر [illegible] پہنچے کے
اس کی شادی کے فکر میں تھا کہ وقت شیام چرن موریہ نے
جو کہ مہاراجہ چندر گپت کی نسل سے مگدھ پر حکمران تھا۔ [illegible]
راجہ ترہٹ سے چندر کماری کی شادی کے لئے درخواست کی۔
راجہ ترہٹ نے اس پیغام کو بڑی خوشی سے سنا اور منظور کیا۔ شادی
کی تیاریاں کرنے لگے۔ اس کی خبر چندر کماری کو ملی تو وہ بیہوش ہو کر
زمین پر گر پڑی۔ راجہ ترہٹ نے فوراً حکیم وید بلوا کر چندر کماری
کا علاج شروع کیا۔ آخر کار ویدوں نے چندر کماری کی بیماری کی
تشخیص کی۔ اور حمل کا راز بتایا۔ جس کو سن کر راجہ ترہٹ کے ہوش

اڑ گئے [illegible] ہو گئے۔ خفیہ تحقیقات کرائی گئی [illegible]۔ جس سے راجہ
ترہٹ نے ساویا ہن کو گھر سے نکال دیا۔

راجہ شیام چرن موریہ کی شادی

چونکہ شیام چرن موریہ چندر کماری کے حسن و جمال پر اس قدر
فریفتہ ہو گیا تھا۔ اور اس کی محبت میں اتنا غرق تھا کہ وہ دھرم
کرم سب بھول گیا۔ اس کو تمام [illegible] سے الگ کر دیا گیا۔ مگر وہ فوراً
[illegible] چندر کماری سے شادی کر کے اپنے محلوں میں لے گیا۔ اور عیش
و عشرت میں مگن ہو گیا۔

لیکن موریہ چندر کماری کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا [illegible]
[illegible] شیام چرن کے ہمراہ [illegible]
[illegible] کی اجازت تھی۔ چندر کماری [illegible]
[illegible] ساویا ہن [illegible]
[illegible] ایک دن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

راجہ کرن سنگھ [illegible] کشمیر کی ملازمت میں داخل ہو گیا۔ راجہ کرن سنگھ [illegible] بھی اس خوبصورت [illegible] کو پا کر بہت خوش ہوا [illegible] ایک دستہ اس کے [illegible] کی آگیا تھی۔ جس سے سالباہن [illegible] جنگ سے [illegible] وہ جول کرتا رہا ۔

سالباہن کا زخمی ہو میدان جنگ سے بھاگنا اور

برہمن کی ملاقات

چونکہ وہ لوگ وحشی [illegible] سالباہن چار سال کی اوستھا میں ہی گھر سے گم ہو گیا تھا جس سے شکل و صورت [illegible] جس کے سبب سے بھائی [illegible] کوئی [illegible] کام نہیں تھا [illegible] وقت [illegible] سالباہن میدان جنگ سے [illegible] [illegible] کے [illegible] جہاں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] دونوں بھائی [illegible] ایک دوسرے سے [illegible] بھائی کی ملاقات ہوئی ۔

اس کے [illegible] سالباہن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس کے ہمراہ چلی گئی ۔

ڈھانو دیو

ڈھانو دیو [illegible] راجہ [illegible] کی دو بیٹیاں [illegible] ایک کا نام [illegible] اور دوسری کا نام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

کنور بیر بھان

یہ مہاراجہ اگرسین کا ساتواں لڑکا تھا۔ اس کی اول شادی مہاراجہ چیتہ چند والے پورن جی کی کنیا چندرا دیوی سے اور دوسری مہاراجہ [illegible] کی کنیا شوبھتی سے ہوئی تھی۔ جن کے بطن سے چار لڑکے اور چار لڑکیاں اور تین [illegible] ہوئیں۔ جن میں سے جیت [illegible] ایک لڑکا [illegible] کنیا تو رانی چندرا دیوی سے جو گر راج [illegible] کہلائی۔ دوسری رانی شوبھتی کے بطن سے [illegible] تین لڑکے اور تین کنیا [illegible] پھول دیوی [illegible] ہو کر [illegible] کہلائیں۔ باقی حالات اس کی اولاد کے [illegible]

کنور راج دیو

[illegible]

کنور جیت جنگ

یہ مہاراجہ اگرسین کا آٹھواں کنور تھا۔ اس کی اول شادی [illegible] کے راجہ [illegible] کی کنیا [illegible] سے ہوئی۔ دوسری شادی راجہ [illegible] سنگھ کی کنیا [illegible] دیوی سے ہوئی۔ رانی [illegible] کے بطن سے [illegible] دو لڑکے اور [illegible] دیوی [illegible] کی اور [illegible] تین کنیا پیدا ہوئیں۔ جن کی اولاد راج [illegible] کہلائی۔ دوسری رانی [illegible] کے [illegible] چند [illegible] لڑکے اور [illegible] دیوی۔ [illegible] تین کنیا [illegible] جن کی اولاد [illegible] کہلائی۔ اس کی اولاد میں [illegible] کی اولاد میں [illegible] پیدا ہوا۔ جس نے آگرہ [illegible] کو آباد کرایا۔

کنور [illegible]

یہ مہاراجہ اگرسین کا دسواں لڑکا تھا جس کی اول شادی [illegible] کے راجہ [illegible] کی بیٹی [illegible] دیوی سے دوسری شادی راجہ [illegible] کی کنیا [illegible] سے ہوئی۔ جس سے مہارانی [illegible] کے بطن سے [illegible] ایک لڑکا اور [illegible] ایک کنیا پیدا ہوئی۔ جن کی اولاد راج [illegible] کہلائی۔ مہارانی [illegible] سے [illegible] تین لڑکے [illegible] دیوی۔ [illegible] تین کنیا [illegible] ہوئیں جن کی اولاد [illegible] کہلائی جن میں [illegible]

[illegible]

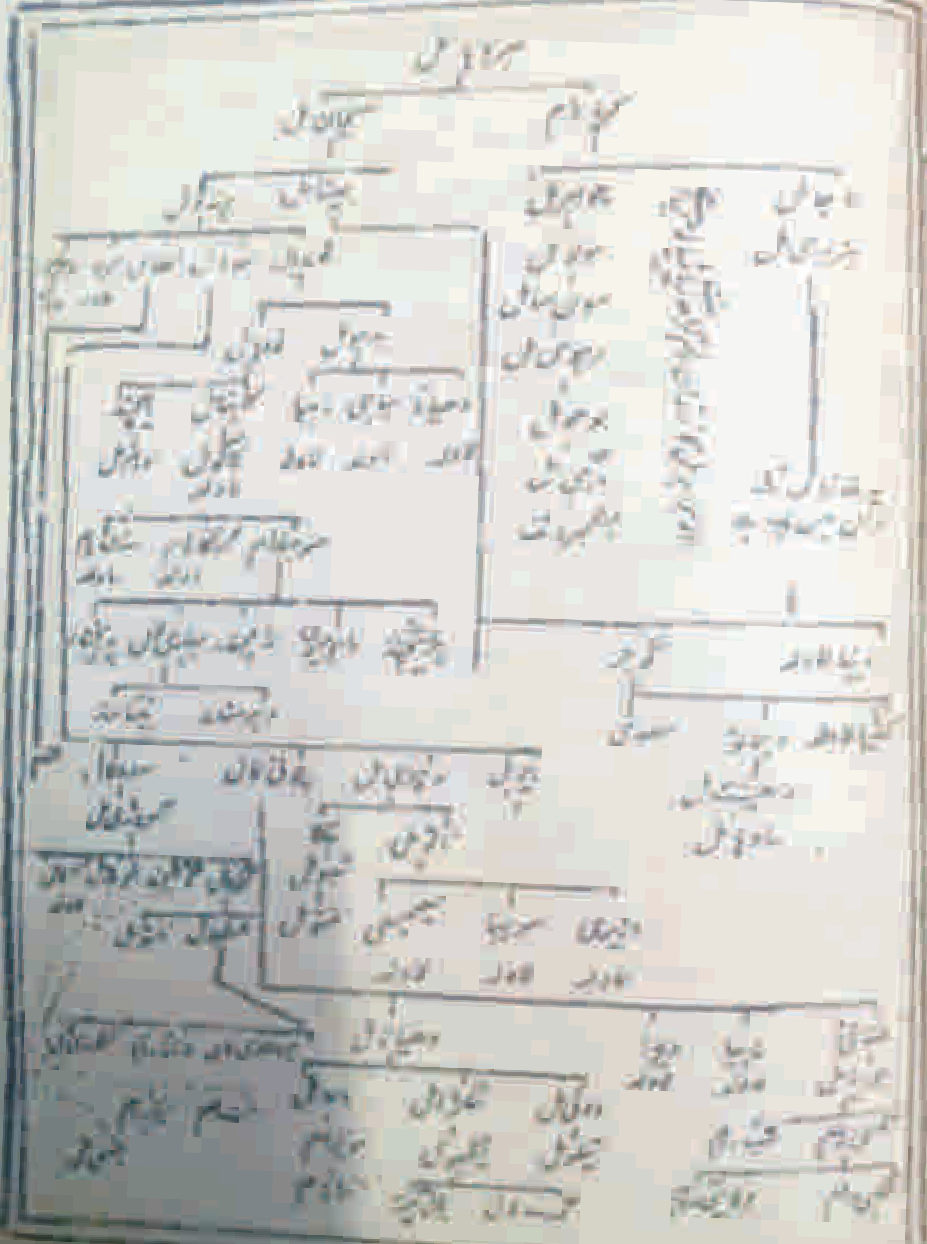

[illegible] میاں [illegible] اور چھوٹا [illegible] ولادت [illegible]
[illegible] وغیرہ [illegible] پیدا ہوئے۔
تپّہ کے گاؤں میں [illegible] کی اولاد میں [illegible] چودھری
[illegible] میں بھیجرل کو حکم ہوا۔ [illegible] کے بڑے لڑکے [illegible] سے
[illegible] آباد کیا۔ جو کہ اب دھنول کے قریب [illegible]
[illegible] جو کہ صرف [illegible] آباد [illegible] کے [illegible]
[illegible] کی اولاد دھنولیہ [illegible]
وال۔ [illegible] سے گاؤں میں آباد [illegible] اور
[illegible] زندگی بسر کر رہی ہے۔ [illegible]
[illegible] حاصل ہے۔

شجرہ نسب بھیجرل دھنولیہ

بھیجرل
[illegible] رام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رام
[illegible]
[illegible]

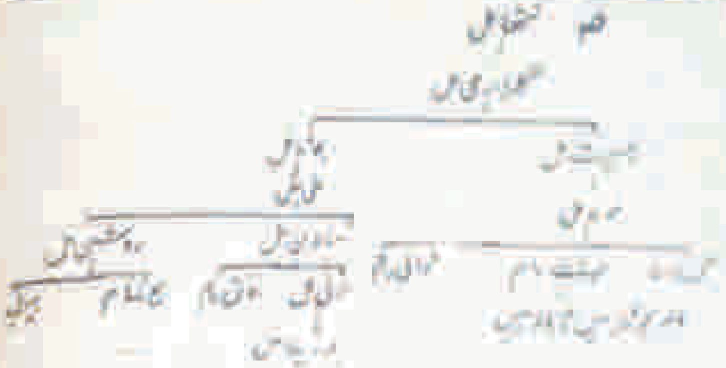

کنور امرت سین

یہ مہاراجہ اگرسین کا [illegible] تھا۔ جس کی اول شادی [illegible] سے ہوئی۔ دوسری شادی راجہ [illegible] کی کنیا [illegible] سے ہوئی [illegible] کے بطن سے [illegible] لڑکے [illegible] دوسری [illegible] سے [illegible] کنیا [illegible] جن کی اولاد [illegible] کہلائی۔

کنور اندرمل عرف اندرسین

یہ مہاراجہ اگرسین کا [illegible] تھا۔ جس کی پہلی شادی راجہ [illegible]

[illegible] کی کنیا [illegible] دیوی سے ہوئی جس کے بطن سے [illegible] ایک لڑکا اور [illegible] ایک کنیا [illegible] ہوئی [illegible] کہلائی۔ دوسری شادی راجہ [illegible] کی کنیا [illegible] سے ہوئی جس کے بطن سے [illegible] لڑکے اور [illegible] کنیا [illegible] جن کی اولاد [illegible] کہلائی۔

کنور تاراچند

یہ کنور مہاراجہ اگرسین کا [illegible] بیٹا تھا۔ جس کی اول شادی [illegible] کی کنیا [illegible] سے ہوئی جس کے بطن سے [illegible] دو لڑکے اور [illegible] ایک کنیا [illegible] کی اولاد [illegible] کہلائی۔

دوسری شادی راجہ [illegible] کی کنیا [illegible] سے ہوئی جس کے بطن سے [illegible] لڑکے [illegible] جن کی اولاد [illegible] کہلائی۔

کنور سندھاپت

یہ مہاراجہ اگرسین کا [illegible] بیٹا تھا۔ جس کی اول شادی راجہ [illegible] کی کنیا [illegible] سے ہوئی جس کے بطن سے [illegible] ایک کنیا [illegible] جن کی اولاد [illegible] کہلائی۔ دوسری شادی راجہ [illegible] کی کنیا [illegible] سے

ہوئی۔ جس کے بطن سے ریلا شو۔ ویدا شو۔ گھوور شو تین لڑکے
ضرور تی، سرسوتی، یا جو تی نہیں گنتیا تک پیدا ہوئیں۔ جن کی اولاد میں
جنسی کہلائی۔ اس کی اولاد میں ہی ایلا شو کی اولاد میں مہاتما گوتم بدھ
بانی بدھ مت پیدا ہوا ۔

مہاتما بدھ

جس وقت جبکہ بھارت ورش میں مت متانتروں کی اندھیری
چھا رہی تھی۔ اس وقت جبکہ ویدک گیان لوپ ہو رہا تھا۔ برہمن
لوگ اور دنیا کے دھارمک آریہ لوگوں کو الٹے مارگ کی طرف لے جا رہے
تھے۔ اہنسا دھرم کو ترک کر کے ہنسا کو دھرم مان بیٹھے تھے۔ یگیوں کے نام پر
ہزاروں بے گناہ جانوروں کو مار دیا کرتے تھے۔ دھرم اب و پروہتوں
کی کرپا سے سنسار کے کشٹ دور کرنے کے لئے مہاتما گوتم بدھ کو
جنم لینا پڑا۔ وہ راجہ شدھودھن کے گھر ہوا ۔

یہ لڑکپن شروع سے ہی فکروں میں مبتلا رہنے لگا۔ گویا اوائل عمر میں
ہی دنیا کے پاپ اور دنیا کی بے ثباتی نے اپنا اثر ان کے دل پر
جما لیا تھا۔ مہاتما گوتم جب جوان اوستھا کو پراپت ہوئے۔ تو ان کے
پتا نے ان کی شادی کوسل کے راجہ کی لڑکی یشودھرا سے کر دی۔
دس سال کے بعد ان کے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ مہاتما کی عمر شروع
سے ہی اس خیال میں محو تھا کہ یہ دنیا کیا ہے دنیا میں ان کے اندر اس
قدر پاپ کیوں ہیں۔ کس طرح دور ہوں۔ آخرکار مہاتما بدھ اس سوچ
و چار میں ایک رات گھر سے نکل گیا۔ شاہی لباس اتار فقیری لباس

دھارن کیا۔ کئی سالوں تک ودیا کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹکتا رہا
مگر سنتوش نہ ہوا۔ آخرکار بعد مدت گیان چکشو کھلے۔ دل کو خیال
ہوا کہ ہر ایک پرانی ماتر سے پریم کرنا۔ اپنی زندگی کو پاکیزگی سے
گزارنا ہی وہ مکتی کا سادھن ہے۔ جس سے پرماتما ایک روحانی سچی
ہے اور انسان کو پورا اطمینان حاصل ہو سکتا ہے۔ یہی دھرم کی سچی
سیڑھی ہے۔ اس کا پرچار کرنا اب دوسروں کو لانا بھی ...

بدھ کا پرچار

تب مہاتما بدھ نے ان اصولوں کا پرچار شروع کیا۔ جس سے
ہزاروں دھرم ابھلاشی آپ کے اصولوں کو مان آپ کے انویائی ہو گئے
یہاں تک کہ آپ کی تعلیم کے آگے راجوں مہاراجوں نے سر جھکایا۔
سارا مگدھ، ویشالی اس کے ارد گرد کا علاقہ اس کا پیرو ہو گیا۔ اس کا
جوان چین اور ... بھی بدھ دھرم کے پرچار میں کامیاب رہے ۔

مہاتما بدھ کی تعلیم

مہاتما بدھ نے نروان کی تعلیم دی۔ اس کے نزدیک ذات پات
کی تمیز نہ تھی۔ وہ ہر ایک کو ایک جیسا سمجھتا تھا۔ بدھ دھرم
میں سب برابر کا درجہ پاتے تھے۔ امیر غریب کا لحاظ نہ تھا۔ اگر
کوئی تمیز تھی تو وہ لیاقت اور نیکی کی تھی۔ چنانچہ بدھ مت کے نزدیک
سما یہ ایک شخص اپالی کو جو کہ ذات کا نائی تھا۔ اور دوسرا سنیتا
جو جنم سے بھنگی تھا۔ اچاریہ کی پدوی ملی ۔

مہاتما بدھ کے اُصول

(۱) چوری نہ کرنا (۲) کسی کو نہ مارنا (۳) زنا نہ کرنا (۴) جھوٹ نہ بولنا (۵) کسی دوسرے کے برخلاف چغلخوری نہ کرنا (۶) لالچ نہ کرنا (۷) نفرت نہ کرنا (۸) جہالت سے بچنا۔ ان اصولوں سے پایا ثابت ہوتا ہے۔ کہ مہاتما بدھ کا خاص منشا ویدک دھرم کو پھر جیوت کرنے کا تھا۔ کیونکہ یہ تمام اصول بوجہ جہالت اور دقیانوسی کے لوپ ہو گئے تھے۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ از سرِ نو ہر ایک شخص کی زندگی میں پرویش ہو جائیں۔ جس سے سنسار میں شانتی تھا سچا سکھ نصیب ہو۔ اس لئے ہی مہاتما بدھ نے ہر ایک انسان کے چلنے یوگ آٹھ پرکار کا سچا مارگ بتلایا تھا۔ جس پر انسان عمل کرتا ہوا سچا سکھ پراپت کرے وہ یہ ہے۔ سچا وشواش۔ سچا خیال۔ سچا واکیہ۔ سچا کرم۔ سچا ذریعہ معاش۔ سچا پرشارتھ۔ سچی سمرتی اور سچا دھیان۔ یہ ایسا راستہ ہے۔ جس پر عمل کرتا ہوا انسان غلامی سے بچ سکتا ہے۔ دوسری طرف تارک الدنیا ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔

اس طرح مہاتما بدھ آخر دم تک اپنے شدھ پوتر جیون سے اپدیش کا نشاد دیتے ہوئے ۴۸۳ قبل از مسیح پرماتما کی پیاری گود میں چلے گئے۔ وہ پون آتما ۵۶۳ قبل از مسیح اس تخت دنیا پر اپنی رحمت ابر سے دُنیا کو فیضیاب کرنے کے لئے آیا تھا۔ ۴۸۳ قبل از مسیح واپس

ل بودھ گیا (بہار) [illegible] جہاں سے [illegible] دی جاتی تھی۔ [illegible] مہاتما بدھ ہوئے تھے۔ [illegible] ہوا تھا اس [illegible] سے انکو [illegible] کی یدھ بی لی۔

چلا گیا۔ اس طرح سے اس پوتر آتما نے اپنے جیون سے ۸۰ برس بھارت ورش کی بھومی پر دھرم کی برسات کی۔ جس برسات سے دُنیا کا الغرض یہ وہ تمام عالم فیضیاب ہوا۔

کنور جھتول

مہاراجہ اگرسین کا پندرھواں لڑکا تھا۔ اس کی اوّل شادی راجہ سنہ صورا سنگھ تارا شہر کی راجکماری گوہتی سے ہوئی جس کے بطن سے پرجھول ـ لوکھلے لال دو لڑکے اور گیان وتی۔ گمان دیوی کی دو کنیا ہیں اُوتپن ہوئیں۔ جن کی اولاد راج ہنسی کہلائی۔

دوسری شادی کی راجہ ہاسک کی کنیا راداوتی سے ہوئی۔ جس کے بطن سے چھالا شو۔ لولا لشو۔ تارا شو تین لڑکے اور کھوتی۔ لولاوتی۔ گوونتی تین کنیا ہیں پیدا ہوئیں۔ جن کی اولاد رلیں ہنسی کہلائی۔

کنور نار سنگھ عرف نار سین

مہاراجہ اگرسین کا سولھواں بیٹا تھا۔ اس کی اوّل شادی مہاراجہ یشی واٹے سندھو پور کی کنیا بیل وتی سے ہوئی۔ جس کے بطن سے گیندالال ایک لڑکا کلم دیوی ایک کنیا پیدا ہوئی۔ جن کی اولاد راج ہنسی کہلائی۔

ل آگرہ اچوت اپنے آپ کو جھتول کے لڑکے پرجھول کی اولاد سے مانتے ہیں۔ اور اپنا خطاب اگروت رکھتے ہیں۔

ل کنور نار سین اور کنور دھوسین کی اولاد کے حالات دستیاب نہیں ہوئے آگے کوشش کر کے دوسرے ایڈیشن میں درج کئے جائیں گے۔

دوسری شادی راجہ باسک کی کنیا اشاوتی سے ہوئی۔ جس کے بطن سے تین لڑکے بھوپا شو۔ بھوما شو۔ سمبرت پرشاد۔ اور تین کنیائیں سلونا دیوی۔ سمردیا دیوی۔ ساما دیوی اُتپن ہوئیں جن کی اولاد بیس بنسی کہلائی ۔

کنور مادھو سین

مادھو سین مہاراجہ اگرسین کا سترھواں بیٹا تھا۔ جس کی اوّل شادی راجہ بجان والے نان پور کی کنیا موہنی سے ہوئی۔ جس کے بطن سے تین ل، جیجپال دو لڑکے اور جسو دیوی ایک کنیا اُتپن ہوئی۔ جن کی اولاد راج بنسی کہلائی ۔

دوسری شادی راجہ باسک کی کنیا نوتنگ دیوی سے ہوئی جس کے بطن سے ادھادیو۔ بھوپ دیو دو لڑکے اور پریم وتی چندرموتی دو کنیائیں پیدا ہوئیں جن کی اولاد بس بنسی کہلائی۔

کنور گنگو دھر

مہاراجہ اگرسین کا اٹھارھواں لڑکا تھا۔ جس کی اوّل شادی راجہ مدرشی والے بلک چراو کی راجکماری تاراوتی سے ہوئی۔ جس کے بطن سے روپ مکھالی۔ تنوپال دو لڑکے اور چمپا وتی ایک کنیا اُتپن ہوئی۔ جس کی اولاد راج بنسی کہلائی ۔

دوسری شادی راجہ باسک کی کنیا مدھوونتی سے ہوئی جس

نوٹ: روپ مکھالی کی اولاد آجکل اگر آوہ کی طاقت پیچھے کنگو ہتھا کہتی ہے ۔

کے بطن سے ویراج۔ شوکراشو۔ سین دیو تین لڑکے اور دیاوتی ستیا دیوی دو لڑکیاں اُتپن ہوئیں۔ جن کی اولاد اگ بنسی ورتھا تہ بنسی کہلائی ۔

چھٹا کھنڈ

جہاں تک مہاراجہ اگرسین کی اولاد کے حالات ملے ورنن کر چکا ہوں۔ اب اگروالوں کے باقی بنش کے حالات جس قدر دستیاب ہوئے ہیں۔ ورنن کرونگا۔ اور ستنے اندازہ باقی حالات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرونگا۔ امید ہے کہ میرے اگروال بھائی وچار پورک اپنے پوروجوں کے جیون پر تحقیقات کر اپنے جیون میں ان کے اولیہ گنوں کو دھارن کریں گے۔ اب اگروالوں کے گوتر دیوی۔ وید۔ شاکھا۔ سوتر۔ پرور۔ ستی وغیرہ تحریر کرتا ہوں ۔

नं.	नाम	मुख्य गोत्र	[illegible] गोत्र	वेद	शाखा	सूत्र	प्रवर
१	[illegible]	गर्ग	[illegible]	यजुर्वेद	माध्यंदिनी	कात्यायनी	पांच प्रवर
२	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	"	"	[illegible] प्रवर
३	[illegible]	[illegible]	[illegible]	सामवेद	कौथुमी	गोभिल	"

نوٹ: بنش دیوی کی اولاد یہ ہے آپ کو بنش بتا کر [illegible] دیکھو بنشاولی بنش شاکر ۔

مہاراجہ نند

قبل از مسیح ۳۲۶ء اگروہیہ کی گدی پر مہاراجہ نند حکمران تھا جس کے ماتحت اور بہت سارے اگروال راجے تھے۔ مگر مذہب سے بدھ ہونے کے کارن مہاراجہ کہلاتا تھا۔ اور حکمرانی کرتا تھا۔ اس کے ہر ایک خاندان کا مکھیا اپنے اپنے خاندان کا راجہ کہلاتا تھا۔ اگروہیہ میں اگروال بنس کے ایک سو خاندان مہاراجہ نند کی ماتحتی میں حکمران تھے۔ ان میں نند کا بھتیجا امرسین بھی ایک بڑے گھرانے کا مکھیا تھا۔ اور اچھی طاقت رکھتا تھا ۔

سکندر کی اگروہیہ پر معرکہ آرائیاں

سکندر نے گیارہ مرتبہ اگروہیہ کو فتح کرنے کے لئے اس پر حملہ کیا مگر امرسین کی بہادر اولاد نے بڑی بہادری سے اس کو بُری طرح سے زک دیکر بھگا دیا۔ سکندر ہی ویروں کی تلواروں کے سامنے تاب نہ لاکر شکست پر شکست کھا کر واپس لوٹتا رہا۔ مگر ہمت نہ ہاری۔
سکندر اعظم بڑا چالاک اور چالباز تھا۔ اب اس نے چالبازیوں اور فریبوں سے کام لینا چاہا۔ کیونکہ اس کو تجربہ ہو گیا تھا۔ کہ جب تک اگروال آپس میں پھاڑا نہ جائیگا۔ تب تک دنیا کی کوئی طاقت بھی ان کو مغلوب نہیں کر سکتی۔ اس لئے اگروالوں کے درمیان نا اتفاقی پیدا کرنے کے لئے ہزاروں چالیں چلیں جن میں یہ آخر میں کامیاب ہو گیا ۔

नं०	नाम	[illegible] गोत्र	[illegible] गोत्र	वेद	शाखा	सूत्र	प्रवर
४	सुनीपाल	मंगल	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"
५	चंद्रभान बहादुर	[illegible]	[illegible]	[illegible]	माध्युनी	[illegible]	"
६	हरदेव	[illegible]	धौमा	"	"	"	"
७	[illegible]	सिंगल	[illegible]	सामवेद	कौथुमी	गोभील	"
८	[illegible]	[illegible]	[illegible]	यजुर्वेद	माध्युनी	कात्यायन	"
९	मंत्रपति	मीतल	मैत्री	"	"	"	"
१०	तंबोल	[illegible]	[illegible]	"	"	"	"
११	कर्णचंद्र [illegible]	[illegible]	[illegible]	"	"	"	"
१२	ताराचंद	[illegible]	[illegible]	"	"	"	"
१३	वीरभान	[illegible]	[illegible]	[illegible]	कौथुमी	"	[illegible]
१४	नरसिंह	[illegible]	[illegible]	"	"	"	[illegible]
१५	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"
१६	[illegible]	[illegible]	[illegible]	अथर्ववेद	माध्युनी	[illegible]	"
१७	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	"	"	"
१८	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	"	"	"

ہونی بڑی پربل ہے

جو جو ہونہار ہے وہ ہو کر رہتی ہے۔ رانی کیکئی نے چند وچنوں وش
شری رام چندر جی کو بن باس دلوایا۔ دشرتھ کے پران ہرن ہو گئے۔
خاندان کو ملیا میٹ کرنے میں کسر باقی نہ رکھی۔ اس کی بدولت
ہر پنجند مارے مارے پھرا۔ اس نے ہی بھارت کو غارت کرنے
والی مہابھارت کو رچوا دیا۔ جس سے بھارت ایسا غارت ہوا کہ آج
تک ابھر نہ سکا۔ اس کے سبب سے ہی اگروہہ کی اینٹ سے
اینٹ سکندر اعظم سے بجوا دی۔ اس کے لئے ہی سکندر اعظم نے اپنا دوت
مہاراجہ نند کے دربار میں بھیجا تھا۔ جو کہ مہاراجہ نند سے پہلے [illegible] ہوا۔ کہ
کل بھوشن اگر سین کے پوتر وشاوار۔ سکندر اعظم آپ کی بہادری و
شجاعت کا قائل ہے۔ اور آپ سے ملاقات کرنی چاہتا ہے۔

دوت کی تمام گفتگو سن کر مہاراجہ نند کے بھتیجے راجہ امر سین نے جواب
دیا اے دوت تو جا اپنے بادشاہ سے کہہ دے۔ ہم اس طرح ملاقات
نہیں کر سکتے۔ اگر اس کو ملاقات کا شوق ہے۔ تو ہم میدان جنگ میں
تیز تلواروں کی دھار سے ملاقات کا شرف حاصل کریں گے۔ اور ہزاروں
یونانیوں کا سر کاٹ کر نذرانہ پیش کریں گے۔ اگروال جس کا یہی ارادہ
ہے۔ یہی ان کی عزت کا تقاضا ہے۔

دوت کے جانے پر امر سین نے تمام کھیلا بھیروں کو بلوا کر
سب ماجرا کہہ سنایا۔ جس سے تمام یودھا اس شغف کے لائق ہو گئے
اور تلوار میان سے نکال آمادہ جنگ ہو گئے۔

پرماتما کو اگروہہ کی بربادی منظور تھی

جب سکندر اعظم کا دوت اپنا سا منہ لے کر مارے دہشت کے مہاراجہ
نند کے دربار سے واپس جا رہا تھا۔ تو وہ امبپال نے اس کو راجہ تن سین
کے پاس روانہ کر دیا۔ اور دوت راجہ تن سین کے پاس جا کر یہ ابھی جو
جس پر تن سین کرودھ وش ہو کر بولا۔ اے وحشی! تمہارے خاندان
میں پھوٹ ڈالکر ہمارا ستیاناس کرنا چاہتا ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ ہم
اگروال جس سے ہیں۔ جن کی ایکتا کا سکہ تمام دنیا پر جم رہا ہے۔ جا
چلا جا جو مہاراجہ نند کی آگیا ہوگی وہ ہم کو منظور ہے۔

اس طرح دوت کا جادو راجہ تن سین پر بھی نہ چلا۔ مگر ہاں پرماتما
کو اگروہہ کی بربادی منظور تھی۔ اس لئے سکندر اعظم کا جادو کامیاب
ہونا ضروری تھا۔ سچ کہا ہے۔ انسان کے کرنے سے کچھ نہیں بنتا ہوتا
وہی ہے جو پرماتما کو منظور ہو۔ اس لئے مہاراجہ اگر سین کے بنس میں
ایک کل کلنک۔ ونش گھاتک مسمی گوکل چند کا جنم ہو چکا تھا۔ اس
نے کل کو ملیا میٹ کرنے کے لئے راج پر لوبھ میں آ۔ سکندر اعظم
کے دوت کے کہنے کو سچ بکار کر کے اپنے بھائیوں سے آمادہ جنگ ہوا۔

راجہ گوکل چند کا دھرم بھرشٹ ہونا

لوبھ انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔ لوبھ میں پھنس کر آدمی کیا

ملہ ایلچی۔ خبر دینے والا۔ ملہ [illegible]
ملہ [illegible] مہاراجہ اگر سین کا [illegible]

کیا پاپ نہیں کر سکتا ۔ اس طرح راج کے لوبھ میں پھنس کر راجہ گوکل چند اپنے دیش کو ناش کرنے پر اتر آیا ۔ اپنے پوتر ویدک دھرم کو تیاگ ملیچھ دھرم کو گرہن کر لیا ۔ فقط اس پرکار سے کہ جب راجہ گوکل چند رات کے وقت دوت کے ہمراہ اپنی فوج کو لیکر سکندر اعظم کے قریب آ کر حاضر ہوا ۔ تو سکندر نے کہا ۔ ہم کو خوشی ہے ۔ یقین ہو کہ تم میرے ہی بن گئے ہو ۔ ہماری مدد کرو گے ۔ اس لئے پہلے آپ یہ بات ثابت کرو ۔ کہ تم در اصل ہمارے ساتھی ہو ۔ [illegible] اس پر راجہ گوکل چند نے فوراً پیالہ کو گرہن کر لیا جس سے سکندر کو وشواس ہو گیا ۔ تب ایک جتھا فوج کا ہمراہ کر کے اگروہے پر حملہ کرنے کو روانہ کر دیا ۔

اگروہے پر حملہ

سنتو ۔ دھرم کے بھائیو ۔ ایک وہ وقت تھا ۔ جبکہ سکندر شکست پر شکست کھا کر اگروہے کی بہادری کا سکہ مان چکا تھا ۔ اگروہے کی طرف منہ بھی نہ کرتا تھا ۔ اگروہے کی فتح کا خیال دل سے نکال چکا تھا ۔ مگر آج آدھی رات کے سمے جبکہ تمام اگروہے والے گہری نیند کا مزا لے رہے ہیں ۔ کل کلنک راجہ گوکل چند کے ہمراہ سکندر اعظم کا سپہ سالار [illegible] ہوتا ہے ۔ وہاں پال کو دھوکا دے اندر داخل ہو جاتے ہیں ۔ لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔ مگر کہا ہے کہ شیروں کے بچے سوتے ہوئے بھی جاگتے ہیں ۔ اسی طرح اگروہے والے بیر پاشیروں کی طرح راجہ

[illegible] مہاراجہ اگرسین کا [illegible]

گوکل چند اور سکندر اعظم کی فوج پر ٹوٹ پڑے ۔ چند گھنٹوں کی خونخوار لڑائی کے بعد سکندر کی فوج بھاگ کر قلعہ سے باہر نکلی ۔ جب سکندر کو اپنی فوج کی شکست کا حال معلوم ہوا ۔ اس نے ایک دستہ فوج اپنے سردار ولیم کے ہمراہ روانہ کیا ۔ ولیم نے آتے ہی شہر کا دروازہ توڑ کر چکنا چور کر دیا ۔ اور اندر گھس کر قتل عام شروع کر دیا ۔ دوسری طرف سکندر خود فوج کو اپنی کمان میں لیکر قلعہ پر حملہ آور ہوا ۔ بہادر اندرسین نے سکندر کو بہت بری طرح سے گھائل کیا ۔ جس سے سکندر اعظم بہت گھبرا گیا ۔ غرض اس معرکہ میں مہاراجہ [illegible] ۔ اندرسین ۔ امرسین اور بہت سارے بیر یودھاؤں نے ہزاروں یونانیوں کو موت کے گھاٹ اتار کر خود میدان جنگ میں پران دیئے ۔ جب راجکماروں کو ان کی موت کا علم ہوا ۔ تب ان ننھے ننھے بچوں کے خون نے جوش مارا جنہوں نے ابھی جنگ کا نام بھی نہ سنا تھا ۔ جوش کھایا ۔ اور میدان جنگ میں جا اترے ۔ کنور ادھم چند نے جو کہ راجہ اندرسین کا فرزند دلبند تھا ۔ اپنی بہادری کے جوہر دکھلائے ۔ اور گل گیا ۔ تب راجہ گوکل چند کو اپنی تلوار سے موت کے گھاٹ اتار کر دل کو ٹھنڈک دی ۔ اسی طرح [illegible] سین اور گوکل چند دونوں میدان جنگ میں کام آئے ۔

راجکماروں کی بہادری نے کئی مرتبہ دشمن کی فوج کو قلعہ سے باہر نکال دیا ۔ مگر آخر کار راجکمار بچے ہی تو تھے ۔ وہ بیچارے کیا جنگی چالوں کو جانیں ۔ مگر سکندر بھی ان کی بہادری کا قائل ہو چکا تھا ۔

[illegible] مہاراجہ اگرسین کو [illegible] گوکل چند [illegible]

ان کے ہر ایک جز پر روشن کر رہا تھا۔ یہ دشمن کی فوج کی تاب نہ لا سکے
جس سے دشمن کو کامیابی نصیب ہوئی۔ اس لڑائی میں کم از کم ایک لاکھ
آدمی اگروال بنس کے کام آئے۔

اس طرح جب سکندر فتحیاب ہوا۔ راجکماروں کو بلوا کر بولا۔ اے نند
کے راجکمارو۔ میں تم پر بہت خوش ہوں کیونکہ تم جس بہادری اور شجاعت
سے اپنے آبائی حقوق کے لئے لڑے ہو۔ وہ تمہارا ہی ورثہ تھا میں
تمہاری عقلمندی کا قائل ہوں۔ اس لئے تمہارا راج تم کو ہی واپس
دیتا ہوں۔ اب آپ بے خوف ہو کے آزاد اجداد کے تخت پر حکمران ہو
اور اب اگروال بنس میں بہتر جو سمجھو کو تاجور رکھو۔ دوسری طرف راجہ
گوکل چند اور دیگر ہمیں کے راجکماروں کو لعنت ملامت کی کہ جب تم اپنی
قوم کے نہیں بنے ہو تو ہمارے کب بن سکتے ہو۔ اس طرح سکندر اعظم
لڑائی سے فارغ ہو کر اگروہہ سے روانہ ہوا۔ جو اس وقت ۱۹۶۰۸۳۴۶۵۲
اپنے جوبن پر تھا۔ مگر آج اگروہہ ویران جنگل کی صورت میں نظر
آتا ہے۔ لڑائی کے شاندار ہونے پر ہزارہا استریاں جن کے پتی میدان
جنگ میں کام آئے تھے۔ ستی کی رسم کے مطابق اس تالاب پر جو آج ستی
تالاب کے نام سے مشہور ہے۔ ستی ہو گئیں اور پرماتما کی پیاری ہو
گئیں۔

او ہو! یہ کیسا خوفناک نظارہ ہے۔ اس کو سن کر کون ایسا اگروال
ہے جس کا جگر ہے جس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا نہ نکلے مترو
اگروال بنس کا ناش۔ اگروہہ کی بربادی کا حال پڑھ کر کون کشتری رہا

اس وقت کوئی کہتا کہ اگروہہ ویران ہوگا۔ جس کا کوئی نشان اب نہیں تھا۔

ہے۔ جس کی چھاتی درد سے نہ پھٹتی ہو۔ وہ شہر جس کی شان و شوکت کا
ثانی بھارت ورش میں نہ تھا۔ آج اپنی یاد کو کھنڈروں کے ڈھیروں سے
تازہ کر کے اگروال بنس کے ہیروں کو دکھا رہا ہے۔ آج ان پر فضا
میدانوں میں جہاں مہاراجہ اگرسین نے آرام کیا تھا۔ ایک بچہ بھی دکھائی
نہیں ہوتا۔ ہاں اس بھومی میں جہاں پر سینکڑوں ویدوں کی
پاٹھ شالائیں وید ان کی سکھشا دیتی تھیں۔ آج وید کا نام لیوا بھی نہیں
ہے۔ جہاں اوم کے جھنڈے کے چاروں طرف رکشک او تیس ہوئے
تھے۔ وہ استھان آج اپنے کھنڈروں سے پوروجوں کا سمرن کراتے
ہیں۔ اے ہونہار تو نے کیا کر دیا۔ ہمارے پوروجوں کے گورو کو
ناش کر کے اگروال جاتی کو پیچھے پھینک دیا۔ آج یہ جاتی جس میں لاکھوں
ہیرو پیدا ہوئے ہیرا سے شودر بنی ہے۔ مترو۔ کیا کروں!
میری قلم اگروہہ کا حال لکھنے سے قاصر ہے۔ یہ تحریر کانپ رہی
ہے اس لئے چند الفاظ پر اکتفا کرتا ہوں۔

جہاں تک مہاراجہ اگرسین کی اولاد کے حالات دستیاب ہوئے
وہ سب یہاں پر قلمبند کر دیئے ہیں۔ چونکہ مسلمانوں کے راج
کے وقت بھارت ورش کا بہت سا اتہاس نشٹ ہو گیا تھا۔ اس
لئے مکمل اور سلسلہ وار اتہاس دستیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے
جہاں تک ملا پیش کیا گیا ہے۔ اب میں گپت بنس اور ویش بنس
راجوں کا حال تحریر کروں گا۔ کیونکہ ان کا تعلق بھی ویش ورن سے
ہے۔ نیز شاید یہ بھی مہاراجہ اگرسین کے کل بھوشن ہیں۔

ساتواں کھنڈ

گپت بنس

اس بنس کا راج یسوع مسیح کی تیسری شتابدی سے لیکر ساتویں شتابدی تک رہا ہے۔ اس بنس کا پہلا راجہ مہاراج گپت تھا جس کی [illegible] کی چوتھی شتابدی میں [illegible] اس بنس کا راج پورب میں بنگال سے لے کر [illegible] اور [illegible] تک تھا اور ہمالیہ سے لے کر دکشن [illegible] تک تھا۔ اس کے علاوہ آسام [illegible] اور [illegible] مالوہ اور [illegible] بھی اس بنس کے ادھیکار میں تھا۔ اس کا سمبندھ [illegible] لنکا وغیرہ کے راجوں سے تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کے [illegible] ان کے اپنے بڑے راج [illegible] ہوا۔

وشنو پوران [illegible] میں ذکر کیا ہے کہ [illegible] کے لوگوں کے نام [illegible] گپت لکھا رہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گپت راجہ [illegible] ویدک دھرم کے ماننے والے تھے [illegible] وشنو دھرم [illegible] مگر ان راجوں کا خاصہ تھا کہ وہ [illegible] دھرم [illegible] مہاراجہ چندر گپت تھا۔

مہاراج گپت

مہاراج گپت شری گپت بنس کا پہلا راجہ تھا۔ اس کا سمے [illegible] سے [illegible] تک رہا [illegible] اس کی راجدھانی [illegible] تھی۔ اس [illegible] کے علاوہ [illegible] دیکھا جاتا ہے۔ چینی یاتری [illegible] کے مطابق [illegible] مہاراج گپت [illegible] لکھا ہے۔ [illegible] چینی یاتریوں کے لئے [illegible] مندر بنوایا تھا اور اس کے خرچ کے لئے [illegible] گاؤں وقف کئے تھے۔ [illegible] کے خیال کے مطابق بھی مہاراج گپت کا سمے [illegible] سے [illegible] تک تھا۔ اس کے بیٹے کا نام گھٹوت کچ تھا۔

گھٹوت کچ (घटोत्कच)

مہاراج گپت کے بعد اس کا لڑکا گھٹوت کچ گدی پر بیٹھا۔ اس کا سمے [illegible] سے [illegible] تک بتایا گیا ہے۔ اس کے پتر کا نام چندر گپت اوّل تھا۔ [illegible] نہیں ہو سکے۔

راجہ چندر گپت ثانی

یہ راجہ گھٹوت کچ کا لڑکا تھا۔ اس کے بعد گدی نشین ہوا۔ اس کا راج کبھی سمت [illegible] سے [illegible] تک رہا۔ اس کے جنم کے

لیکھوں میں اس کی اپادی مہاراج کی لکھی ہے۔ اس کی شادی لچھوی
بنس کی راجکماری کمار دیوی سے ہوئی تھی۔ ونسنٹ سمتھ اس کی شادی
سنہ ۳۰۸ء بکرمی بتلاتے ہیں۔ اس راجہ نے خاندان حکومت ہاتھ میں
لیتے ہی پہلے وادی گنگا کے علاقہ کو الہ آباد تک فتح کر کے اپنی
سلطنت میں شامل کر لیا۔ اس کی سلطنت میں جنوبی بہار، ترہت اور
اس کے گرد و نواح کا علاقہ شامل تھا۔ چندر گپت ثانی نے لچھوی قوم
کی رانی کمار دیوی کے بطن سے پیدا شدہ کنور سمندر گپت کو اپنا ولیعہد
مقرر کیا۔

سمندر گپت

یہ چندر گپت اول کا لڑکا تھا۔ پتا کے مرنے کے بعد گدی نشین ہوا
اگرچہ یہ راجہ چندر گپت کا بڑا پتر نہ تھا۔ مگر چندر گپت نے اپنے راج
کال میں ہی اس کی لیاقت، علم و ہنر اور فوجی تربیت کے کارن ولیعہد
مقرر کر دیا تھا۔ اس کا عہد حکومت سنہ ۳۲۰ء بکرمی سے لے کر سنہ ۳۸۲ء بکرمی
تک رہا۔ یہ بڑا با عزم اور مدبر تھا۔ اس کو انگریزی مورخین انڈین نپولین
کے خطاب سے یاد کرتے ہیں۔ کیونکہ اس نے راس کماری سے لے کر
کشمیر تک۔ بلوچستان سے لے کر بنگال تک تمام بھارت ورش کو فتح
کر لیا تھا۔ اور اپنے راج میں شامل کر لیا تھا۔

سمندر گپت کی فتوحات

دو سال کی متواتر لڑائیوں میں مندرجہ ذیل مقامات فتح کرتا ہوا اور

لہ ارلی ہسٹری آف انڈیا صفحہ ۲۹۹۔

راجوں کو اپنے آدھین کر خراج لیتا ہوا واپس گھر لوٹا۔ اس کے بعد اس
چھتیس گڑھ کے آس پاس کے علاقے کے راجہ مہندر، تمام جنگلی
علاقہ جو کہ اب اوڑیسہ اور صوبجات متوسط میں واقع ہے، کے راجہ
ویاگھر کو فتح کیا۔ اس کے بعد وہ جنوب کی طرف بڑھ کر گوداوری کے
علاقہ میں کلنگا کے قدیم دارالخلافہ پشٹ پور کے راجہ مہندر کو زیر کیا۔
کوٹورا ارتھات مدراس پرانت کے گنجور کے علاقہ کے راجہ سوامی دت
کو۔ ارنڈپل ارتھات گنجم خاندیش اندول کے راجہ دمن کو۔ کانچی ارتھات
مدراس پرانت کے کانچی ورم کے راجہ (پلو) راجہ وشنو گوپ کو۔ اوکت
کے راجہ نیل راج کو۔ کرشنا گوداوری کے درمیان کا پوربی سمندر تٹ دیش
کے راجہ ہست ورما کو۔ نیلور کے ضلع پالکٹ کے راجہ اگرسین کو۔ دیو راشٹر
ارتھات مہاراشٹر کے راجہ کبیر کو اور کشتھل پور کے راجہ دھننجے وغیرہ کو
فتح کرتا ہوا اپنی راجدھانی میں واپس آیا۔

سمندر گپت کی حدود سلطنت

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان علاقوں کو سمندر گپت نے فتح کر کے اپنی
سلطنت میں نہیں ملایا۔ بلکہ ان کو مغلوب کر کے اپنا باجگذار بنایا۔
مشرق کی طرف گنگا اور برہم پتر کا ڈیلٹا (جس میں اب کلکتہ واقع ہے)
ہے۔ اور سماتٹ جو کہ اب اضلاع بوگرہ، دیناج پور اور راج شاہی میں
منقسم ہے۔ اور کامروپ آسام مرکزی حکومت کے ماتحت تھے۔ شمال
میں نیپال ایک باجگذار ریاست تھی۔ اور کانگڑا شامل تھے۔ پنجاب
مشرقی۔ راجپوتانہ اور مالوہ یودھی قوموں کے ماتحت تھے۔ جیسا کہ

لہ بھاگلپور کہتے ہیں۔

سکندر کے وقت حال تھا۔ سکندر کے حملہ کے وقت میلوی اور کچھ قومیں
پنجاب میں آزاد حکومت کرتی تھیں۔ اس طرح مغرب کی طرف
گویا لیا مرکزی ایشیا تک کی حد تھی۔ مشرقی راجپوتانہ اور مالوہ میں اقوام
ارجنیاین اور مالوا ابھی آزاد تھیں۔ اور اس طرح دریائے چنبل
مرکزی حد تھی۔ دریائے نربدا تک کا علاقہ جنوبی حد تھا۔ گویا مرکزی
ایشیا میں جو خشکی صوبے کے وسط میں جو براہ راست سمندر گپت
کے ماتحت تھیں۔ شمالی ہند کا تمام آباد اور زرخیز علاقہ شامل تھا۔
جو مشرق میں دریائے ہگلی سے شروع ہو کر مغرب میں دریائے جمنا
اور چنبل تک پھیلا ہوا تھا۔ اور شمال میں ہمالیہ کے دامن سے لیکر
جنوب میں نربدا تک تھا۔ مگر اصل سلطنت آسام سے لیکر پنجاب
کی حدود مغربی تک اور نیپال سے لیکر راس کماری سے کچھ اوپر تک
جاتی تھی۔ ان علاقہ جات میں جو راجہ حکومت کرتے تھے۔ یا جو آزاد قومیں
جمہوری انتظام میں تھیں۔ وہ سمندر گپت کی ماتحتی تسلیم کرتی تھیں
اور ان میں سے اکثر باجگذار تھیں ۔

دوسری طاقتوں سے تعلقات

مہاراجہ چندر گپت کے دوستانہ تعلقات گندھارا۔ کابل۔ تاتار۔
ترکستان اور جنوبی لنکا کے حکمرانوں سے برابر قائم رہے ۔
سمندر گپت بڑا عالی شان ۔ پرتاپی بخشش شال مہاراجہ تھا۔ اس کی
بہادری کا شہرہ تمام عالم میں پھیل رہا تھا۔ دور دور سے سینکڑوں لوگ
اس کے دربار میں آتے تھے۔ اور علم کا دان حاصل کر واپس جاتے

تھے۔ یہ ہر وقت دین دکھیوں کا دکھ دور کرنے کو تیار رہتا تھا ۔

چندر گپت دوئم (بکرم آدیتہ)

یہ مہاراجہ سمندر گپت کا لڑکا تھا۔ مہاراجہ کے پرلوک گمن پر یہ گدی
سنہ ۳۷۵ء سے لیکر سنہ ۴۱۳ء تک گدی پر رہا۔ گو یہ بھی اپنے پتا کا بڑا لڑکا
نہ تھا۔ مگر اپنی لیاقت کے کارن اپنے پتا کے ہاتھوں ولی عہد
سلطنت چنا گیا۔ جس سے پتا کے سورگباش ہونے پر گدی نشین ہوا

چندر گپت کی فتوحات

مہاراجہ چندر گپت نے بعد میں سنہ ۴۰۰ء کے قریب پچھمی راجوں کو
جیت کر گجرات۔ سوراشٹر اور سنات کاٹھیاواڑ اور مالوہ کو اپنے
قبضے میں کر لیا۔ اور بھارت سے شاک قوم کے راجوں کا نام و نشان
مٹا دیا۔ اور ان کا علاقہ اپنے علاقے میں شامل کر لیا۔ اس وقت
میں شاک قوم کا راجہ رودر سنگھ حکمران تھا۔ جس کو اس نے قتل
کر ڈالا ۔ رودر سنگھ کی نسبت ایک قصہ بھی ہے۔ کہ جب چندر گپت
وہ شخص نے اس کو قتل کیا ہے۔ اس وقت یہ ایک عورت کے لباس
میں چھپا ہوا تھا۔ اوجین ایک تجارتی شہر ہے۔ اور بہت پراچین
ہے۔ اس کی سلطنت چندر گپت میں مل جانے سے سلطنت کو بہت
ترقی نصیب ہوئی۔ چندر گپت دوم کے وقت میں چند چینی سیاح
فاہیان آیا تھا۔ چونکہ بھارت میں متواتر پندرہ سال رہ کر بودھ گرنتھوں
کو پڑھتا رہا۔ اس کے سفرنامے سے چندر گپت کی سلطنت کے بہت

سارے حالات معلوم ہوتے ہیں ۔

اس کے عہد حکومت میں حیوانوں اور انسانوں کے لئے اوشدھالے کھلے ہوئے تھے ۔ مذہبی ظلم وستم کی شکایت نہ تھی ۔ کوئی چور ڈاکو راج میں دکھلائی نہ دیتا تھا ۔ ہر ایک مذہب کے دھرم پرچارکوں کو بستر ۔ چارپائیاں رہائش کے لئے مکانات اور خوراک سرکاری خزانہ سے دی جاتی تھی ۔ اس کے راج کا انتظام مکمل تھا ۔ سب سے بہتر تھا ۔ اس نے اپنے دارالخلافہ کو پاٹلی پتر سے تبدیل کر کے ایودھیا میں رکھ دیا تھا ۔ اس کے عہد حکومت میں ہر طرح سے امن و امان رہا ۔

کمار گپت اوّل (مہندر دتیہ)

عیسوی سن ۴۱۳ء مطابق بکرمی سمت ۴۷۰ سے سمت ۵۱۲ تک راج کیا ۔ یہ اپنے پتا کی گدی پر سن ۴۱۳ عیسوی میں بیٹھا تھا ۔

کمار گپت کی موت ۴۵۵ء مطابق بکرمی سمت ۵۱۲ میں ہوئی تھی اس کی استری کا نام اننت دیوی تھا ۔ کمار گپت کے دو لڑکے اُتپن ہوئے ۔ جن کے نام سکندھ گپت اور پورو گپت تھے ۔ یہ بھی پرتاپی راجہ تھا ۔ اس نے بھی اشومیدھ یگ کیا تھا ۔ اس کی آخری عمر میں سلطنت کو کچھ زوال آیا ۔

۱ے مسٹر ... صاحب بھی اس کا گدی پر بیٹھنا بکرمی سمت ۴۷۰ مانتے ہیں

۲ے ارلی ہسٹری آف انڈیا صفحہ ۳۰۳

۳ے جرنل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال ۱۸۹۱ء صفحہ ۹۸

سکندھ گپت

کمار گپت کا پتر سکندھ گپت جب ۴۵۵ء میں تخت پر بیٹھا اس وقت سلطنت بہت سی مشکلات میں پھنسی ہوئی تھی ۔ اگرچہ وہ ایک دشمن قوم پشیہ متر کو مغلوب کر چکا تھا ۔ مگر شمال مغربی درّوں سے ایک اور دشمن آ نمودار ہوا تھا ۔ اور وحشی ہُون لوگ وسط ایشیا کے میدانوں سے چل کر ہندوستان میں لوٹ مار مچانے لگے ۔ سکندھ گپت نے ان کو ایک شکست دی ۔ اور اپنی فتح کی خوشی میں ایک بڑا بھاری مینار بنوایا ۔ جس پر وشنو کی مورتی ستھاپت کی ۔ جس پر اپنی فوج کا حال کندہ کرایا ۔

سکندھ گپت نے مغربی صوبجات کا انتظام جس میں کاٹھیاواڑ شامل تھا ۔ اپنے ایک نائب کے سپرد کیا ہوا تھا ۔ یہ عیسوی ۴۵۵ء سے ۴۶۷ء مطابق بکرمی سمت ۵۱۲ سے لے کر سمت ۵۲۴ تک حکمران رہا ۔ یہ بھی اپنے باپ کی طرح بلند ہمت پرتاپی راجہ تھا ۔

مہاراجہ سکندھ گپت کے بعد مہاراجہ کمار گپت دوم بکرمی سمت ۵۲۴ سے لے کر ۵۳۰ تک ۔ بدھ گپت بکرمی سمت ۵۳۱ سے سمت ۵۶۲ تک مطابق ۴۷۴ء سے لے کر ۵۰۵ء تک ۔ ان کے بعد بھانو گپت ۵۰۵ء سے لے کر ۵۴۳ء مطابق بکرمی سمت ۵۶۲ سے لے کر سمت ۶۰۰ بکرمی تک گدی نشین ہوئے ۔ ان کے عہد حکومت کے کوئی واقعات نہیں ہیں ۔

۱ے یہ ستون غازی پور کے ضلع میں اب تک کھڑا ہے ۔ مگر وشنو کی مورتی اس کے اوپر نہیں ہے ۔

شجرہ نسب مہاراجہ مہاراج گپت

مہاراج گپت
گھٹوتکچ
چندر گپت اول
سمدر گپت
چندر گپت دوم
کمار گپت اول — گووند گپت
پورو گپت — سکند گپت
نرسنگھ گپت — کمار گپت دوم
کمار گپت سوم — بدھ گپت
بھانو گپت

بدھ گپت

سکند گپت کے بعد ۴۷۶ء میں اس کا بھائی بدھ گپت گدی نشین ہوا۔ اس زمانے سے جو طوائف الملوکی شروع ہوئی ملکوں میں ملک کے زمانے میں تھی۔ اس کو ... سکوں کو خاص بنایا ہے۔

نرسنگھ گپت بالا دتیہ

۴۸۵ء میں نرسنگھ گپت اپنے چچا بدھ گپت کی وفات کے بعد

تخت پر بیٹھا۔ اس نے نالندہ کے مقام پر ایک اینٹوں کا مندر بنوایا جس کی بلندی تین سو فٹ تھی۔ اس مدرسہ نالندہ میں بدھ دھرم کے طالبوں کے پڑھنے کے لئے ایک خاص درسگاہ تھی۔ ہندو کے زمانے میں سونے کے سکے ... جن سے نہایت ... سے ترقی کرتے تھے۔

کمار گپت

نرسنگھ گپت کے بعد اس کا بیٹا کمار گپت سوم گدی نشین ہوا۔ مگر اس کے زمانے کے متعلق حالات دستیاب نہیں ہوتے ہیں۔ مسٹر سمتھ اس کو ۵۳۰ء کے قریب مانتے ہیں۔ غرض چھٹی صدی میں ان کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔

گپتا بادشاہوں کے عہد حکومت میں علم و ہنر کو بہت ترقی نصیب ہوئی۔ ان کا عہد حکومت بھارت کی تواریخ میں سنہری عہد کہلاتا ہے۔ علم و فضل کے لئے بہت مشہور گذرا ہے۔ ان کے عہد میں علوم ریاضی اور ہیئت میں بہت ترقی ہوئی۔ علم نجوم، علم تعمیرات، نقاشی اور مصوری نے بھی اس زمانہ میں بہت ترقی حاصل کی۔ ان کے عہد حکومت میں سنگ تراشی اور نقاشی کی نمایاں ... مقام ... ایک ... ہے۔ اس کی ... نقاشی کا کام ... ہوا ہے۔ اس کو دیکھ کر ان کے ... کی نہایت ... تصویریں ... بنارس کے ...

مندر میں موجود ہیں۔ ان کے زمانہ میں کاریگروں نے دھاتوں کے استعمال میں بھی نہایت ترقی کی تھی ۔

چندر گپت کے وقت کا بنا ہوا مینار[1] دہلی میں کھڑا ہے۔ جو کہ دنیا کی عجائبات میں سے ایک ہے۔ چندر گپت ثانی کے عہد میں مہاتما بدھ کی ایک تصویر تانبے کی[2] ۸۰ فٹ بلندی میں بنائی گئی۔ سلطان گنج کا بت جو ۷½ فٹ بلندی میں ہے۔ اب برمنگھم کے عجائب گھر کو زینت دے رہا ہے۔ غرض گپت راجوں کے عہد حکومت میں بھارت واسیوں نے مصوری اور نقاشی میں نہایت درجہ کی کمالیت حاصل کی تھی۔ اور دیگر علم و ہنر نے بھی بھارت ترقی پر پہنچا تھا ۔

کمار گپت ثانی کے بعد خاندان کی سلطنت تو زوال کو پراپت ہو گئی مگر اس بنس کے گپت راجے چھوٹے چھوٹے علاقوں کے ادنیٰ ہستیوں کے روپ میں مگدھ دیش کے ایک حصہ میں آٹھویں صدی تک حکمران ہے۔ اس قسم کے گیارہ[3] راجوں کا ذکر تاریخ میں آتا ہے ۔

---

[1] یہ مینار قطب صاحب کی لاٹ کے پاس کھڑا ہے ۔

[2] یہ تصویر چھٹی صدی کے اخیر میں نالندہ کے مقام پر بنائی گئی تھی ۔

[3] ان راجوں کا بھی پیچھے درج کیا جائے گا ۔

آٹھواں کھنڈ

ویش بنسی راجہ

ان کا سمے ۶۰۶ء سے لے کر ۶۴۸ء تک مطابق بکرمی سمت ۶۶۳ سے لے کر بکرمی ۷۰۵ تک رہا ہے۔ اس بنس کے راجہ شو دھرم کو پالتے تھے۔ اور ان کا راج تھانیسر کے اردگرد کے علاقہ پر تھا۔

پشپ بھوتی

اس خاندان کا سب سے پہلا راجہ پشپ بھوتی تھا۔ یہ راجہ شو دھرم کا اوپاسک تھا۔ اس کی راجدھانی تھانیسر میں تھی۔ اس کو مہاراج کی اوپادھی تھی۔ یہ بڑا اودان راجہ تھا ۔

نروردھن

یہ راجہ پشپ بھوتی کا بنس تھا۔ اس کی رانی کا نام بجرلی دیوی ملا ہے۔ باقی حالات دستیاب نہیں ہوئے ۔

راجیہ وردھن

یہ نروردھن کا پتر تھا۔ اور ولیعہد سلطنت تھا۔ اس کو سورج

کوانشٹ تھا۔ اس کو دان کا اپسراوی تھا۔ باقی حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آدیتیہ وردھن

راجیہ وردھن کا پتر تھا۔ اور ولیعہد سلطنت تھا۔ پتا کے گنبد جانے پر گدی نشین ہوا۔ اس کے وقت کے بھی مکمل حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

پربھاکر وردھن

یہ آدیتیہ وردھن کا پتر تھا۔ پتا کے سورگباش ہونے پر تخت نشین ہوا۔ شری ہرش چرتر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پربھاکر وردھن نے سندھ اور گجرات کے راجاؤں کو اور گوجر اور اتری پچھمی پنجاب کے ہونوں کو فتح کر کے اپنا راج بڑھایا تھا۔ اس کی اپادی پرم بھٹارک مہاراج ادھیراج ملتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے ہی خود مختار حکومت اختیار کی ہوگی۔ اس کے دو پتر اور ایک کنیا تھی۔ یہ بھی سورج کا اوپاسک تھا۔ اس راجہ نے ہون قوم کے حملہ آوروں کا بہت دلیری اور دانشمندی سے مقابلہ کیا تھا۔ جس سے اس کو بہت شہرت نصیب ہوئی تھی۔ ۶۰۵ء میں مہاراجہ پربھاکر وردھن بیمار ہو گئے۔ اور پرماتما کی گود میں چلے گئے۔

راجیہ وردھن دوئم

یہ مہاراج پربھاکر وردھن کا پتر تھا۔ ان کے دیولوک واس کرنے پر راج سنگھاسن پر بیٹھا۔ یہ پتا کی آگیا سے [illegible]

مطابق بکرمی سمت ۶۶۲ میں شمال مغربی سرحد پر ہون قوم کو شکست دینے کے لئے گیا تھا۔ اس وقت اس کی عمر ۲۰ سال کے قریب تھی۔ اس نے بڑی بہادری اور دانائی سے ہون قوم کا مقابلہ کر کے اس کو فتح کیا اور خود بھی بہت زخمی ہو گیا۔ اس کے واپس آنے سے پہلے ہی پتا کا دیہانت ہو گیا۔ جس سے اس کو بہت دکھ ہوا۔ اور اس صدمہ سے یہ اتنا بیاکل ہوا۔ کہ اس نے راج لینے سے انکار کر اپنے چھوٹے بھائی ہرش وردھن کو گدی پر بٹھانے کا نشچے کر لیا۔ اور خود بدھ بھکشو بن کر زندگی گزارنے کا ارادہ کیا۔ اسی اثناء میں مالوہ کے راجہ نے اس کی بہن راجیشوری کے خاوند کو قتل کرا راجیشوری کو قید کر لیا۔ اس خبر کو سنتے ہی راجیہ وردھن نے اپنا سب ارادہ بدل دیا۔ اور فوراً گدی گرہن کر اپنی بہن کو آزاد کرانے تھا اپنے بہنوئی کا بدلہ لینے کی غرض سے دس ہزار سوار ساتھ لے کر مالوہ کی طرف چل دیا۔ اور مالوہ کے راجہ کو شکست دی۔ مگر بنگال کے راجہ نے جو مالوہ کے راجہ کا دوست اور مددگار تھا۔ اپنی کنیا کی شادی راجیہ وردھن سے کرنے کا بچن دے دھوکا سے اس کو وشواس گھات کر مار ڈالا۔ اس اثناء میں شری راجیشوری قید خانہ سے بھاگ گئی۔ اور جنگلوں میں جا چھپی۔

ہرش وردھن

یہ راجیہ وردھن کا چھوٹا بھائی تھا۔ اس کے مارے جانے پر گدی نشین ہوا۔ جس وقت راجیہ وردھن پتا کی آگیا سے اتر پچھمی

علاقہ میں ہنوں سے لڑنے گیا تھا۔ اس وقت ہرش بھی کچھ دور تک ساتھ گیا تھا۔ مگر وہ جب بیمار ہو جانے کے راستے میں رہ گیا۔ وہاں پر جب پتا کے بیمار ہونے کی خبر ملی۔ تب فوراً راجدھانی میں واپس پہنچ گیا۔ اس وقت تک مہاراج پربھاکر وردھن کی حالت بہت تشویشناک ہو گئی تھی۔ اور ہرش کے بڑے بھائی راجیہ وردھن کے واپس آنے تک مہاراج پربھاکر وردھن پرلوک واسی کر گئے۔ اور ان کی پٹرانی بھی سرسوتی کے کنارے ستی ہو گئی تھی۔ اس سے ہرش کو بہت دکھ پہنچا۔ اس وقت اس کی عمر ۱۶ سال کی تھی ۔۔

راجیہ وردھن کی مرتیو کے بعد ۶۰۶ع بکرمی مطابق ۶۰۶ء میں گدی پر براجمان ہوا۔ راج سنگھاسن پر بیٹھتے ہی ہرش نے دگ وجے ارتھات تمام دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ اور تمام راجوں مہاراجوں کے پاس پتر روانہ کئے۔ کہ یا تو تم میری ادھینتا سویکار کرو۔ ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اس کے بعد دنیا کو فتح کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ راجدھانی سے چل کر پہلا پڑاؤ راجدھانی سے تھوڑی دور سرسوتی کے کنارے پر ڈالا۔ یہاں پر پراگ جیوتش کے راجہ کے دوت نے آ کر چھتر پیش کر کے دوستی کی درخواست کی۔ تھوڑی دور جانے پر ان کا سپاہی بھنڈی ملا۔ اس نے مالوہ کے راجہ کے لوٹ کھسوٹ کا مال ہرش وردھن کو بھینٹ کیا۔ اور شری راجیشوری کا قید سے بھاگ کر وندھیاچل کے جنگلوں کی طرف چلا جانا بتلایا۔ ہرش وردھن نے اپنے سینا پتی بھنڈی کو تمام فوج لیکر گنگا کے کنارے پر ٹھہرنے کا حکم دیا۔ اور خود راجیشوری کی تلاش میں وندھیاچل کی طرف چلا گیا۔

پھر راجیہ شری ایک بودھ بھکشو کی مدد سے ملی۔ اس کو تلاش کر کے اپنے ہمراہ لے اپنی فوج میں گنگا کے کنارے پر آ ملا ۔۔

تخت پر بیٹھنے میں مہاراجہ ہرش وردھن کو دو کام بہت ضروری سرانجام دینے تھے۔ ایک تو اپنی بہن کو قید سے چھڑا کر اپنے ہمراہ لانا دوسرے اپنے بھائی کا دشمن سے بدلہ لینا تھا۔ اس لئے ہرش نے پچاس ہزار پیادہ اور بیس ہزار سوار فوج لیکر راجہ ششانک پر حملہ کر دیا جس سے اس کو جیت کر پھر یہ چھ سال متواتر لڑتا رہا۔ اس نے اپنی فوج بڑھا کر ایک لاکھ سوار اور ساٹھ ہزار ہاتھی کر لئے۔ اس نے تمام شمالی ہند کو فتح کر کے اپنی حکومت میں شامل کر لیا۔ پھر وہ ۴۰ سال تک حکومت کی۔ علاوہ شمالی ہندوستان کے مغربی مالوہ و کچھ سوراشٹر و آنند پور بھی اس کے راج میں شامل تھے۔ ہرش وردھن نے اپنے عمر میں صرف ایک شکست کھائی تھی۔ دکن میں راجہ پلکیشن جو کہ چالوکیہ خاندان کا مشہور راجہ تھا۔ نربدہ کے کنارے ہرش کو پسپا کرنے میں کامیاب ہو گیا ۔۔

ہرش کا انتظام

اس کے راج کا پربندھ بہت اچھا تھا۔ ہر طرح سے رعایا امن رہتا تھا۔ زمین کی آمدنی کا چھٹا حصہ فصلوں کے روپ میں وصول کیا جاتا تھا۔ حاکموں کو تنخواہ کی بجائے زمین دی جاتی تھی۔ تنخواہ وغیرہ کا کوئی حساب نہ تھا۔ ٹیکس بہت تھوڑے تھے۔ چھوٹے چھوٹے جرموں کی سزا جرمانہ تھی۔ بڑے بڑے سنگین جرموں کی سزا بہت

سزا ملتی تھی۔ کچھ جرموں میں ناک، کان، ہاتھ کاٹ دیا جاتا تھا۔ وِدیا کا خوب پرچار تھا۔ خاص کر برہمنوں اور بدھ بھکشوؤں نے اس کے عہدِ حکومت میں بہت ترقی کی تھی۔ یہ وِدوانوں کی بہت قدر کرتا تھا۔ تمام وِدوان لوگ آ کر اس کے دربار میں ٹھہرتے تھے۔ کیونکہ یہ سب کی عزت کرتا تھا۔ خود بڑا وِدوان راجہ تھا۔ اس کی طبیعت کو اس کے بنائے ہوئے گرنتھ رتناولی، پریہ درشکا۔ اور ناگا نند ناٹک اب تک پرگٹ کر رہے ہیں ٭

چینی سیاح ہیون سانگ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بھارت کا سفر کیا۔ تو اس وقت شمالی بھارت میں قریباً دو لاکھ بھکشو تھے۔ یہ سب اور بہت سارے برہمن تعلیم کا کام کرتے تھے۔ اور دیش میں بیشمار یونیورسٹیاں تھیں۔ مگر نالندہ کی مشہور و معروف اعلیٰ درجے کی یونیورسٹی تھی۔ بنارس پرایاگ میں سنسکرت کا کیندر تھا۔ یہ دونوں مقامات وِدیا کے بھنڈار گنے جاتے تھے ٭

ہرش کا پولیٹکل انتظام

ہیون سانگ لکھتا ہے کہ ہرش کے عہدِ حکومت میں سڑکوں کا انتظام بہت عمدہ تھا۔ رعایا سے کوئی بیگار نہیں لی جاتی تھی۔ جگہ جگہ اوشدھالے کھلے تھے۔ جن سے ہر ایک بیمار کو دوا مفت دی جاتی تھی۔ دھرم شالوں کا انتظام بہت عمدہ تھا۔ جہاں پر بھی حاجت مندوں کو دوائی اور خوراک مفت ملتی تھی۔ تجار لوگ پلوں وغیرہ پر بہت تھوڑا سا محصول ادا کر کے اپنا کاروبار چلاتے تھے ٭

ہرش کی دان شیلتا

مہاراجہ ہرش وردھن بہت فیاض تھا۔ ہزاروں روپیہ ہر روز دان کر کے اپنا بھوجن گرہن کرتا تھا۔ اس نے اپنے راج میں جانوروں کا مارنا بند کر دیا تھا۔ جہاں جہاں پر یہ ٹھہرتا تھا۔ پانچ سو برہمنوں اور دو ہزار بھکشوؤں کو بھوجن ملتا تھا۔ اس نے بھی ہزاروں ستوپ اور مٹھ اور دھرم شالائیں بنوائی تھیں۔ ہر پانچ سال کے بعد ایک بڑی سبھا ہوتی تھی۔ یہ سبھا پریاگ میں ہوتی تھی۔ جہاں پر راجہ خود آ کر بیشمار خزانہ خیرات میں تقسیم کرتا تھا۔ اس موقع پر یعنی بکرمی سمت کے مطابق [illegible] میں جو سبھا پریاگ جب ہوئی۔ یہ ہرش وردھن کے عہدِ حکومت کی چھٹی سبھا تھی۔ تمام باجگذار راجے اور قریباً پانچ لاکھ آدمی جن میں ہر قسم کے سادھو اور سنیاسی شامل تھے۔ اکٹھے ہوئے۔ میلہ ڈھائی مہینے تک رہا۔ اگرچہ چینی سیاح کا ارادہ گھر کو واپس جانے کا تھا۔ مگر ہرش وردھن کے کہنے پر سبھا میں جانا پڑا۔ سبھا کا کام آرنبھ ہوا۔ پہلے دن گنگا کی ریت میں بنے ہوئے ایک مندر میں بدھ مہاتما کی مورتی رکھی گئی۔ اور بہت سارے قیمتی بستر وغیرہ بانٹے گئے۔ دوسرے اور تیسرے دن سورج اور شو کی مورتیوں کی بھی اسی طرح سے پوجا کی گئی۔ چوتھے روز دس ہزار بدھ بھکشوؤں میں سے ہر ایک کو ایک سو مہرے۔ ایک موتی۔ ایک سوتی بستر اور اچھا اور سوادش بھوجن دے کر ستکار کیا گیا۔ اس کے بعد بیس دن تک برہمنوں کو دان ملتا رہا۔ اس کے بعد دس روز تک جینی اور دوسرے

دھرم کے پجاریوں کو دان دیا۔ تب پھر ایک بیٹھک بطور غریب اور مفلس لوگوں کو بستر وغیرہ دیکر سہائتا کی گئی۔ غرض مہاراجہ ہرش وردھن نے سوائے ہاتھی گھوڑے، ہتھیاروں اور فوجی سامان کے تمام اپنی مقبوضہ اشیاء کو اس طرح جب وہاں دے دیا تو اپنے کپڑے بھی جو پہنے ہوئے تھے اپنی بہن کو دے دیا۔ خود ایک پرانا بستر رکھا جس کو پہن کر راجہ نے دس بدھوں کی پوجا کی۔ اور اپنے آپ کو دھنیہ سمجھا۔ اس میلہ کو ہندو شاستروں میں سروسمیدھ کہا ہے۔ اس کے بعد اس سبھا کا تمام کام ختم ہوا۔ تمام لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئے۔ اور ہیون سانگ چینی سیاح کو بھی واپس جانے کی اجازت دی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرش وردھن کس قدر دانی تھا کس قدر دیر پا تھا۔ اس کے وقت کی بہت سی یادگاریں اب بھی موجود ہیں۔ جن سے اس کے عہد حکومت کا حال اچھی طرح سے معلوم ہوتا ہے۔

مہاراجہ ہرش کی موت

مہاراجہ ہرش ۶۴۷ء میں فوت ہوا۔ یہ بہت پرجلال شاہی مہاراجہ گذرا ہے۔ ہرش وردھن کی راجدھانی قنوج تھی۔ یہ شہر قریب چار میل لمبا اور ایک میل چوڑا تھا۔ اس میں بہت سارے مندر اور مٹھ تھے۔ دولت میں یہ کسی سے کم نہ تھا۔ اس کو شیر شاہ نے عیسوی کی سولھویں صدی میں نشٹ کر دیا تھا۔ آجکل وہ بالکل اجاڑ ہے۔

لے۔ ونسنٹ سمتھ کی ارلی ہسٹری آف انڈیا صفحہ ۳۵۲ پر لکھا ہے کہ
[illegible]

ویش بادشاہ اور ان ویشوں کا ہندوستان پر راج رہا ہے۔ اور ان میں سے ایک چندر ویش سب ہی گنے جاتے ہیں۔

شجرہ نسب ویش بنس

پشپ بھوتی
نروردھن
راجیہ وردھن
آدتیہ وردھن
پربھاکر وردھن
راجیہ وردھن — ہرش وردھن

(ادھیائے ششم)

آخری التماس

بھائیو اور بہنو۔ آریہ جاتی کے نونہالو۔ اگرسین کے سپوتو تتھا مانیہ بزرگو۔ میں نے اپنے پوروجوں کے حالات دریافت کرنے کی چیشٹا کی تھی جس کا پرنام سروپ اوپر کے چند اوراق ہیں میں آشا کرتا ہوں کہ آپ ورتمان کال میں پراچین کال کے بکھرے ہوئے اتہاس کو اکٹھا کرنے کی کٹھنائیوں کو انبھو کرتے ہوئے اس کا مطالعہ کریں گے۔

الراقم

رام چندر گپتا از بہرسود

ضلع نیماڑ (م۔پ۔)

مدھیہ بھارت